# گرو نانک بانی

87
Hagio

4048

نیشنل بک ٹرسٹ، انڈیا

گرو نانک دیو جی کے پانچویں صد سالہ یوم پیدائش کے موقع پر حکومت ہند کی تعلیم اور نوجوانوں کی خدمات سے متعلق وزارت نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کی منتخب بانی کا ایک مجموعہ مرتب کیا جائے اور اسے ملک کی تمام زبانوں میں شایع کیا جائے ۔ آج ہندوستان کی اہم ترین ضرورت ہے قومی ایکتا۔ گرو نانک دیو جی کی زندگی اس ایکتا کے جذبے کی نادر مثال ہے ۔ ہمیں یقین ہے کہ گرو نانک بانی کا یہ مجموعہ تمام ہندوستانیوں کو اس ایکتا کا احساس دلائے گا ۔

بھائی جودھ سنگھ کا ترتیب دیا ہوا یہ مجموعہ بہت ہی متنوع ہے ۔ ان صفحات میں قاری کو نہ صرف گرو نانک کی عظیم شاعری کی جھلک ملے گی بلکہ اسے ان کے پیغام کا بھی علم حاصل ہوگا ۔

07
Hagio

Sri RAMAKRISHNA ASHRAMA
LIBRARY SRINAGAR.
Accession No. 4048
Date 9.2.1986

# گرونانک بانی

SRI RAMAKRISHNA ASHRAMA
LIBRARY. SRINAGAR.
Accession No- 4048
Date ... ... ... ... ... ... ...

# گرو نانک بانی

مُدیر

بھائی جودھ سنگھ

مترجم

مخمور جالندھری

Sri RAMAKRISHNA ASHRAMA
LIBRARY. SRINAGAR.
Accession No- 4048
Date

نیشنل بک ٹرسٹ، انڈیا

نئی دہلی

۱۹۷۴ء — (۱۸۹۶)

© بھائی جودھ سنگھ

Gurunanak Vani (Urdu)

قیمت ۹/۵۰

تقسیم کار

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ

نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵ ، دلّی ۱۱۰۰۰۶ ، بمبئی ۴۰۰۰۰۳ ، علی گڑھ ۲۰۲۰۰۱

ڈائریکٹر نیشنل بک ٹرسٹ، انڈیا 5-A گرین پارک نئی دہلی 16 نے لبرٹی آرٹ پریس (پروپرائٹرز: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ) پٹودی ہاؤس، دریا گنج دہلی 6 میں چھپوا کر شایع کیا۔

# ترتیب


| | صفحہ |
|---|---|
| پیش لفظ | ۷ |
| **پہلا باب** | |
| روحانی نظریہ | ۱۳ |
| ایشور | ۱۳ |
| آفرینش عالم | ۲۵ |
| روح، غرور، نظریۂ اعمال اور آواگون | ۳۲ |
| مکتی | ۴۱ |
| **دوسرا باب** | |
| مقصدِ حیات | ۴۷ |
| **تیسرا باب** | |
| حصول مقصد کے ذرائع | ۶۷ |
| ست گرو | ۶۷ |
| غریبی | ۱۰۳ |
| خدمتِ عوام | ۱۰۷ |
| **چوتھا باب** | |
| غلط ذرائع | ۱۲۹ |
| **پانچواں باب** | |
| روحانی ارتقا کے لیے ازدواجی و خاندانی زندگی ترک کرنا ضروری نہیں | ۱۳۹ |
| **چھٹا باب** | |
| اس زمانے کی اخوت اور سیاسی حالات | ۱۴۵ |

# پیش لفظ

گُر بانی کے اس مجموعہ میں گرونانک دیو کی بانی مختلف موضوعات کے تحت دی گئی ہے اور ان کے مذہبی، ثقافتی، سماجی، اخلاقی خیالات اور نظریات کو پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان تصورات و نظریات کا مناسب تجزیہ کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم اس زمانے کے پنجاب کے متذکرہ بالا چاروں پہلوؤں کے حالات سے بخوبی آگاہ ہوں۔ ہندوستان کا یہ علاقہ اس لیے اہم ہے کہ ویدمنتروں کا ترنم سب سے پہلے یہیں گونجا تھا۔ الفاظ کا صحیح تلفظ سیکھنے کے لیے طلبا اسی سرزمین کے آشرموں میں آیا کرتے تھے۔ سنسکرت کا جید عالم اور صرف و نحو کا خالق "پانی" اسی خطے میں پیدا ہوا اور وہ وہیں پروان چڑھا۔ علاوہ ازیں بُدھ مت بھی ایک طویل عرصے تک اسی سرزمین میں نشوونما پاتا رہا اور بام عروج پر پہنچ گیا۔ ٹکسلا کی یونیورسٹی بھی اسی علاقہ میں واقع تھی لیکن گرونانک کی آمد کے وقت بدھ مت تقریباً ختم ہو چکا تھا۔ برہمن واد اپنے عروج پر تھا۔ جین مت کے پیرو ضرور کسی نہ کسی شہر میں آباد تھے لیکن وہ ہندو سماج کا ایک حصہ بن چکے تھے۔ دو ہی مذہب ماننے والوں کی آبادی زیادہ تھی، ہندو اور مسلمان۔ گورکھ پنتھی کن پھٹے جوگیوں کا ہندو اور مسلمان عوام پر کافی گہرا اثر تھا۔ لوگوں کا یہ اعتقاد تھا کہ وہ سدھیاں یعنی شعبدہ اور کرامات کی قوتیں رکھتے تھے۔ جنتر منتر اور کراماتی علم کی وجہ سے اس زمانے کے عوام کے درمیان ان کی بھاری اہمیت تھی۔ جوگیوں کے وردان کے ذریعہ سے خوش حالی حاصل کرنے کے خواہاں لوگ یا ان کی بددعا کے ڈر سے لوگ ان کی خاطر و مدارات کرتے اور کبھی کبھی انھیں گرو مان لیتے تھے۔ مسلمان اور ہندو دونوں مذاہب کے لوگ اس پنتھ میں شامل کر لیے جاتے تھے۔ پورن اور رانجھے کا اس مت کو اپنانا اس بات کا ایک ثبوت ہے۔

ہندو نہ صرف چار طبقات ہی میں منقسم تھے بلکہ برہمن، کشتری، ویش اور شودر بھی بذات خود بہت سی جاتیوں میں بٹے ہوئے تھے۔ ایک ہی طبقے کی ضمنی جاتیوں میں بھی اونچ نیچ کا فرق موجود تھا۔ ان چاروں طبقات کے علاوہ ایک طبقہ چنڈالوں کا بھی تھا جن سے چھو جانا غلاظت تصور کیا جاتا تھا۔ اس زمانے کے ہندو مفکر جاتی واد کے خلاف ہیں لیکن وہ بھی طبقاتی تنظیم کے ہی قائل ہیں "انسان ایسا فرد نہیں ہے جسے کسی کی ضرورت نہ پڑے۔ سماج میں اپنے کردار، طور و اطوار اور اعمال کے مطابق وہ کسی نہ کسی سماجی انبوہ سے وابستہ رہتا ہے۔ اگر سماج کے طبقاتی نظام کو ربّی آئین یا روحانی آئین مان لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ روحانی شعور اور تخلیقی صلاحیت اور پیداواری ہنرمندی اور خدمت و ایثار ہر سماج کے ضروری اجزاء ہیں مفکر اور عالموں کا کام ہے سماجی نظام کے لیے منصوبے بنانا۔ سماج کا طاقتور حصہ ایسے منصوبوں کی تائید کرتا ہے یعنی انھیں طاقت اور اختیارات سے تقویت دیتا ہے۔ ہنرمند کاریگر ان کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتے ہیں یا خدمت گذار کاریگروں کی مدد سے انھیں عملی صورت دیتے ہیں۔"[1] آگے چل کر اسی تصور پر زور دیتے ہوئے یہ لکھا ہے "چوں کہ فرد سماج کی پیداوار ہے اس لیے سماج ایک ضروری وسیلہ ہے جس سے اس کی انفرادیت نمایاں ہوتی ہے۔ سماج میں اس کے لیے ایک محفوظ مقام ضروری ہے تاکہ وہ اس سے زیادہ سے زیادہ امداد حاصل کر سکے۔ اپنی خواہش اور رجحان کے مطابق فرد چار طبقات میں بندھ جاتا ہے۔ عالم و فاضل، طاقتور و سرگرم، تربیت یافتہ کاریگر اور محنت کش۔ آدمی کے رجحان اور رغبت کے باعث ابھرنے والے اس کے پہلو اپنے طبقے کا خود

---

[1] *Eastern Religions and Western Thought* By Prof. Radhakrushnan II edition P. 356.

ہی فیصلہ کر لیتے ہیں۔[1]

جب اس ملک میں ہندو حکومت کرتے تھے یہ نظام" غالباً بہترین طریقے سے چلتا رہا جس کے مطابق فرد اپنے کردار، طور اطوار اور عمل سے طبقہ منتخب کر سکتا تھا اور اسے تبدیل بھی کر سکتا تھا لیکن جب آبادی بڑھتی گئی تو ہر فرد کا کردار، اس کے طور اطوار اور ان کے اعمال پرکھنا ناممکن ہو گیا۔ اس طرح وہ اسی طبقہ کا فرد قرار دیا جانے لگا۔ برہمن کے گھر میں پیدا ہونے والا برہمن ہی مانا جاتا تھا خواہ اس کے کردار، اس کے طور و اطوار اور اعمال میں ذرہ بھر بھی برہمن پن نہ ہو۔ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا اعلیٰ طبقہ اپنے حقوق کی خاطر زیادہ سخت ہوتا گیا اور اپنے فرائض بھولتا گیا۔ انھوں نے اپنے رتبے کو مستقل بنائے رکھنے کے لیے آواگون کے نظریہ کی بنیاد پر ایک وسیلہ تعمیر کیا۔ ہر ایک روح کا نیا جنم اس کے جنم کے رجحانات کے مطابق اسی طبقے میں ہوتا جس کے وہ قابل ہوتی۔ اس وجہ سے فرد جس طبقہ میں پیدا ہوا ہے اسی کی مقررہ روایت پر چل کر اس کی روح کا ارتقا ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ نکتہ قابلِ قبول معلوم نہیں ہوتا۔ اس کے مطابق برہمن طبقہ میں پیدا ہونے والے سبھی لوگ فطرتاً دانش ور، علم دوست اور معلومات کا خزانہ ہوتے اور شودروں میں کوئی بھی بھگت پیدا نہ ہوتا مگر واقعات اس سے بالکل برعکس ثابت ہوئے ہیں۔

اس تقسیم سے ہندو سماج میں ایک اور نقص پیدا ہوا۔ طبقاتی نظام کے مطابق صرف کشتری ہی جنگ جو رہ گیا۔ ہر سماج میں کاریگروں اور محنت کشوں کی گنتی فوجیوں سے بہت زیادہ رہتی ہے۔ نتیجہ کے طور پر ملک کی حفاظت کے لیے بہت تھوڑے لوگ ہی رہ گئے۔ ایک اور غلط نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ حکومت کا کام آئین اور دفاع تک ہی محدود رہا۔ لوگوں کو یہ آزادی تھی کہ وہ اپنے جھگڑے روایتی اصولوں اور رواجوں کے مطابق نپٹاتے رہیں انھیں اس بات کی فکر نہیں تھی کہ حاکم کون ہے جب تک کہ ان کی زندگی میں کسی قسم کی رخنہ اندازی نہ ہو۔ ایک قومی جھنڈا اتنا ہی اچھا تھا جتنا کہ دوسرا بشرطیکہ عوامی زندگی پہلے کی طرح رواں دواں رہے۔ اس رویہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ ملک بیرونی حملہ آوروں کا شکار ہو گیا۔"[2]

لیکن جب مسلمان حملہ آوروں نے ملک پر فتح پا کر ہندوستان میں اپنی حکومت قائم کر لی تو ہندوؤں کے لیے ایک اور مسئلہ پیدا ہو گیا۔

"قدیم ہندوستانی یعنی ہندو دنیا میں دو نفاق انگیز عناصر داخل ہوگئے جن کے آدرش کا پس منظر ایک جیسا تھا۔ ان میں سے دوسرے نے ہندوستانی طرز فکر اور زندگی کو بہت تبدیل کیا۔ یہ تھے عرب لوگ جنھوں نے آٹھویں صدی کے اختتام پر سندھ کے علاقہ پر فتح پائی اور ترک جنھوں نے افغانستان کے راستے سے لگ بھگ دسویں صدی کے وسط میں لوٹ مار اور حملے شروع کر دیے۔ افغانستان پہلی ہندو سرزمین تھی جو ہندوستان سے چھین لی گئی۔ ترکوں نے پنجاب کا علاقہ بارھویں صدی کی ابتدا میں جیت لیا۔ اس وقت سے پنجاب اسلام کے اثر کے تحت آگیا۔ تیرھویں صدی تک ترکوں نے شمالی ہندوستان اور مغربی بنگال تک اپنا تسلط جما لیا اور دلی کو مرکز بنا کر اس علاقہ پر مستقل طور پر اسلامی حکومت قائم کر دی۔ ان کی سلطنت اٹھارویں صدی کے وسط تک مضبوط اور طاقت ور رہی۔ عربوں اور ترکوں کو سب سے زیادہ طاقت اسلام سے ملی اور اسلام نے جسے ہندو جذبہ اور ثقافت کا بہت کم علم تھا ان کی جانب بہت کٹر پنتھی رویہ اختیار کیا۔"[3]

اس عظیم مقصد اور خدا کی جانب سے بھیجے گئے مشن کا مطلب یہ تھا کہ کافر ہندوستان کو پیغمبر خدا کی طرف سے پھیلائے گئے مذہب کے دائرے میں لایا جائے۔ اس طرح عزم راسخ لیے ہوئے اسلام ہندوستان میں وارد ہوا۔ اس کا مقصد تخریب سے تباہ شدہ چیز کی جگہ لینا تھا۔ اس کا مقصد کسی خلا کو پُر کرنا نہیں تھا۔ اس کے پیروؤں نے ہندوؤں پر فتح ہی نہیں پائی بلکہ انھیں لوٹ بھی لیا۔ اس طرح اس نے کچھ اقتصادی فوائد حاصل کیے۔ وہ خدائی مجاہدوں کے روپ میں کافروں کے خلاف لڑ رہے تھے۔ اس طرح وہ روحانی ثمر کے حقدار تھے۔ اقتصادی فوائد اور روحانی ثمر ایک دوسرے میں رچ بس گئے تھے۔ انھوں نے ترک ڈھنگ سے فتح حاصل کی۔ قتل و غارت سے کام لیا۔ لوٹ کھسوٹ کی اور تبدیلی مذہب کی تحریک چلائی۔ ہندوستانی تہذیب اور اسلام کے درمیان اس تصادم کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لیے انتہائی افراتفری پیدا ہو گئی۔

دانشور ادیبوں نے یہ بات تسلیم کی ہے کہ عربوں اور ترکوں کو طاقت اسلام سے ملی اور تاریخی اعتبار سے یہ درست بھی ہے۔ اسلام کے

---

[1] صفحہ 357

[2] اسی کتاب کا صفحہ 362

[3] کتاب ہندوستانی ثقافت صفحہ 54 اور 85

پرچار سے پہلے عرب لوگ الگ الگ قبیلوں میں منقسم تھے جو آپس میں لڑتے رہتے تھے۔ اسلام نے مختلف مورتیوں کی پوجا سے نجات دلا کر ایک خدا کی پرستش کی جانب انھیں راغب کیا اور یہ ہدایت کی کہ سبھی انسانوں کو بھائی سمجھا جائے۔ اس اصول پر عمل کرتے ہوئے عرب لوگ ایک طاقتور قوم بن جانے میں کامیاب ہوئے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہندو تہذیب نے جو ہمالہ سے لے کر کنیا کماری تک اور سوم ناتھ سے لے کر جگن ناتھ پوری تک پھیلی ہوئی تھی ان کا مقابلہ کرنے کے لیے طاقت کا مظاہرہ کیوں نہ کیا؟ مسلمان حملہ آوروں کی نسبت ہندو بھاری اکثریت میں تھے۔ اگرچہ ہندوؤں کو ایک خدا کا ادراک اپنشدوں وغیرہ سے مل چکا تھا لیکن وہ ابھی تک ایک خدا کے بجائے ان گنت دیوی دیوتاؤں، اوتاروں، جانوروں، سانپوں اور درختوں کی پوجا کیے جا رہے تھے۔ ہندو سماج ان گنت طبقوں اور جاتیوں میں بٹا ہوا تھا۔ مسلمانوں کی طرح وہ ایک قوم بن کر کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے تھے۔ گرو نانک دیو نے اس کمزوری کو بھانپ لیا تھا۔

اس زمانے میں ہندوستان میں رہنے والے زیادہ تر مسلمان بدیس سے نہیں آئے تھے۔ انھوں نے اس ملک میں جنم لیا تھا اور یہیں انھوں نے پرورش پائی تھی اور ہندوؤں کے ساتھ ان کا گہرا رشتہ تھا۔ گرو نانک دیو کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ انھیں ملک سے باہر نکال دیا جائے بلکہ انھوں نے یہ سمجھانے کی کوشش شروع کی کہ ''جو رتے سہ آپنے تن بھاوے سبھ کوئی''[1] ''جو اپنے خدا سے محبت کرتے ہیں وہ سبھی سے محبت کرتے ہیں۔'' درخت اپنے پھلوں سے ہی پہچانا جا سکتا ہے۔ اسی طرح انسان کا مذہب اس کے برتاؤ کے ذریعہ نمایاں ہو جاتا ہے۔ ''میں فلاں نبی یا اوتار پر یقین رکھتا ہوں'' محض یہ کہہ دینے سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا اگر اس عظیم انسان کی بانی ہمارے برتاؤ میں نہیں جھلکے گی۔

اگرچہ مسلمان ایک ہی خدا کو تمام دنیا کا خالق مانتے ہیں اور سبھی لوگ آپس میں بھائی بھائی ہیں کے نظریے کا پرچار کرتے ہیں لیکن عملی طور پر بھائی بھائی ہونے کا رتبہ اسی کو نصیب ہوتا تھا جو مسلمان بن جاتا تھا۔ اسی لیے وہ ہندو جاتیاں جنھیں نیچ مانا جاتا تھا اور ہندو سماج میں جن سے حقارت انگیز سلوک کیا جاتا تھا اسلام کی جانب کھنچ گئیں۔ انھوں نے اسلام قبول کیا تاکہ انھیں مسلم سماج میں مساوی رتبہ حاصل ہو۔ اگرچہ یہ ایک صداقت ہے کہ اس میں پوری طرح کامیابی حاصل نہ ہو پائی۔ مسلمان بھی نسلی تفریق سے بری نہ تھے۔ ہندوستان میں آکر نسلی امتیاز نے لگ بھگ جات پات کی شکل اختیار کر لی۔ دونوں فرقوں میں کافی کھینچا تانی کے سبب بہت بُعد رہا۔ گرو نانک دیو کے لیے یہ ایک دشوار مسئلہ تھا کہ کیسے یہ لوگ جو الگ الگ فرقوں کے پیرو ہیں آپس میں خیر سگالی اور میل جول کا زاویۂ اختیار کریں۔ یہی وجہ ہے کہ نورِ الٰہی کے روبرو ہونے کے بعد جو ابتدائی الفاظ انھوں نے کہے وہ یہ تھے ''نہ کوئی ہندو ہے نہ کوئی مسلمان'' جس کے معنی یہ ہیں کہ کوئی بھی انسان خواہ کسی بھی مذہب کا لیبل اپنے اوپر کیوں نہ چپکا لے اصل میں تمام انسان برابر ہیں اور انسان اپنے نجی اعمال کے مطابق ہی خدا کا قرب حاصل کر سکے گا یا اس سے دور ہو جائے گا۔ وہ لوگوں کی تقسیم، نسل، رنگ، ملک یا ذات پات کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ انسان دو طرح کا ہے۔ گورمکھ اور من مکھ۔ گورمکھ وہ ہیں جن کا خیال خدا کی طرف ہے، جن کی زندگی صداقت اور جذبۂ خدمت سے بھرپور ہے اور جنھیں دوسرے لوگوں سے بھی ایک ہی خالق کی اولاد ہونے کے باعث پیار ہے۔ من مکھ وہ ہیں جو لوگ ہمیشہ نجی فائدے کی جانب منھ اٹھائے رہتے ہیں اور جو دنیاوی چیزوں یا نجی آرام و آسائش کی خاطر جھوٹ، مکاری، دغا، فریب وغیرہ سے ذرہ بھر نہیں ٹلتے۔ ایسے لوگ خواہ کسی بھی مذہب کے رسم و رواج کو کیوں نہ مانتے ہوں انھیں نہ اس دنیا میں سکون ملتا ہے نہ اُس دنیا میں۔

اس سچائی کو عملی جامہ پہنانے کے لیے جب انھوں نے اپنے تصورات کا پرچار کیا تو ایک ہندو بالا اور دوسرا مسلمان مردانہ اپنے ساتھ لیا۔ ان دونوں کو ''بھائی'' کے رتبہ سے یاد کیا جاتا ہے۔ جب سلطان پور سے انھوں نے اپنا پہلا سفر شروع کیا تو سید پور میں بھائی لالو کے یہاں ٹھہرے۔ برہمن دھرم کو ماننے والے لوگوں کی نظر میں بھائی لالو شودر تھا۔ عوام میں اس بات کا بہت چرچا ہوا اور نکتہ چینی کی گئی۔ جب وہ اسی شہر کے دیوان کی گھر ہونے والی دعوت میں نہ گئے تو لوگوں کی نکتہ چینی میں اضافہ ہو گیا۔ ضیافت میں شامل نہ ہونے کی وجہ پوچھے جانے پر انھوں نے یہ بات دیوان ملک بھاگو کے منہ پر کہہ دی کہ جن چیزوں سے وہ کھانا تیار کیا گیا تھا وہ چیزیں حق حلال کی کمائی سے

---

[1] تلنگ ۲-۱

نہیں خریدی گئی تھیں بلکہ عوام پر ظلم و ستم کر کے حاصل کی گئی تھیں اس لیے کھانا تیار کرنے میں خواہ کتنی ہی پاکیزگی سے کام کیوں نہ لیا گیا ہو، اصل میں وہ چیزیں پلید تھیں جب کہ بھائی لالو کے گھر کی کودھرے کی روٹی گاڑھے پسینہ کی کمائی ہونے کی وجہ سے پوری طرح پاکیزہ تھی۔

ہندوؤں کے ذہن میں یہ خیال عموماً گھر کر چکا تھا کہ دنیاوی دھندوں میں الجھ کر کوئی بھی آدمی روحانی ترقی نہیں کر سکتا۔ بہت ممکن ہے یہ خیال "آشرم دھرم" پر مبنی طرزِ حیات کے باعث پیدا ہوا ہو۔ "آشرم دھرم" کے مطابق آدمی ۲۵ برس تک برہمچاری رہ کر تعلیم حاصل کرتا تھا، پھر "گرہست آشرم" میں ۲۵ برس تک گھریلو زندگی بسر کرتا تھا۔ پچاس برس کی عمر ہو جانے پر "بان پرستھ" آشرم شروع ہو جاتا تھا جس میں مذہبی کتابوں میں دکھائے گئے راستہ پر غور کرتا تھا اور سچائی کے حصول کے لیے تپسیا کیا کرتا تھا۔ آخر میں "سنیاس" یعنی چوتھے آشرم میں داخل ہو کر پھر سے ایک طرح کی آزادی حاصل کر لیتا تھا۔ مانگ کر کھانا اور روحانی تصورات میں ڈوبے رہنا ہی سنیاسی کا فرضِ واحد ہوتا تھا۔ آہستہ آہستہ سنیاسی چھوٹی عمر کے چیلے بنانے لگے۔ کسی قسم کی محنت کے بغیر سنیاس کے لبادے میں ان کو ضروریاتِ زندگی فراہم ہونے لگیں۔ دھیرے دھیرے وہ سماج پر اقتصادی بوجھ بن گئے۔ ان کی ٹولیاں اپنی جسمانی ضروریات پوری کرنے کے لیے ہتھیار بند ہو کر لوگوں سے جبراً کھانے پینے کی چیزیں وصول کرنے لگیں گرونانک دیو نے سمیرو پربت پر سدھوں سے بات چیت کرتے ہوئے ان سے کہا تھا کہ "سدھ تو پربتوں میں آکر چھپ گئے ہیں اور اب عوام کی صحیح رہنمائی کون کرے؟"

اس تمام صورتِ حال پر غور کرنے کے بعد گرو جی نے "فرار" کے خلاف پرچار کیا۔ آدمی گرہست آشرم میں رہتے ہوئے بھی سچا اور پاکیزہ برتاؤ رکھ کر روحانی ارتقاء کی منزل پر پہنچ سکتا ہے پہلے شری کرشن نے شریمد بھگوت گیتا میں باعمل انسان کے آدرش کو سنیاس سے بہتر مانا تھا لیکن عوام اس اپدیش سے فائدہ نہ اٹھا پائے۔ ہندوؤں میں مذہبی اور روحانی ترقی کے اعلیٰ ترین خیالات چھپا کر رکھے جاتے تھے اور کہا یہ جاتا تھا کہ مستحق انسان کے سوا کسی اور کو یہ رموز نہیں بتلائے جا سکتے۔ عام ہندو لوگ توہمات، رسم و رواج اور نمود و نمائش کے چکر میں پھنسے ہوئے تھے۔ ان گنت دیوی دیوتاؤں کی لوبان اور دیوں سے پوجا ہی کافی سمجھی جاتی تھی۔ تمام سماج کی صورتِ حال پر غور کرنے، اس کی کمزوریاں دور کرنے اور اسے طاقت ور بنانے کی طرف کوئی بھی توجہ نہیں دے رہا تھا۔ مسلمانوں کو "ملیچھ" کہا جانے لگا۔ ان کے ساتھ کھانے پینے کا قطعاً کوئی رجحان نہیں تھا لیکن ان کی حکومت چلانے والے مقدم طور پر بہنت، دیوان وغیرہ ہندو ہی تھے۔ اس مجموعہ میں گرو جی کے جو شبد شامل کیے گئے ہیں انہیں غور سے پڑھنے پر یہ ساری صداقتیں صاف صاف نمایاں ہو جائیں گی۔

اب ہم یہ بتلانے کی کوشش کریں گے کہ گرو جی نے قدیم تہذیب میں کیا کیا تبدیلیاں کیں جن کے باعث ان کے پیرو ایک طاقتور سماج — سکھ سماج — کی شکل اختیار کر پائے۔

ہندوستانی مذہبی کتب عام طور پر "اوم" سے شروع ہوتی ہیں۔ صرف و نحو کے ماہرین یہ مانتے ہیں کہ یہ لفظ "او دھاتو" مخرج سے نکلا ہے اور اس کے معنی یہ مانتے ہیں کہ "حفاظت کر" پروفیسر میکس ملر لکھتے ہیں کہ یہ لفظ "حامی بھرنے" کی علامت ہے اور اسی شکل میں اس کا استعمال ہوتا تھا جس طرح موجودہ زمانے میں ہم "ہاں" یا "ہوں" کہتے ہیں۔ یوگی لوگ یہ بتاتے ہیں کہ یہ لفظ آغازِ کائنات میں عدم سے ظہور میں آیا۔ اور تمام کائنات میں جاری و ساری ہے۔ جس طرح ہم جانوروں کے نام ان کی بولی سے رکھ لیتے ہیں اسی طرح یہ لفظ خالقِ کُل کے مترادف ہو گیا۔

اپنشدوں کے زمانے میں اس لفظ کا استعمال اس معنی میں مروج ہو گیا لیکن بعد میں اس لفظ کے تین حروف "آ" "اُو" "ما" کے مختلف معانی لیے جانے لگے۔ کچھ لوگ یہ کہنے لگے کہ یہ تین حروف تین حالتوں "بیداری" "خوابیدگی" اور "غفلت" کے مترادف ہیں۔ کچھ لوگ ان میں "برہما" "وشنو" اور "مہیش" کی تین مورتیں دیکھنے لگے۔ گرو جی نے "ا" کا ہندسہ جوڑ کر یہ طے کر دیا کہ یہ لفظ محض "ایک" نرنکار کے مترادف ہے۔ اس "ੴ" کا تلفظ "ایک اونکار" کو صاف نمایاں کرتا ہے جس کے معنی ہیں "نرنکار صرف ایک ہی ہے" وہی ایک پرستش کے قابل ہے۔ انھوں نے اپنے پیروؤں کو دیوی دیوتاؤں یا دیگر طاقتوں کی پوجا سے روک دیا۔ اسے پہلے ہی جلوۂ صداقت سمجھا جاتا تھا۔ لیکن "کرتا پرکھ" کہہ کر گرو صاحب نے چھ شاستروں سے اپنے اختلافِ رائے کو ظاہر کیا "سانکھیہ" خدا کے وجود کو تسلیم ہی نہیں کرتا "یوگ" خدا کے وجود کو تسلیم کرتا ہے لیکن ساتھ ہی انسان اور قدرت کو ابدی مانتا ہے اور انھیں خدا کی مخلوق تسلیم نہیں کرتا۔ "نیائے" اور "ویشیشک" خدا کو اس کائنات کا حکمران اور اعمال کا اجر دینے والا مانتے ہیں لیکن کہتے ہیں کہ وہ مسبب الاسباب تو ہے مگر ذریعہ اسباب نہیں ہے۔ ان کی رائے کے مطابق ذرات ابدی اور دوامی ہیں اور وہی سببِ کائنات ہیں "جیمنی" اپنے سوتروں میں خدا کا ذکر تک نہیں کرتے بلکہ شنکراچاریہ

زندگی اور کائنات کی تخلیق میں "مایا" کا ہاتھ مانتے ہیں۔ "مایا" نہ سچ ہے نہ جھوٹ۔ یہ سچ بھی ہے اور جھوٹ بھی جس کو بیان نہیں کیا جا سکتا یعنی اس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ "مایا" کے اثر سے محدود ہو کر برہم ہی جیو ہو گیا۔ برہم جو بے عمل اور غیر جانب دار ہے اور یہ دنیا "مایا" کا کرشمہ ہے لیکن گرونانک دیو کے مطابق جیو اور سنسار نرنکار کے حکم سے وجود میں آتے ہیں

صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ کائنات کو قدرت یا مایا کا محض کھیل سمجھتے تھے اور ساتھ ہی یہ بھی مانتے تھے کہ جب تک انسان قدرت یا مایا کے جال سے آزاد نہ ہو وہ اپنی اصلیت نہیں پہچان سکتا۔ وہ دنیاوی کاموں کو ایک پھندا ہی سمجھنے لگے اور ان کو ترک کر دینا ہی وہ باطنی ارتقا کا اولین قدم ماننے لگے۔ لیکن گرو جی نے بتایا کہ یہ سارا تسلسل اور پھیلاؤ "اس" کے "حکم" کا کرشمہ ہے۔ حکم کو پہچان کر جو انسان دنیاوی کاموں کی طرف "اس" کے مطابق راغب ہوتا ہے، اس کی روح بتدریج ارتقا کی جانب رخ کرتی ہے۔ جو "حکم" کو سمجھ لیتا ہے اس کی انا اپنے آپ ہی ختم ہو جاتی ہے۔ کہنے کا مدعا یہ ہے کہ بے غرض اعمال پھندا نہیں ہیں بلکہ یہ روحانی ترقی کا زینہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سکھ مت ماننے والے ایک عمل پذیر سماج کی شکل اختیار کر گئے۔

خالق نربھے اور نرویر ہے (بے خوف اور بے عداوت ہے) اور جو بھی اس کی پوجا کرتے ہیں وہ بھی نربھے اور نرویر ہو جاتے ہیں وہ "ایونی" ہے (کسی کی کوکھ سے نہ پیدا ہونے والا) یعنی جنم نہیں لیتا۔ یہ وصف پرماتما کے اوتار بن کر آنے کے نظریے کی نفی کرتا ہے اور اس سے پیدا ہونے والی مورتی پوجا (بت پرستی) کی بھی سخت مخالفت کرتا ہے۔ وہ خود ہی پیدا ہوا یعنی خود ہی ظہور میں آ گیا ہے۔ کسی نے اُسے نہیں بنایا۔

جیو آتما کی پیدائش بھی پرماتما سے ہوئی۔ یہ اسی کا جزو ہے۔ اس کے "حکم" کے مطابق زندگی بسر کرنے والے انسان میں اسی نور کا پرتو اور بھی فروزاں ہو جاتا ہے۔ جیو آتما پرماتما کے نور میں خود بخود جذب ہو جاتا ہے۔ نورِ ہستی خدا کی شکل اختیار کر لیتا ہے جس طرح ویدانتی مانتے ہیں وہ جیو جیوتی برہم نہیں ہو جاتی۔ "جپ جی" میں گرو جی نے ایک مثال دے کر اسے اچھی طرح سمجھایا ہے۔! جس طرح ندیاں نالے سمندر تک پہنچ کر اس میں جذب ہو جاتے ہیں اور اس کا اور چھور نہیں جانتے اسی طرح بھگت لوگ بھی "اس" کے ساتھ یک جان ہو جانے کے بعد بھی "اس" کی بے کرانی اور گہرائی کو نہیں پہنچ سکتے۔

جہاں تک ریاضت کرنے والے لوگوں کا تعلق ہے سبھی رشی منیوں نے یوگ کا سہارا لیا جس کا آخری پہلو سمادھی تھا۔ سمادھی میں اکملیت حاصل کرنے کے لیے اپنشدوں کے زمانے سے ہی گوشۂ عزلت میں جا کر ریاضت کرنے کا پیغام دیا گیا ہے۔ سوامی وویکانند نے "یوگ سوتروں" کے انگریزی ترجمہ "راج یوگ" کے اختتامیہ "شویتاشوتر" اپنشد میں سے ایک اقتباس درج کیا ہے جس میں لکھا ہے "پربت کی گپھاؤں میں، جہاں زمین ہموار ہے اور کنکر یا ریت نہیں ہے جہاں لوگوں کا یا آبشاروں کا خلل انداز ہونے والا شور نہیں ہے اور جو دل و دماغ کے لیے سازگار ہیں اور آنکھوں کو دلکش اور سہانی لگتی ہیں ایسی جگہوں پر ریاضت کرنا، بے خود ہو کر یوگ کرنا واجب ہے۔"

انسان کے دل میں دو عناصر ہیں — دھیان اور ریاضت — دھیان تو تنہائی میں جم کر بیٹھنے سے ہی لگ سکتا ہے لیکن ریاضت تو کام کرتے ہوئے بھی کسی ایک جستجو میں جاری رہ سکتی ہے۔ گرو جی نے کاروبارِ حیات کے سلسلے میں ریاضت سے کام لینے کا پیغام دیا ہے۔ انسان اپنے کردگار کو بھول گیا ہے اس لیے وہ غم زدہ ہے۔ خدا ہر جگہ موجود ہے۔ جب وقت ریاضت کے ذریعہ تجسس میں مصروف انسان یہ سچائی اپنے فکر و خیال میں قائم کرے گا تو وہ برے اعمال نہیں کر سکے گا اور اس کے باطن میں تجلی درخشاں ہو جائے گی۔ یوگ سادھنا کے آٹھ حصے ہیں۔ گرونانک نے بھی ہشت پہلو ریاضت پر زور دیا ہے۔ گرو صاحب کے مطابق پہلا حصہ ہے اطمینان اور دوسرا حصہ ہے حدیث، تیسرا حصہ ہے گربانی کا پاٹھ اور پیغامات کے مطابق خود اعتقادی کا رتبہ حاصل کرنا۔ اس کے بعد ست سنگ اور کیرتن کا نمبر آتا ہے۔ سنگیت میں دل کو یکسوئی بخشنے کی طاقت ہے۔ یکسو ہو کر گربانی سنیں تو دل پر زیادہ اثر پڑتا ہے۔ اس کے بعد نام کا جاپ اور یادالٰہی کا نمبر آتا ہے

پاکیزہ دل میں خدا کا نام گھر کر جائے گا۔ اسی لیے انھوں نے جس مذہب کا اپدیش دیا ہے اس کی بنیاد نیک اعمال پر رکھی گئی ہے۔ ان کے مطابق رسم و رواج اور اعمال جو صداقت کے حصول میں ممد و معاون ثابت نہیں ہوتے بے معنی ہیں۔ سب کے باطن میں اسی کا نور ہے اور سب انسان برابر ہیں۔ کوئی اونچا نیچا اور اچھوت نہیں ہے۔ گرونانک کا پیغام سب کے لیے ہے۔ نہ صرف مردوں بلکہ عورتوں کے لیے بھی۔

ویدیا اپنشدوں کے زمانے میں عورت کا مقام خواہ کچھ بھی رہا ہو لیکن اس حقیقت کو جھٹلایا نہیں جا سکتا کہ گرو جی کے زمانے میں عورتوں کو یقینا" شودر سمجھا جاتا تھا اور انھیں تعلیم سے محروم رکھا جاتا تھا۔ گرو جی نے اس کی سختی سے مخالفت۔ انھوں نے صاف طور پر سب سے کہا کہ عورت اور مرد سبھی کو اس راہ پر چلنے کا مساوی حق حاصل ہے۔ گورکھ ناتھ نے عورتوں[1] کے لیے کڑوے اور تلخ لفظ استعمال کیے تھے۔ گرو نانک نے ان سے اختلاف کیا اور کہا کہ عورت جو نسلِ انسانی کی ماں ہے نیچ ہرگز نہیں ہو سکتی۔

انھوں نے عوام کی زبان میں اپدیش دے کر لوگوں کو نیک راہ پر چلنے کی ہدایت کی۔ جاتی واد، فرقہ وارانہ امتیاز اور فرار کے خلاف آواز بلند کی اور سب کو برابری کا حق دے کر ایک ایسے سماج کی بنیاد رکھی جو عوامی قوت حاصل کر کے جبر و استبداد کا خاتمہ کرنے میں مکمل طور پر کامیاب رہا۔

انھوں نے ہر ایک عقیدت مند کو اپدیش دیا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے سب کی خدمت کرے، محنت سے اپنی روزی کمائے اور اس میں سے حاجت مندوں کی امداد کرے۔ حق و صداقت کی حفاظت کے لیے اگر ضرورت ہو تو تلوار اٹھانے میں کبھی پس و پیش نہ کرے اور دوسروں کو بھی اس راہ پر چلنے کی ہدایت کرے۔ یعنی ایک ہی انسان میں شودر، ویش، کشتری اور برہمن کر گرو جی نے سمو دیا۔

گرو صاحب سے پہلے بھی کبیر، رامانند، چیتنیہ وغیرہ بھگتوں نے اونچ نیچ کے فرق کو ختم کرنے کا پیغام دیا لیکن انھوں نے حکمران طاقت کے خلاف کچھ نہیں کہا تھا۔ حالاں کہ گرو گرنتھ صاحب میں شامل کبیر اور نام دیو کی بانی سے صاف اشارہ ملتا ہے کہ ان پر حکومت کی طرف سے ظلم ہوا۔

گرو نانک دیو نے صاف اور نمایاں الفاظ میں اس زمانے کے نظام حکومت، عدل و انصاف اور رعایا کے ساتھ کیے جانے والے سلوک پر نکتہ چینی کی ہے۔ انھوں نے ظلم و ستم کے خلاف جو آواز بلند کی اس کے نتیجے کے طور پر لوگوں کی توجہ اپنی خستہ حالی اور زبوں حالی پر مرکوز ہوئی اور تھوڑے دنوں کے بعد ہی ان مظالم کے دریا سے ابھرنے کے لیے عوام سربکف ہو گئے۔ ہم وطنوں سے گرو صاحب کی ہمدردی اور لگاؤ کسی قسم کے فرقہ پرستانہ جذبے کے بغیر ان شبدوں میں ظاہر ہوتے ہیں جو انھوں نے بابر کے حملے کے دوران کہے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہندو اور مسلمان جو ایک دوسرے کے سخت مخالف تھے انھیں پیار کرنے لگے اور ان کے پران تیاگ دینے کے موقع پر دونوں میں جھگڑا ہو گیا۔ ہندو انھیں ہندو اور مسلمان انھیں مسلمان مانتے تھے۔ انھوں نے جو سماج قائم کیا اس کی روزمرہ کی ارداس (پرارتھنا) ان الفاظ پر ختم ہوتی ہے:

"نانک نام چڑھدی کلا<br>
تیرے بھانے سربت دا بھلا"

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہیں نام اور "چڑھدی کلا" یعنی ہمیشہ پر امید رہنے کی آشیرواد دو۔ تیرا حکم ایسا ہو کہ تمام مخلوق کا اس سے بھلا ہو۔

---

[1] دیکھیے "گورکھ بانی" مرتب کردہ پروفیسر پیتامبر دت برتھوال۔ پدی ۴۳

پہلا باب

# روحانی نظریہ

## ایشور

ایک اونکار، ست نام، کرتا پرکھ، نربھو، نرویر
اکال مورت ، اجونی، سے بھنگ گرپرساد[1]

[1] قوتِ کل جس کا نام " ادم " ہے صرف ایک ہے۔ وہ ہمیشہ رہنے والی صداقت ہے، وہ خالق کائنات ہے اور اس میں ساری ہے، وہ بے خوف ہے۔ اس کی کسی سے دشمنی نہیں۔ اس کا وجود غیر فانی ہے، وہ پیدا نہیں ہوتا بلکہ خود ظہور میں آنے والا ہے اس کا علم گرو کی عنایت سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

مول منتر، جپ

# وحدتِ الٰہی

۱

دوجی مایا جگت چت واس ٭ کام، کرودھ، اہنکار بناس ॥ ۱ ॥
دوجا کون کہا نہیں کوئی ٭ سب مینہہ ایک نرنجن سوئی ॥ رہاؤ ॥
دوجی درمت آکھے دوئے ٭ آوے جاوے مر دوجا ہوئے ॥ ۲ ॥
دھرن، گگن، نہ دیکھو دوئے ٭ ناری پرکھ سبائی لوئے ॥ ۳ ॥
رو سس دیکھو دیپک اجیالا ٭ سرب نرنتر پریتم بالا ॥ ۴ ॥
کرکرپا میرا چت لایا ٭ ست گر موکو ایک بجھایا ॥ ۵ ॥
ایک نرنجن گرمکھ جاتا ٭ دوجا مار سبد پچھاتا ॥ ۶ ॥
ایکو حکم برتے سب لوئی ٭ ایکس تے سب اوپت ہوئی ॥ ۷ ॥
راہ دووے خصم ایکو جان ٭ گر کے سبد حکم پچھان ॥ ۸ ॥
سگل روپ ورن من ماہی ٭ کہو نانک ایکو سالاہی ॥ ۹ ॥

گوڑی اسٹ پدیا

۲

ایکو ایک کہے سبھ کوئی ہاوے گرب بیاپے ॥
انتر باہر ایک پچھانے ایو گھر محل سنجاپے ॥
پربھ نیڑے ھر دور نہ جانو ایکو سرشٹ سبائی ॥
ایک اونکار اور نہیں دوجا نانک ایک سمائی ॥

رام کلی دکھنی، اونکار

۳

ایک آچار، رنگ اک روپ ٭ پون، پانی، اگنی، اسروپ ॥
ایکو بھور بھوے تیہ لوئے ٭ ایکو بوجھے سوجھے پت ہوئے ॥
گیان دھیان لے سمسر رہے ٭ گورمکھ ایک برلا کو لہے ॥
جس نوں دے کرپا تے سکھ پائے ٭ گوردوارے آکھ سنائے ॥

رام کلی دکھنی ، اونکار

۱

مایا کی بدولت دنیا کے دل میں دوئی کا جذبہ آکر بس جاتا ہے۔ ہوس، غصہ، غرور سے تباہی آتی ہے
تجھ بن دوسرا کون ہے اور کہاں ہے؟ کوئی نہیں۔ سب میں وہی ظہور پذیر ہے
دوسری ہے بے عقلی جو کہتی ہے کہ دو ہیں۔ انسان آتا ہے، مرجاتا ہے، بیگانہ ہوجاتا ہے
زمین و آسمان میں دوسرا نظر نہیں آتا۔ عورت، مرد اور تمام کائنات میں دوسرا کوئی نہیں
آفتاب اور ماہتاب کے روشن دیوں میں۔ دیکھتا ہوں ہر وقت پیہم اسی محبوب کو
اسی کی نوازش سے میرا دل لگا ہے۔ ست گرو نے مجھے ایک دکھایا ہے
گرو کے اپدیش سے ایک خدا کو جانا ہے۔ دوئی کو ختم کر دیا ہے شبد پہچانا ہے
ساری دنیا میں اسی ایک کا حکم چلتا ہے۔ ایک ہی سے سب پیدا ہوتے ہیں
راستے ہیں دو۔ مالک ہے ایک ایسا جان لو۔ گرو کے اپدیش سے حکم پہچان لو
تمام صورتیں اور رنگ دل ہی میں رہتے ہیں۔ نانک کا کہنا ہے ایک ہی لائق پرستش ہے

(۲۲۳)

۲

کہتے تو سب ہیں: ایک ہے ایک ہے لیکن غرور اور انا سب جگہ چھائے ہوئے ہیں
باطن اور ظاہر میں ایک کو پہچان لو تو پھر یہ جان جاؤ گے کہ اس کا گھر اور محل کہاں ہے
خدا قریب ہے۔ اسے دور مت جانو تمام کائنات ایک ہے
ایک اونکار کے بنا دوسرا کوئی نہیں۔ نانک کا کہنا ہے کہ سب میں ایک ہی سمایا ہوا ہے

(۷۳۰)

۳

ایک ہی چلن ہے، رنگ روپ ایک ہے۔ ہوا پانی آگ اسی کی صورتیں ہیں
ایک ہی بھونرا تین لوک میں منڈلا رہا ہے۔ ایک کو پہچان لینے سے عزت ملتی ہے
ادراک و آگہی کے عالم میں جو ہمیشہ ایک سا رہتا ہے۔ ایسا انسان شاذ و نادر ہی ہوتا ہے
جس پر اس کا کرم ہوتا ہے وہی سکھ پاتا ہے۔ گرو کی وساطت سے اسے سمجھایا جاتا ہے

(۹۳۰)

## اکال پُرکھ ستیہ (جاوداں) ہے

۴

اللہ، الکھ، اگم، قادر، کرن ہار، کریم ॥
سب دُنی آون جاونی، مقام ایک رحیم ॥ ۶ ॥
مقام تِس نوں آکھیے جس سِس نا ہوئی لیکھ ॥
اسمان، دھرتی چل سی مقام اوہی ایک ॥ ۷ ॥
دن رو چلے نِس سِس چلے تارکا لکھ پلوے ॥
مقام اوہی ایک ہے، نانکا سچ بگوئے ॥ ۸ ॥ ॥ ۱۷ ॥

سری راگ اسٹ پدیا ॥

۵

سچ پرانا ہووے ناہی سیتا کبے نہ پاٹے ॥
نانک صاحب سچو سچا تچر جاپی جاپے ॥ ۱ ॥

وار رام کلی سلوک ۱ پوڑی ۹

۶

دھن سو کاگد، قلم دھن دھن بھانڈہ دھن مس ॥
دھن لیکھاری نانکا جن نام لکھایا سچ ॥

وار ملار سلوک ۱ پوڑی ۲۸

## وہ سب کا خالق ہے اور اپنی تخلیق میں جذب ہے

۷

توں کرتا پرکھ اگم ہے آپ سرشٹ اپاتی ॥
رنگ پرنگ اپارجنا بہو بہو بدھ بھاتی ॥
توں جانے جن اپا ئیو سبھ کھیل تماتی ॥

وار ماجھ، پوڑی ۱

۸

ترتیا، برہما، بسن مہیا ؛ دیوی دیو اپائے ویسا ॥
جوتی جاتی گنت نہ آوے ؛ جن ساجی سو قیمت پاوے ॥
قیمت پاوے رہیا بھرپور ؛ کس نیڑے، کس آکھا دور ॥ ۴ ॥

بلاول تھتی، پوڑی ۴

۴

خدا من اور اندریوں کے ذریعہ سے پایا نہیں جاتا۔ اس کی گہرائی ناپی نہیں جاتی۔ وہ لا محدود ہے، قادر، خالق اور کریم ہے
ساری دنیا آتی ہے اور جاتی ہے۔ وہی ایک رحیم قائم و دائم ہے
قائم اسے کہتے ہیں جس کی پیشانی پر تقدیر کی لکیریں نہ ہوں
زمین و آسمان کو ایک دن نیست و نابود ہونا ہے مگر رہتا ہے وہی ایک
دن میں آفتاب اور رات کو ماہتاب چلتے ہی رہتے ہیں۔ لاکھوں ستارے چھپ جاتے ہیں
جاوداں وہی ایک ہے نانک سچ کہتا ہے

(۶۹)

۵

سچ کبھی پرانا نہیں ہوتا۔ یہ ایسا سِلا ہوا ہے کہ کبھی پھٹتا نہیں۔
نانک کا کہنا ہے کہ وہ سب سے بڑی سچائی ہے۔ اس کا نام تو جب تک لے سکو

(۹۵۶-۹۵۵)

۶

آفریں ہے اس کاغذ پر، اس قلم پر، اس دوات اور اس روشنائی پر
آفریں ہے ان مصنفین پر جنھوں نے اس کا سچا نام لکھا

(۱۲۹۱)

۷

تو کردگار ہے جس تک رسائی مشکل ہے۔ تو نے خود یہ کائنات تخلیق کی ہے
رنگا رنگ کائنات کی بہت سی صورتیں ہیں اور تو نے بہت سے دل کش طریقوں سے اسے پیدا کیا
تو ہی اسے جانتا ہے کہ تو نے اسے کیسے جنم دیا ہے۔ یہ سب تیرا ہی کھیل ہے۔

(۱۳۸)

۸

تین مورتیاں برہما، وشنو اور مہیش ؛ دیویاں اور دیوتا تو نے ہی پیدا کیے ہیں جن کے بھیس رنگ برنگے ہیں۔
تیرے نور سے جو جاتیاں پیدا ہوئیں ان کا شمار نہیں کیا جا سکتا ؛ جس نے پیدا کیا وہی قیمت کا اندازہ لگائے گا
قیمت کا اندازہ وہی لگائے گا جو سب میں سمایا ہوا ہے ؛ کیا کہوں کہ وہ کس کے نزدیک ہے اور کس سے دور ہے

(۸۳۹)

۹
کرن کارن سمرتھ ہے کہو نانک بیچار ॥
کارن کرتے وس ہے جن کل رکھی دھار ॥ ۲ ॥

سہس کرتی سلوک ۲

## وہ ہمہ جائی ہے لیکن نا وابستہ ہے

۱۰
سہس تَو نین نن نین ہے توہ کو سہس مورت ننا ایک تو ہی ॥
سہس پد بمل نن ایک پد گندھ بن سہس تو گندھ اِو چلت موہی ॥ ۲ ॥
سبھ میں جوت جوت ہے سوئے ٭ تِس کے چانن سبھ میں چانن ہوئے ॥ ۱ ॥ ۷ ॥ ۹ ॥
دھناسری

۱۱
بلہاری قدرت وسیا تیرا انت نہ جائی لکھیا ॥ ۱ ॥ رہاؤ
جات ہیں جوت، جوت میں جاتا عقل ،کلا بھرپور رہیا ॥
تو سچا صاحب صفت سوالیو جن کیتی سو پار پیا ॥

وار آسا سلوک ۱ پوڑی ۱۲

## وہ بے خوف اور بے عناد ہے

۱۲
بھے وِچ پون دہے صد واؤ ٭ بھے وِچ چلے لکھ دریاؤ ॥
بھے وِچ اگن کڈھے بیگار ٭ بھے وِچ دھرتی دبی بھار ॥
بھے وِچ اند بھرے سر بھار ٭ بھے وِچ راجہ دھرم دوار ॥
بھے وِچ سورج بھے وِچ چند ٭ کوہ کروڑی چلت نہ انت ॥
بھے وِچ سدھ بدھ سرنا تھ ٭ بھے وِچ اڈانے آکاس ॥
بھے وِچ جودھ مہا بل سور ٭ بھے وِچ آوے جاوے پور ॥
سگلیا بھو لکھیا سر لیکھ ٭ نانک نربھو، نرنکار سچ ایک ॥
نانک نربھو نرنکار ہور کیتے رام روال ॥
کیتیاں کن کہانیاں کیتے وید بچار ॥

وار آسا، سلوک ۱، ۲ پوڑی ۴

۹

سب باتوں پر غور کرنے کے بعد نانک کہتے ہیں کہ مسبب اور سبب وہی ہے اور کامل بھی وہی ہے
سب اسباب خالق کے بس میں ہیں۔ اس نے اپنی قوت سے ساری کائنات تخلیق کی ہے

(۳۵۲)

۱۰

ہزاروں آنکھیں ہیں مگر ایک بھی آنکھ تیری نہیں، ہزاروں مورتیاں ہیں مگر ایک بھی مورتی تیری نہیں
ہزاروں نرم اور پاکیزہ تیرے پاؤں ہیں مگر ایک بھی پاؤں تیرا نہیں۔ تو بے خوشبو ہے مگر تیری ہزاروں خوشبوئیں ہیں۔
تیری اس کرامات نے میرا من موہ لیا ہے۔ سب میں نور ہے اور وہ نور اسی کا ہے اور اس کے نور سے سب روشن ہیں۔

(۱۳)

۱۱

میں تجھ پر قربان کہ تو ساری کائنات میں بسا ہوا ہے اور تیری کوئی انتہا نہیں
دو عالم تیرے نور سے لبریز ہیں اور تیرے نور کے سہارے یہ دنیا قائم ہے اور
تو ذرّے ذرّے میں اپنی غیر منقسم قوت سے موجود ہے۔ تو سدا رہنے والا مالک ہے۔ تیری حمد و ثنا، حسن و خوب صورتی کا خزانہ ہے
جس نے تیرے گن گائے وہ بحرِ فنا سے پار ہو گیا۔

(۴۶۹)

۱۲

تیرے ڈر سے ہوائیں لرزتی ہیں۔ تیرے ڈر سے لاکھوں دریا بہہ رہے ہیں
تیرے ڈر سے آگ بیگار کاٹ رہی ہے۔ زمین تیرے ڈر سے بوجھ اٹھائے گھوم رہی ہے
تیرے ڈر سے بادل بوجھ اٹھائے اُڑ رہے ہیں۔ تیرے ڈر سے دھرم راج تیرے دروازے پر کھڑا ہے
تیرے ڈر سے سورج اور چاند کروڑوں کوسوں کی منزل طے کر رہے ہیں اور ان کے سفر کی کوئی انتہا نہیں
سبھی سِدّھ بدھ اور اندر تجھ سے خوف کھاتے ہیں۔ آسمان تیرے خوف سے بنا سہارے کھڑا ہے
بڑے بڑے سورما اور جودھے تجھ سے خوف زدہ ہیں۔ انسانوں کے پرے کے پرے تیرے خوف سے آتے جاتے رہتے ہیں۔
سب کی پیشانی پر تیرا خوف ثبت ہے۔ ایک سچا مالک نرنکار ہی ہے جو بے خوف ہے
اے نانک ایک نرنکار ہی خوف سے بے نیاز ہے باقی کتنے ہی رام اس کی خاک پا ہیں
کتنے ہی کرشن اور ان کی کہانیاں ہیں، کتنے ہی وید ہیں اور ان کے تصورات ہیں

(۴۶۴)

۱۳
جگ جگ تھاپ سدا نردیر ॥
جنم رن نہیں دھندھا دھیر ॥

رام کلی دکھنی، اونکار، پوڑی ۱۵

## اس کا وجود لافانی ہے

۱۴
جگ تس کی چھایا جس باپ نہ مایا ॥
نہ تس بھین نہ بھراو کایا ॥
نہ تس اوپت کھپت کل جاتی اوہو اج گور من بھایا ॥ ۲ ॥
تو اکال پرکھ ناہی سر کالا ॥
تو پرکھ ایکھ اگم نرالا ॥
ست، سنتوکھ، سبد، ات سیتل، سہج بھائے لو لایا ॥ ۳ ॥

مارو سوہلے

## وہ کسی کے بطن سے پیدا نہیں ہوا

۱۵
الکھ، اپار، اگم، اگو چرناں تس کال نہ کرما ॥
جات اجات اجونی سمبھو ناں تس بھاؤ نہ بھرما ॥ ۱ ॥
ساچے سچیار وڑں قربان ॥
ناں تس روپ، ورن نہیں ریکھیا ساچے سبد نسان ॥ رہاؤ ॥
ناں تس مات پتا ست بندھپ ناں تس کام نہ ناری ॥
اکل نرنجن اپر پرم پر سگلی جوت تمہاری ॥ ۲ ॥

سورٹھ

۱۶
ناں تس باپ نہ مائے کن تو جایا ॥
ناں تس روپ نہ ریکھ ورن سبایا ॥
ناں تس بھکھ پیاس رجا دھایا



وار ملار پوڑی ۲

۱۳
کئی زمانوں سے وہ کائنات تخلیق کر رہا ہے لیکن اسے کسی سے دشمنی نہیں
نہ وہ پیدا ہوتا ہے نہ وہ مرتا ہے نہ اسے کوئی دھندا کرنا پڑتا ہے

(۹۳۱)

۱۴
یہ دنیا اس کی پرچھائیں ہے۔ اس کا نہ کوئی باپ ہے نہ ماں
اس کا نہ کوئی بھائی ہے نہ بہن ہے۔ وہ نہ پیدا ہوتا ہے نہ مرتا ہے
نہ اس کی کوئی جاتی ہے نہ خاندان ہے۔ ایسے انتہائی پاکیزہ خدا سے میرا لگاؤ ہے
تو اکال پرکھ ہے تو کبھی مرتا نہیں
تو بیان و الفاظ سے بالاتر ہے۔ تو ناقابلِ رسائی ہے۔ گہرا ہے۔
تیری کسی سے دشمنی نہیں۔ سچائی اور قناعت اختیار کر کے دل کو ٹھنڈک پہنچانے والے شبد کے ذریعہ کوشش کے بغیر میری لَو تجھ سے لگ چکی ہے۔

(۵۹۷)

۱۵
ایسا نرنکار لافانی ہے جس کو جاننا ناممکن نہیں، جو لامتناہی ہے، جو اتھاہ ہے، جو آنکھ سے اوجھل ہے
نظریہ اعمال کا اس پر اطلاق نہیں ہوتا۔ جو جنم نہیں لیتا، جس کی کوئی حالت نہیں جس کا نور خود بخود ابلتا ہے۔ جو میری تیری کی قید سے آزاد ہے، جو کوئی بھرم نہیں رکھتا
میں اس دوامی صداقت پر قربان ہوں جس کی نہ کوئی صورت ہے نہ کوئی ریکھا ہے۔ نہ اسے کسی نے دیکھا ہے
اس کا نشان صرف سچے شبد سے ملتا ہے
نہ کوئی اس کا باپ ہے نہ کوئی ماں۔ نہ کوئی بیٹا ہے نہ رشتہ دار۔ نہ وہ کوئی ہوس رکھتا ہے نہ کوئی عورت
اے خدا تو جو کوئی خاندان نہیں رکھتا عظیم سے عظیم تر ہے اور تیرا ہی نور ذرّے ذرّے میں سمایا ہوا ہے۔

(۵۹۷)

۱۶
نہ تیرا کوئی باپ ہے نہ ماں۔ تجھے کس نے پیدا کیا ہے؟
نہ تیرا روپ ہے نہ تیرے خدوخال۔ پھر بھی سارے رنگ روپ تیرے ہیں
نہ تجھے بھوک لگتی ہے نہ پیاس۔ پھر بھی تو شکم سیر ہے، قانع ہے۔

(۱۲۷۹)

## تو خود بخود ظہور میں آیا ہے

۱۷

آپی نے آپ ساجیو آپی نے رچیو ناؤ ॥
دوئی قدرت ساجیے کر آسن ڈٹھو چاؤ ॥
داتا کرتا آپ توں تس دیوے کرے پساؤ ॥

وار آسا - پوڑی ۱

## تو بیدار و آگاہ ہے

۱۸

پیے پاتسہ پرمیسر دیکھن کا ڈ پر پہنچ کیا ॥
دیکھے بجھے سبھ کچھ جانے انتر باہر رو ریا ॥ ۲۴ ॥

آسا پٹی

## وہ اتھاہ ہے

تو دریاؤ دانا بینا میں مچھلی کیسے انت لہاں ॥
جہہ جہہ دیکھاں تہہ تہہ توہی تجھ تے نکسی پھٹ مراں ॥
نہ جاناں میو نہ جاناں جالی ؛ جا دکھ لاگے تاں تجھے سمالی ॥ ۱ ॥ ۳۱ ॥ رہاؤ

سری راگ

۲۰

سالاہی سالاہ ایتی سرت نہ پائیا ॥
ندیاں اتے واہ پوے سمند ناں جانیئے ॥
سمند ساہ سلطان گرہ سیتی مال دھن ॥
کیڑی تل نہ ہووئی جے تس منہو ناں وسرے ॥ ۲۳ ॥

جپ ؍ پوڑی ۲۳

۱۷

نرنکار نے اپنے آپ کو خود ہی بنایا - پھر نام[1] کی تخلیق کی
پھر اس نے قدرت کو آراستہ کیا اور اس پر نظر ڈال کر خوش ہوا
تو ہی ایک واحد خالق ہے اور سب پر تیرا لطف و کرم ہے

(۴۶۳)

۱۸

حرف "پ" سے پادشاہ، پرمیشور اور پرپنچ کا تجزیہ کیا گیا ہے
وہ پرمیشور شاہوں کا شاہ ہے
جس نے نظر آنے والی دنیا کو وسعت دی ہے
وہ دیکھتا ہے، سمجھتا ہے اور سب کچھ جانتا ہے
اس میں بیدار و آگاہ ہستی کے تمام اوصاف ہیں - وہ ہمارے ظاہر و باطن میں سمایا ہوا ہے -

(۴۳۲)

۱۹

تو سب کچھ دیکھنے اور جاننے والا ایک دریا ہے - میں ایک حقیر مچھلی ہوں مجھے تیرا عرفان کیسے ہو
جدھر دیکھتی ہوں اُدھر تو ہی تو ہے - تجھ سے جدا ہو کر میں تڑپ کر مر جاؤں گی
نہ میں مچھیرے سے واقف ہوں نہ اس کے جال سے - جب دکھ پاتی ہوں تو تجھے یاد کرتی ہوں -

(۲۵)

۲۰

تیری حمد و ثنا کرنے والے بھگت تیری تعریف کرتے ہیں پھر بھی وہ تیرا اور چھور اسی طرح نہیں پا سکتے جس طرح ندیاں نالے سمندر میں جا گرتے ہیں
اور اس کا اور چھور نہیں پا سکتے -
تو سمندروں کے شہنشاہوں کا شہنشاہ ہے اور تمام دولت کا مالک تو ہے
جن کے من میں تو بسا ہوا ہے ان کے لیے یہ تمام مال و زر چیونٹی کے برابر بھی نہیں -

(۵)

---

[1] گرومت میں "نام" نرنکار کا وہ جمال ہے جس کے ذریعہ وہ تمام کائنات میں ظاہر ہو کر اسے سنبھالے ہوئے ہے -

# آفرینشِ عالم

حکمی ہوون آکار ۔ حکم نہ کہیا جائی ॥
حکمی ہوون جیہ ، حکم ملے وڈیائی ॥ ۱۰۳ ॥
جپ پوڑی ۲

ل؎ جو کچھ بھی نظر آرہا ہے وہ سب اس کے حکم سے ظہور میں آیا ہے۔ اس کا حکم بیان والفاظ سے بالاتر ہے سب روحیں اسی کے حکم سے ظہور میں آئی ہیں۔ اسی کے حکم سے ان کو عظمت ملتی ہے

اربد نربد دُھندو کارا ؛ دھرن ناں گگناں حکم اپارا ॥
نہ دن رین نہ چند نہ سورج ؛ سُن سمادھ لگائیدا ॥ ۱ ॥
کھانی نہ بانی پون نہ پانی ؛ اوپت کھپت نہ آون جانی ॥
کھنڈ پتال، سپت نہیں ساگر ؛ ندی نہ نیر وہائیدا ॥ ۲ ॥
ناں تد سُرگ مچھ پیالہ ؛ دوجکھ بھست نہیں کھے کالا ॥
نرک سرگ نہیں جمّن مرنا ؛ ناں کو آئے نا جائیدا ॥ ۳ ॥
برہما بسن مہیں نہ کوئی ؛ اور نہ دیسے ایکو سوئی ॥
نار پرکھ نہیں جات نہ جنما ؛ ناں کو دکھ سکھ پائیدا ॥ ۴ ॥
ناتد جتی ستی بن واسی ؛ ناں تد سدھ سادق سکھ واسی ॥
جوگی جنگم بھیکھ نہ کوئی ؛ ناں کو ناتھ کہائیدا ॥ ۵ ॥
جپ تپ سنجم نا برت پوجا ؛ ناں کو آکھ بکھانے دوجا ॥
آپے آپ اپائے وگسے ؛ آپے قیمت پائیدا ॥ ۶ ॥
ناں سچ سنجم تُلسی مالا ؛ گوپی کان نہ گئو گوالا ॥
تنت منت پاکھنڈ نہ کوئی ؛ ناں کو ونس وجائیدا ॥ ۷ ॥
کرم دھرم نہیں مایا ماکھی ؛ جات جنم نہیں دیسے آکھی ॥
ممتا جال کال نہیں ماتھے ؛ ناں کر کسے دھیائیدا ॥ ۸ ॥
۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔
ناں کو ملا ناں کو قاضی ؛ نہ کو شیخ مشائخ حاجی ॥
رعیت راؤ نہ ہومے دنیا ؛ ناں کر کہن کہائیدا ॥ ۱۱ ॥
۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔
بید کتیب دسمرت ساست ؛ پاٹھ پران اُدے نہیں آست ॥
کرتا بکتا آپ اگوچر ؛ آپے الکھ لکھائیدا ॥ ۱۳ ॥

جاتس بھانا تا جگت اپایا ؛ باجھ کلا آڈان رہایا ॥
برہما بسن مہیں اپائے ؛ مایا موہ ودھائیدا ॥ ۱۴ ॥

وِرلے کو گُر سبد سنایا ؛ کر کر دیکھے حکم سبایا ॥
کھنڈ برہمنڈ پاتال ارمبھے ؛ گپت تہو پرگٹی آئیدا ॥ ۱۵ ॥

تا کا انت نہ جانے کوئی ؛ پورے گُر تے سوجھی ہوئی ॥
نانک ساچ رتے بسمادی ؛ بسم بھئے گن گائیدا ॥ ۱۶ ॥

مارو سوہلے

ان گنت زمانوں تک اندھیرا پھیلا رہا۔ اس وقت نہ زمین تھی نہ آسمان صرف بے پایاں "حکم" ہی تھا
نہ چاند تھا نہ سورج، نہ دن تھا نہ رات۔ اٹوٹ سمادھی کی حالت تھی
نہ زندگی کے سرچشمے تھے نہ کوئی آواز تھی نہ ہوا تھی نہ پانی۔ نہ پیدائش نہ فنا۔ نہ آواگون
نہ کوئی ملک نہ کوئی پاتال۔ ساتوں سمندروں میں سے ایک بھی نہ تھا۔ نہ کوئی دریا تھا جس میں پانی بہتا ہو
سورگ، مرت لوک، پاتال ان تینوں لوکوں میں سے ایک بھی نہ تھا۔ نہ دوزخ تھا، نہ بہشت
نہ فنا کر دینے والی موت تھی نہ دوزخ نہ بہشت، نہ حیات تھی نہ موت۔ نہ کوئی آتا تھا نہ جاتا تھا
برہما، وشنو اور شو بھی نہیں تھے۔ ایک نرنکار کے بغیر کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا
نہ کوئی عورت تھی نہ کوئی مرد۔ نہ کوئی ذات تھی نہ حیات۔ کوئی دُکھ سکھ محسوس کرنے والا نہیں تھا
اس وقت جنگلوں میں رہنے والا کوئی "جتی ستی" نہیں تھا۔ نہ کوئی سکھی سدھ تھا نہ کوئی ریاضت کرنے والا
جوگی جنگم کا بھید بھاؤ بھی نہیں تھا۔ کوئی اپنے آپ کو ناتھ نہیں کہلواتا تھا
نہ جپ، تپ، نہ سنجم اور پوجا۔ کوئی کسی دوسرے کا ذکر کرنے والا بھی موجود نہ تھا
اپنے آپ کو جس نے پیدا کیا ہے وہی کھیل رہا تھا اور خود اپنی قیمت لگا رہا تھا
نہ کوئی پاکیزگی کے اصول تھے، نہ کوئی تلسی کی مالا۔ نہ گوپیاں تھیں نہ کرشن، نہ گوئیں نہ گوالے
نہ کوئی بانسری بجاتا تھا۔ تنتر منتر کے پاکھنڈ کرنے والا کوئی نہ تھا۔
نہ کوئی کرم تھا نہ کوئی دھرم، نہ کوئی سحر آفریں مکھی۔ نہ جنم سے ذات پر فخر کرنے والا کوئی نظر آتا تھا
نہ "میری میری" کا کوئی جال تھا۔ نہ ماتھے پر موت لکھی تھی۔ نہ کوئی کسی پر توجہ دیتا تھا۔

... ... ... ... ... ...

نہ کوئی ملا تھا، نہ قاضی۔ نہ کوئی حاجی شیخ نہ اس کے مرید
نہ پرجا تھی نہ راجا۔ نہ انا کا کوئی ہنگامہ۔ نہ کوئی قول تھا نہ کوئی راوی تھا۔

... ... ... ... ... ...

نہ ہندوؤں کے وید، سمرتیاں، شاستر اور پران تھے، نہ مسلمانوں کی کتابیں۔ نہ سورج طلوع ہوتا تھا، نہ غروب ہوتا تھا۔
جو نظر نہیں آتا وہ خود ہی بولتا تھا اور خود ہی اس پر تبصرہ کرتا تھا۔ جو بے انگ تھا وہی نمایاں ہو رہا تھا

... ... ... ... ... ...

جب اس نے چاہا اس نے دنیا پیدا کی اور ستونوں کے بغیر آسمان معلق کر دیا
برہما، وشنو اور شو پیدا کیے اور مایا کا موہ پھیلا دیا

... ... ... ... ... ...

کسی بھی گرو کا یہ اپدیش سُنایا۔ اس کا حکم دنیا پیدا کر کے اسے سنبھال رہا ہے
"حکم" (قوت) سے ہی تمام ملک، کائنات اور پاتال بنے ہیں۔ اسی غیب سے ہی سب کچھ ظہور میں آیا ہے
اس کی انتہا سے کوئی واقف نہیں۔ کامل گرو کی وساطت سے ہی صداقت کا پتہ چلتا ہے
نانک، جو صداقت سے پیار کرتے ہیں وہ جذب و شعور کی حالت میں اسی کے گُن گاتے ہیں

(۱۰۳۵ - ۳۶)

## تخلیق لامحدود ہے

۲۲

پاتالاں پاتال لکھ آگاساں آگاس ؛ اوڑک اوڑک بھال تھکے وید کہن اک وات ॥

سہس اٹھارہ کہن کتیباں اصلو اک دھات ؛ لیکھا ہوئے تو لکھیے لیکھے ہوئے وناس ॥

نانک وڈا آکھیے آپے جانے آپ ॥ ۲۲ ॥

جپ، پوڑی ۲۲

۲۳

کیتے پون پانی بے منتر کیتے کان مہیس ॥

کیتے برمے گھاڑت گھڑیے روپ رنگ کے ویس ॥

کیتیا کرم بھومی میر کیتے کیتے دھوا پدیس ॥

کیتے اند چند سور کیتے کیتے منڈل دیس ॥

کیتے سدھ بدھ ناتھ کیتے کیتے دیوی ویس ॥

کیتے دیو دانو منی کیتے کیتے رتن سمند ॥

کیتیا کھانی کیتیا بانی کیتے پات نرند ॥

کیتیا سُرتی سیوک کیتے نانک انت نہ انت ॥ ۳۵ ॥

جپ پوڑی ۳۵

## عہدِ تخلیق

۲۴

کون سُووِیلا وکھت کون ، کون تھت کون وار ॥

کون سی رت ، ماہ کون ، جت ہوا آکار ॥

ویل نہ پائیا پنڈتی جے ہووے لیکھ پُران ॥

وکھت نہ پائیو قادیاں جے لکھن لیکھ قُران ॥

تھت وار نہ جوگی جانے رت ماہ نہ کوئی ॥

جا کرتا سرٹھی کو ساجے آپے جانے سوئی ॥

کو کر آکھا ، کو سالاہی ، کیو ورنی کو جانا ॥

نانک آکھن سبھ کو آکھے اک دو ایک سیانا ॥

جپ ، پوڑی ۲۱

## یہ تخلیق ایک حقیقت ہے

۲۵

سچے تیرے کھنڈ سچے برہمنڈ ؛ سچے تیرے لوسچے آکار ॥

سچے تیرے کرنے سرب بیچار ؛ سچا تیرا امر سچا دیبان ॥

۲۲
لاکھوں آسمانوں سے پرے لاکھوں آسمان ہیں۔ لاکھوں پاتالوں کے نیچے لاکھوں پاتال ہیں
وید شاستر بھی اسے ڈھونڈتے تھک گئے
سامیوں کی کتابیں جن میں اٹھارہ ہزار باتوں کا ذکر ہے وہ بھی مل کر یہ بول اٹھیں کہ اس ایک جز سے جو کچھ پیدا ہوا اس کا کوئی شمار ہو تو کریں
شمار کرتے ہوئے زندگی ختم ہو جاتی ہے
نانک کہو کہ وہ عظیم ہے۔ وہ کتنا عظیم ہے۔ یہ بات صرف وہی جانتا ہے۔

(۵)

۲۳
کتنے ہی وایو، جل اور اگنی کے دیوتا ہیں۔ شِو اور کرشن بھی کتنے ہی ہیں
کئی برہما مختلف بھیسوں میں تخلیق میں مصروف ہیں
عمل کی دنیائیں بھی بہت ہیں۔ پہاڑ بھی کتنے ہی ہیں اور نارد بھی کتنے ہی ہیں
کتنے ہی اندر، چاند اور سورج ہیں اور کتنے ہی براعظم ہیں
سدھ، بدھ اور ناتھوں کی بھی کوئی گنتی نہیں، کتنی ہی صورتوں کی دیویاں ہیں
دیوتا بھی بے شمار ہیں، راکشس بھی ان گنت ہیں، منی بھی ان گنت
کتنے ہی سمندر جواہرات سے بھرے ہوئے ہیں۔ زندگی کے سرچشمے اور زبانیں بھی بے شمار ہیں
راجوں اور مہاراجوں کی بھی کوئی گنتی نہیں
علم و ہنر کے بھی بہت سے طریقے ہیں۔ ان کی مشق کرنے والے بھی ان گنت ہیں۔ نانک اس کی تخلیق لامحدود ہے
نا

(۷)

۲۴
وہ کون سا زمانہ تھا، وقت تھا، تاریخ کیا تھی، دن کیا تھا؟
موسم اور مہینہ کون سا تھا جب یہ کائنات تخلیق کی گئی
پنڈتوں کو زمانے کا پتہ نہ لگا ورنہ وہ پرانوں میں لکھ جاتے
وقت کا قاضیوں تک کو علم نہ ہوا
جوگیوں کو تاریخ اور دن کا پتہ نہیں۔ موسم اور مہینے سے کوئی آگاہ نہیں
جس خدا نے یہ کائنات تخلیق کی ہے وہی یہ سب باتیں جانتا ہے
میں کیسے بیان کروں، کیسے تعریف کروں، کیسے ذکر کروں، کیسے سمجھوں
کہنے کو تو سبھی کہہ رہے ہیں اور ایک دوسرے سے اپنے آپ کو دانا سمجھتے ہیں

(۴)

۲۵
تیرے پیدا کیے ہوئے جہان (جھوٹ نہیں سچ ہیں) اور کائنات کی ساری وسعت ایک صداقت ہے
تیرے نام، اعمال اور حکومت سچ ہیں۔ تیری حکومت اور دربار سچ ہے

سچا تیرا حکم ، سچا فرمان ؛ سچا تیرا کرم سچا نیسان ॥
سچے تدھ آکھے لکھ کروڑ ؛ سچے سبھ تان سچے سبھ جور ॥
سچی تیری صفت سچی سالاہ ؛ سچی تیری قدرت سچے پاتساہ ॥
نانک سچ دھیائن سچ ؛ جو مر جمے سو کچ نکچ ॥ ۱ ॥ م ۱۰ ۱ ॥

وار آسا ، پوڑی ۲ اسلوک ۱

۲۶

کت کت بدھ جگ اپجے پرکھا کت کت دکھ بنس جائی
ہومے وچ جگ اپجے پرکھا نام وسریے دکھ پائی ॥
گرمکھ ہووے سو گیان تت بیچارے ہومے سبد جلائے ॥
تن من نرمل نرمل بانی ساچے رہے سمائے ॥
نامے نام رہے بیراگی ساچ رکھیا ار دھارے ॥
نانک بن ناوے جوگ کدے نہ ہووے دیکھو رد ے بیچارے ॥ ۶۸ ॥

رام کلی سدھ گوشٹ ، پوڑی ۶۸

۲۷

آپے چھنجھ پوائے ، ملا کھاڑہ رچیا ॥
لتھے بھرتو پائے گورمکھ مچیا ॥
من مکھ مارے پچھاڑ مورکھ کچیا ॥
آپے بھوڑے مارے آپ آپے کارج رچیا ॥

وار ملار ، پوڑی ۱۴

۲۸

گورمکھ دھرتی ساچے ساجی ؛ تس مے اوپت کھپت سو باجی ॥
گور کے سبد رپے رنگ لائے ؛ ساچ رتو پت سیو گھر جائے ॥
ساچ سبد بن پت نہیں پاوے ؛ نانک بن ناوے کیوں ساچ سماوے ॥ ۳۰ ॥

رام کلی سدھ گوشٹ ، پوڑی ۳۰

۲۹

سنت میتھ پربھ تربھون دھارے ؛ آتم چینے سو تت بچارے ॥ ۸ ॥
ساچ روے سچ پریم نواس ؛ پرن وت نانک ہم تاکے داس ॥ ۹ ॥ ۸ ॥

گوڑی اسٹ پدیا ۱

تیرا حکم سچا ہے ، تیرے شاہی پروانے سچے ہیں۔ تیری بخشش اور اس کے نشان سچے ہیں
کروڑوں انسان تجھے سچ مانتے ہیں - اس کی سچائی میں ہی تیری تمام قوتیں مضمر ہیں
تیری حمد و ثنا اور تیری ستائش بھی سچ ہے ۔ اے سچے بادشاہ تیری یہ طاقت جاوداں ہے
نانک جو صداقت سے لو لگاتے ہیں وہ کبھی امر ہو جاتے ہیں جو لوگ ان کو پوجتے ہیں
جو پیدا ہو کر مر گئے وہ بہت ہی ناپائیدار راہوں پر گامزن ہیں

(۴۶۳)

۲۶

اے انسان یہ دنیا کس طرح وجود میں آئی ہے ۔کس مصیبت سے یہ فنا ہوتی ہے ؟
اس دنیا کی پیدائش کا باعث انانیت ہے ۔ خدا کا نام بھول جانے سے اسے دکھ ہوتا ہے ۔
جو گُرمکھ ( بندہ خدا ) خدا کے نام پر غور کرتا ہے اور انا کو ختم کر دیتا ہے اس کے ظاہر و باطن کی غلاظت دھل جاتی ہے
جو خدا میں جذب ہے اس کی گفتگو بھی نرم پڑ جاتی ہے
جو خدا کے نام سے لو لگاتا ہے اور دل میں صداقت کو جاگزیں کر لیتا ہے وہی اچھا بیراگی ہے
نانک دل میں سوچ کر دیکھ لو کہ نام کے بغیر اس خدائے عظیم سے ملاقات نہیں ہوتی

(۹۴۶)

۲۷

یہ دھرتی پہلوانوں کا اکھاڑہ ہے جو اس نے تخلیق کیا ہے اور مقابلے بھی وہ خود ہی کراتا ہے
ہوس ، غصہ ، لالچ ، موہ اور انانیت شور مچاتے ہوئے اکھاڑے میں اتر پڑے ۔ گرمکھ ۔ ان پر فتح حاصل کر کے خوش ہوا
اس نے بیوقوف اور ناپختہ لوگوں کو چاروں شانے چت گرا دیا
گرمکھ تو بیچ میدان لڑتا ہے ۔آپ ہی پانچوں کو مارتا ہے ۔ یہ اکھاڑہ اس نے خود ہی تخلیق کیا ہے

(۱۲۸۰)

۲۸

سچے خدا نے یہ دھرتی اس لیے تخلیق کی ہے کہ یہاں گرمکھ پیدا ہوں۔ حیات و فنا اس کے کھیل ہیں ۔
گرمکھ اس کی محبت کے رنگ میں مست ہے اور عزت کے ساتھ گھر لوٹتا ہے
سچے پیغام کی پیروی کیے بغیر عزت نہیں ملتی ۔ نانک نام کے بغیر کوئی کیسے خدا میں سما سکتا ہے

(۹۴۱)

۲۹

یہ تینوں لوک خدا نے اس لیے قائم رکھے ہوئے ہیں کہ یہاں سنت لوگ پیدا ہوں۔ سنت وہ ہے جو اپنے آپ کو پہچانے اور صداقت پر غور کرے ۔جب اس کے دل میں خدا جاگزیں ہوتا ہے تو اس کے دل میں صداقت اور محبت پیدا ہوتی ہے ۔ نانک یہ التجا کرتا ہے کہ وہ خدا کا خادم ہے

(۲۲۴)

# روح ، انا ، نظریہ عمل اور آواگون

حکمی ہوون جی اے ، حکم ملے وڈیائی ॥ [1]
جپ پوڑی ۲

[1] اس کے حکم سے ہی انسان وجود میں آتے ہیں اور اس کے حکم سے ہی وہ اعلیٰ رتبہ حاصل کرتے ہیں۔

## جیو آتما امر ہے

۳۰
پونے پانی اگنی کا میل ٭ چنچل چپل بدھ کا کھیل ॥
نو دروازے دسواں دوار ٭ بجھ رے گیانی لے او بچار ॥ ۱ ॥
کتھنا بکتا سنتا سوئی ٭ آپ بچارے سو گیانی ہوئی ॥ ۱ ॥ رہاؤ ॥
دیہی ماٹی بولے پون ٭ بوجھ رے گیانی موا ہے کون ॥
موئی سرت بادا ہنکار ٭ او نہ موا جو دیکھن ہار ॥ ۲ ॥
جے کارن تٹ تیرتھ جاہی ٭ رتن پدارتھ گھٹ ہی ماہی ॥
پڑھ پڑھ پنڈت باد وکھانے ٭ بھیتر ہودی وست نہ جانے ॥ ۳ ॥
ہوناں موا میری موئی بلائے ٭ او جو نہ موا جو رہیا سمائے ॥
کہو نانک گر برہم دکھایا ٭ مرتا جاتا ندر نہ آیا ॥ ۴ ॥ ۴ ॥

گوڑی

## روح ہی خدا ہے

۳۱
آتم مہہ رام، رام ہیں آتم چیناس گر بچارا
امرت بانی سبد پچھانی، دکھ کاٹے ہو ارار ॥ ۱ ॥
نانک ہومے روگ برے ॥
جہہ دیکھاں تہہ ایکو بیدن آپے بخشے سبد دھرے ॥ ۱ ॥ رہاؤ ॥

بھیرو اسٹ پدیا

## انا

۳۲
ہومی کرت بھیکھی نہیں جانیا ٭ گرمکھ بھگت ورلی من مانیا ॥ ۱ ॥
ہو ہو کرت نہیں سچ پائیے ٭ ہومے جائے پرم پد پائیے ॥ ۱ ॥ رہاؤ ॥
ہومے کر راجے بہو دھاوے ٭ ہومے کھپے جنم مر جاوے ॥ ۲ ॥
ہومے نورے گر سبد وبچارے ٭ چنچل مت تیاگے پنچ سنگھارے ॥ ۳ ॥
انتر سا سچ سہج گھر آوے ٭ راجن جان پرم گت پاوے ॥ ۴ ॥
سچ کرنی گر بھرم چکاوے ٭ نربھو کے گھر تاڑی لاوے ॥ ۵ ॥
ہو ہو کر مرنا کیا پاوے ٭ پورا گر بھیٹے سو جھگڑ چکاوے ॥ ۶ ॥
جیتی ہے تیتی کہو ناہی ٭ گرمکھ گیان بھیٹ گن گاہی ॥ ۷ ॥
ہومے بندھن بندھ بھواوے ٭ نانک رام بھگت سکھ پاوے ॥ ۸ ॥ ۱۳ ॥

گوڑی اسٹ پدیا

۳۰
یہ انسان ہوا، پانی اور آگ وغیرہ عناصر کا مرکب ہے۔ یہ چنچل اور غیر مستحکم عقل و خرد کا اکھاڑہ ہے
اس کے نو دروازے ہیں (دو نتھنے، دو آنکھیں، دو کان، منھ، مقعد اور عضو تناسل) اور ایک دسواں دروازہ (باطن) ہے۔
اے دانشور اس بات کو اچھی طرح سمجھ لے کہ جو اپنے آپ پر غور کرے وہی دانشور ہے
اور وہ جان لیتا ہے کہ یہ روح ہی ہے جو بیان اور تجزیہ کرتی ہے اور سنتی ہے
جسم تو مٹی ہے اور آواز سانسوں پر مبنی ہے۔ اے دانشور یہ بھی سمجھ کہ موت کسے فنا کرتی ہے
یہ سوجھ بوجھ انا اور تکبر کو فنا کرتی ہے۔ دیکھنے والا نہیں مرتا
وہ جواہر جن کے لیے تیرتھوں کی خاک چھانتے ہو، تمھارے دل کے اندر ہیں
پنڈت لوگ کتابیں پڑھتے ہیں اور ان پر بحث و مباحثہ بھی کرتے ہیں لیکن وہ باطن میں بسی ہوئی حقیقی چیز سے ناواقف ہیں
میں خود نہیں مرا مجھ سے چمٹی ہوئی بلائیں فنا ہوئیں۔ جہالت اور لاعلمی فنا ہوئی۔ جو سارے وجود میں سمایا ہوا ہے وہ نہیں مرا
نانک کہو کہ گرو نے مجھے خدا کے روبرو کر دیا ہے۔ اب میں روح کی موت کا تصور نہیں کر سکتا۔

(۱۱۵۲)

۳۱
جیو آتما میں پرماتما موجود ہے۔ یہ روح رام میں رام کے سہارے موجود ہے۔ یہ بات گرو کے رموز سے معلوم ہوتی ہے
گرو کے شبد سے جاوداں بانی کو پہچانا جا سکتا ہے۔ اس بانی سے انا فنا ہو گئی، تمام دکھ کٹ گئے۔
نانک یہ انا ایک بہت بُرا مرض ہے
جدھر دیکھتا ہوں یہ دکھ بکھرا ہوا ملتا ہے
اس دکھ سے نجات خدا ہی اپنے نام سے دلاتا ہے

(۱۱۵۳)

۳۲
بھیس بہت سے بنائیے مگر انا قائم رہی۔ خدا کو اس طرح کوئی نہیں پاتا۔ گرو کی وساطت سے ریاضت کرنے کے بعد ہی کوئی اسے سمجھا ہے
جب تک تکبر دل میں ہے صداقت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اعلیٰ رتبہ اس وقت حاصل ہوتا ہے جب تکبر مٹ جاتا ہے
انا کی وجہ سے ہی راجے دوسرے راجوں پر حملے کرتے ہیں۔ انا کی آگ میں جلتے ہوئے مر جاتے ہیں
گرو کے شبد پر غور کرنے سے یہ برائی دور ہو جاتی ہے۔ پھر وہ اپنی تلملاتی ہوئی عقل کو ترک کر دیتا ہے
اور پانچوں عناصر ہوس، غصہ، لالچ، لگاؤ اور انا کو فنا کر دیتا ہے۔ جب خدا دل میں جاگزیں ہو جاتا ہے تو انسان عام حالت میں آجاتا ہے۔ خدا کا عرفان حاصل کر کے اعلیٰ رتبہ حاصل کرتا ہے
اس کے عمل صداقت بن جاتے ہیں۔ گرو اس کے سارے بھرم دور کر دیتا ہے۔ خدا پر ان کی نظر مرکوز ہو جاتی ہے
جو لوگ انا کی آگ میں مر جاتے ہیں انھیں کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ جنھیں کامل گرو مل جاتا ہے ان کے تمام بکھیڑے ختم ہو جاتے ہیں
جو کچھ نظر آرہا ہے وہ فانی گرو سے یہ شعور حاصل کر کے وہ خدا کی حمد و ثنا کرتے ہیں
ناپھندوں میں درچوراسی لاکھ جونوں میں بھٹکاتی ہے۔ نانک ۔ خدا کی پرستش سے سکھ ملتا ہے (۲۲۶-۲۷)

۲۳

ہومے کری تاں تو ناہی تو ہووے ہو نا نیہہ ॥
بوجھو گیانی بوجھنا ایہہ اکتھ کتھا من ماہنہہ ॥
بن گر تت ناں پایئے الکھ وسے من ماہنہہ ॥
ست گر ملے تاں جانیے جاں سبد وسے من ماہنہہ ॥
آپو گیا بھرم بھو گیا، جنم مرن دکھ جاہ ॥
گرمت الکھ لکھا بیے اوتم مت ترّاہ ॥
نانک سو منہہ جپ جاپو تربھون تسے ماہ. ॥ ا م ۳ ॥

وار مارُو ، اسلوک ا پوڑی ۱۹

## نظریۂ اعمال

۳۴

دتے دوس ناں دیو کسے دوس کرما آپنیاں ॥
جو میں کیا سو میں پایا دوس ناں دیجے اور جناں ॥ ۲ ॥
دھتدے دھار کلا جن چھوڑی ھر پیچی جن رنگ کیا ॥
تس دا دیا سبھ ناں نیا کری کری حکم پیا ॥ ۲۲ ॥

آسا پٹی

۳۵

نانک جی اپائے کے لکھ نارے دھرم بہالیا ॥
اُتھے سچو ہی سچ نبڑے چن وکھ کڈھے ججمالیا ॥
تھاؤ ناں پائن کوڑیار منہ کالے دوجکھ چالیا ॥
تیرے نائے رتے سو جن گئے ہار گئے سی ٹھگن والیا ॥
لکھ نا وے دھرم بہالیا ॥
آپی نے بھوگ بھوگ کے ہووے بھسمڑ بھور سدھایا ॥
وڈا ہوا دنی دار گل سنگل گھت چلایا ॥
اگے کرنی کیرت واچیے بہہ لیکھا کر سمجھایا ॥
تھاؤ نہ ہووی پاودی ای ہن سنیے کیا روایا ॥
من اندھے جنم گنوایا ॥ ۳ ॥
پڑھیا ہووے گنہگار تا اومی سادھ نہ ماریے ॥
جیہا گھالے گھالنا تیوے ہوناؤ بچاریے ॥
ایسی کلا نہ کھیڈیے جت درگہ گیاں ہاریے ॥
پڑھیا اتے اومیا وچار اگے وچاریے ॥
مُوہ چلے سو آگے ماریے ॥ ۲ ॥

وار آسا، پوڑی ۲، ۳ اور ۱۲

۳۳
جب تک "میں ہوں" کا خیال قائم ہے اس وقت تک تجھے ہستی کا علم نہیں ہوتا
جب تجھے ہستی کا علم ہو جاتا ہے تو انا ختم ہو جاتی ہے۔ اے عالمو اس ناقابلِ بیان معمہ کا حل اپنے دل میں تلاش کرو
نرنکار سب میں موجود ہے لیکن گرو کے بغیر اس سچائی کا علم دشوار ہے
کامل گرو مل جائے اور اس کا پیغام من میں سما جائے تو اس کا ادراک ہوتا ہے
جب انا ختم ہو جاتی ہے تو سارے وہم اور خوف دور ہو جاتے ہیں۔ پیدائش اور موت کے دکھ مٹ جاتے ہیں
گرو کی تعلیم سے غیب بھی ظہور میں آ جاتا ہے۔ یہ اعلیٰ تعلیم ہی کنارے پر جا لگاتی ہے
نانک یہ جاپ جپ کر میں اسی کا جزو ہوں۔ وہ میرے باطن میں ہے پھر تینوں لوکوں اور تمام کائنات میں اسی کا جلوہ نظر آتا ہے

(۹۳ - ۱۰۹۲)

۳۴
حرف "د" سے دوش مراد ہے جو ہم دوسروں پر لگاتے ہیں جو ناواجب ہے
یہ تو ہمارے اپنے ہی اعمال کا قصور ہے
جو کچھ میں نے کیا مجھے اس کا صلہ مل رہا ہے
جس خدا نے اپنی قوت سے دھرتی سنبھال رکھی ہے اور جس نے ہر چیز کو رنگ بخشا ہے
وہ اعمال کے مطابق جو "حکم" دیتا ہے وہی سب کو ملتا ہے

(۴۶۳)

۳۵
اس نرنکار نے انسان پیدا کر کے نامۂ اعمال لکھنے کے لیے دھرم قائم کیا
اس کی درگاہ میں سچائی کی کسوٹی پر ہی ہر فیصلہ کیا جاتا ہے۔ گنہگار چن چن کر الگ کر دیے جاتے ہیں
وہاں مکار اور ریاکاروں کی رسائی نہیں۔ ایسے روسیاہ دوزخ میں جاتے ہیں
جو تیرے نام سے پیار کرتے ہیں فتح ان کی ہی ہوتی ہے۔ جو ٹھگ تھے وہ ہار گئے
سب انسانوں کا نامۂ اعمال لکھنے کے لیے خدا نے مذہب قائم کیا
اپنے اعمال کا ثمر پا کر جسم مٹی ہو گیا، روح پرواز کر گئی
جب دنیادار مر گیا تو اسے پابہ زنجیر لے جایا گیا
آگے جا کر تو اچھے اعمال کی توصیف ہوتی ہے۔ اسے بٹھا کر اس کے اعمال کا حساب دے دیا گیا
اب جو اس کی مار پیٹ ہو رہی ہے اس کا کوئی ٹھکانہ نہیں مگر اب اس کی فریاد کون سنے
اندھے من نے اپنی زندگی بیکار گنوا دی
پڑھا لکھا گنہگار ہو تو اس کے عوض میں ان پڑھ نیک کو سزا نہیں ملتی
انسان کا جیسا عمل ہوتا ہے ویسے ہی اس کی شہرت اور بدنامی ہوتی ہے
زندگی کا کھیل اس طرح کھیلو کہ اس کے دربار میں ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑے
پڑھے لکھے اور ان پڑھ لوگوں کے تصورات پر آگے غور کیا جاتا ہے
جو لوگ اپنی مرضی پر چلتے ہیں انھیں آگے جا کر سزا ملتی ہے

(۷۰ - ۴۶۹)

## خداکی عبادت اعمال کے جال کا دُکھ دور کر دیتی ہے

۳۶
کرنی کاگد من سوانی بڑا بھلا دوہی لیکھ پے ॥
جیو جیو کرت چلائے تیو چلئے تو گن ناہی انت ہرے ॥ ۱ ॥
چت چیتس کی نہیں باوریا ۔ ہر بسرت تیرے گن گلیا ॥ ۱ ॥ رہاؤ
جالی رین جال دن ہوا جیتی گھڑی پھاہی تیتی ॥
رس رس چوگ چگے نت پھاسے چھوٹس موڑے کون گنی ॥ ۲ ॥
کائیا آرن من وچ لوہا پنج اگن تت لاگ رہی ॥
کوئلے پاپ پڑے تس اوپر من جلیا سنی چت بھئی ॥ ۳ ॥
بھیا منور کنچن پھر ہووے جے گر ملے تینہا ॥
ایک نام امرت او دیوے تاؤ نانک ترسٹ دیہا ॥ ۴ ॥ ۳ ॥

مارو

## آواگون

۳۷
گھر در پھر تھاکی بہتیرے ۔ جات اسنکھ انت نہیں میرے ॥
کیتے مات پتا سُت دھیا ۔ کیتے گر چیلے پھن ہووا ॥
کاچے گر تے مکت نہ ہوا ॥
کیتی نار ور ایک سمال ۔ گرمکھ مرن جیون پربھ نال ॥
دہ دِس ڈھونڈ گھرے مہہ پایا ۔ میل بھیا ست گرو ملایا ॥ ۲ ॥ ۱ ॥
رام کلی دکھنی ، اونکار پوڑی ۲۱

۳۸
جُڑ جُڑ و چھڑے وچھڑ جڑے ۔ جیو جیو مُوئے ، مُوئے جیوے ॥
کیتیا کے باپ کیتیا کے بیٹے کیتے گر چیلے ہوئے ॥
آگے پاچھے گنت نہ آوے کیا جاتی کیا ہن ہووے ॥
سبھ کرناں کرت کر لکھیے کر کر کرتا کرے کرے ॥
من مکھ مریے گرمکھ تریے نانک ندری ندر کرے ॥ ۲ ॥
وار سارنگ ، اسلوک ۲ پوڑی ۳

۳۶

من کا غذ ہے اور ہمارے اعمال روشنائی ہیں جس سے اس پر بھلے اور بُرے مضامین لکھے جاتے ہیں
ہم جو اعمال کرتے ہیں ان سے پیدا ہونے والے رجحانات ہیں جدھر دھکیلتے ہیں ہم ادھر ہی چل پڑتے ہیں
اے نرنکار تیرے اوصاف کی کوئی انتہا نہیں
اے باورے من تو خدا کا نام کیوں نہیں لیتا۔ اسے بھول جانے سے ہی تیری تمام خوبیوں کا خاتمہ ہو چکا ہے
دن ایک جال ہے اور رات ایک جالی۔ تمام ساعتیں پھندے ہیں
تو خوش ہے کہ دام کے نیچے بچھے ہوئے دانے چگتا ہے اور اس جال میں مزید پھنستا چلا جاتا ہے۔ اے مورکھ انسان۔ نہ جانے کن اوصاف کی وجہ سے تجھے رہائی ملے گی
جسم تو ایک بھٹی ہے جسے پانچ اگنیاں تپا رہی ہیں
لوہے کی طرح اس آگ میں دل تپ رہا ہے
اوپر سے گناہوں کے کوئلے پڑ رہے ہیں۔ من جل بھن رہا ہے
اور اسے غم کے زنبور نے جکڑ رکھا ہے۔ من کا لوہا خاکستر ہو چکا ہے لیکن یہ پھر بھی کندن کی طرح دمک سکتا ہے
بشرطیکہ اسے ایسا گرو مل جائے جو اس کے منہ میں خدا کے نام کا آبِ حیات ڈال دے۔ تبھی یہ جسمانی آگ بجھ کر پُر سکون ہوگی۔

(۹۹۰)

۳۷

میں بہت سے گھروں (نسلی امتیاز) کے دروازوں سے لوٹ آئی ہوں۔ میرے ان گنت جنموں کی کوئی انتہا نہیں
کتنے ہی میرے ماں باپ بنے اور کتنے ہی بیٹے بیٹیاں۔ کتنے ہی گروؤں کی چیلی بنی
لیکن ناپختہ گروؤں سے مجھے نجات نہ ملی۔ گرمکھ لوگ اپنا مرنا جینا سب خدا کو سونپ دیتے ہیں
ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر تھک گئی لیکن وہ ملا تو اپنے ہی اندر ملا
جب سچے گرو سے میل ہوا تو اس نے خدا سے ملا دیا۔

(۹۳۲)

۳۸

یہ روح کئی اجسام سے وابستہ ہو کر الگ ہوئی اور الگ ہو کر نئے اجسام سے وابستہ ہوئی
پیدا ہو کر کئی بار مرے۔ مر مر کر پھر پیدا ہوئے
بہت سے لوگوں کے باپ بنے اور بہت سوں کے بیٹے۔ کئی گوروں کے چیلے بنے
جن ذاتوں میں پہلے ہم پیدا ہوئے یعنی جن میں اب ہیں اور جن میں پہلے تھے ان کا کوئی اور چھور نہیں ہے
جو کچھ ہم اب کر رہے ہیں اور پہلے کر چکے ہیں وہ ہمارا نوشتہ تقدیر ہے اور خالق ہمیں بار بار یہاں بھیج رہا ہے
دل کے کہے پر چلنا موت سے ہم کنار ہونا ہے۔ جب خدا کا کرم ہوتا ہے تب گرو کے رو برو ہو کر ہم پار جا اترتے ہیں اور آواگون کا چکر ختم ہو جاتا ہے

(۱۲۳۸)

۳۹

# مکتی اور رحمت

کرمی آوے کپڑا۔ ندری موکھ دوار[1]
جپ پوڑی ۴

[1] اعمال کی وجہ سے جسم ملتا ہے لیکن مکتی کا درواززہ خدا کے رحم و کرم سے کھلتا ہے

۳۹

اودھیاتم کرم کرے تا ساچا ÷ مکت بھید کیا جانے کا چا ॥ ۱ ॥

ایسا جوگی جگت بچارے ÷ پنچ مار ساچ ار دھارے ॥ ۱ ॥ رہاؤ

جس کے انتر ساچ وساوے ÷ جوگ جگت کی قیمت پاوے ॥ ۲ ॥

روسس ایکو گرہ اُدیانے ÷ کرنی کیرت کرم سمانے ॥ ۳ ॥

ایک سبد اک بھکھیا مانگے ÷ گیان دھیان جگت سچ جاگے ॥ ۴ ॥

بھے رچ رہے نہ باہر جائے ÷ قیمت کون رہے لولائے ॥ ۵ ॥

آپے میلے بھرم چکائے ÷ گر پرساد پرم پد پائے ॥ ۶ ॥

گر کی سیوا سبد وچار ÷ ہومے مارے کرنی سار ॥ ۷ ॥

جپ تپ سنجم پاٹھ پران ÷ کہو نانک اپرم پر مان ॥ ۸ ॥ ۹ ॥

گوڑی اسٹ پدیا

۴۰

لیکھ اسنکھ لکھ لکھ مان ÷ من مانیے سچ سرت وکھان ॥

کتھنی بدنی پڑھ پڑھ بھار ÷ لیکھ اسنکھ الیکھ اپار ॥ ۱ ॥

ایسا ساچا تو ایکو جان ÷ جمن مرنا حکم پچھان ॥ ۱ ॥ رہاؤ

مایا موہ بادھا جم کال ÷ بادھا چھوٹے نام سنبھال ॥

گر سکھ داتا اور نہ بھال ÷ ہلت پلت نبھ ہی تدھ نال ॥ ۲ ॥

سبد مرے تاں ایک لولائے ÷ اچر چرے تو بھرم چکائے ॥

جیون مکت من نام بسائے ÷ گرمکھ ہوئے تو سچ سمائے ॥ ۳ ॥

جن دھر ساجی گگن اکاس ÷ جن سب تھاپی تھاپ اتھاپ ॥

سرب نرنتر آپے آپ ÷ کسے نہ پوچھے بکسے آپ ॥ ۴ ॥

آسا اسٹ پدی ॥ ۳ ॥

۳۹

ناپختہ ریاضت کرنے والے کو نجات کا بھید کس طرح مل سکتا ہے۔ سچ تو اسے اس وقت ملے گا جب وہ روحانی اعمال کرے گا
وہ جوگی جو پانچ عیوب کا خاتمہ کرنے کے بعد اپنے دل میں صداقت بسائے گا وہی جوگ کے طریقے سمجھ پائے گا۔
جس کے اندر سچا خدا جاگزیں ہوگا وہی اس جوگ کی قدر و قیمت جان سکے گا
گھر اور بیابان اس کے لیے ایک جیسے ہو جائیں گے۔ دن رات بھی یکساں ہو جائیں گے
وہ نیک اعمال کی طرف رجوع کرتا رہے گا اور خدا کے نام کی پرستش کرنے کے لیے وہ خدا کے نام کی ہی بھیک مانگے گا
اس کا تمام ادراک و شعور اور اس کے طور و اطوار صداقت کو مزید فروزاں کرنے میں مصروف رہیں گے
وہ خدا کے خوف میں گامزن رہ کر اپنے دل کو اس کے خوف سے بے نیاز نہیں بنائے گا۔ اس کی قدر و قیمت کون جان سکتا ہے جو ہر وقت خدا سے لو لگائے رہتا ہے
خدا اس کے توہمات خود دور کر کے اسے اپنے سینے سے لگائے گا۔ گرو کے لطف و کرم سے اسے بلند رتبہ ملے گا۔
شبد پر غور و فکر گرو کی سیوا ہے۔ سب سے اعلیٰ عمل ہے انا کو ختم کرنا۔ خدا پر یقین میں ہی جپ تپ اور وصال مضمر ہوتا ہے

(۲۲۳)

۴۰

کتابوں کا کوئی شمار نہیں۔ مصنفین وہ کتابیں لکھ کر ان پر فخر بھی کرتے ہیں لیکن اگر دل خدا سے جا لگے تو پھر عقل و خرد کو صداقت کا علم ہوتا ہے
صرف لفظی بحث میں پڑ کر دل پر بوجھ پڑتا ہے۔ تصانیف تو بے شمار ہیں لیکن لامتناہی خدا ضبطِ تحریر میں نہیں آسکتا
تو جان لے کہ ایسی سچی ہستی صرف ایک ہے۔ پیدا ہونا یا مر جانا سب اس کا حکم ہے
گرو ہی سکھ عطا کرتا ہے، کسی اور کو مت ڈھونڈ۔ خدا اس جہاں میں اور دوسرے جہاں میں تیرا ساتھ دے گا
شبد سے انا کا خاتمہ کرو۔ جب من کو سکون نصیب ہوتا ہے تو سارے بھرم دور ہو جاتے ہیں
دل میں اس کے نام کو جگہ دینے سے اسی زندگی میں نجات مل جاتی ہے۔ جب گرو کی تعلیم پر عمل کیا جائے تو دل میں صداقت سما جاتی ہے
جس نے زمین آسمان اور ستاروں کی دنیا آراستہ کی ہے اور جو تخلیق کرنے کے بعد تخلیق کو تباہ کر دیتا ہے
جو خود ہستی کے روپ میں آکر سب میں موجود ہے
وہ کسی سے پوچھے بغیر ہمیں بخشش دیتا ہے یعنی اس کی درگاہ میں کسی کی سفارش نہیں چلتی

(۴۱۲)

۴۱

جھوٹھے کاؤ ناہی پت ناؤ ÷ کبھو ناں سُوچا کالا کاؤ ॥
پنجر پنکھی بندھیا کوئے ÷ چھیری بھرے مکت نہ ہوئے ॥
تاؤ چھوٹے جا خصم چھڈائے ÷ گرمت میلے بھگت درڑھائے ॥ ۷ ॥

بلاول تھتی

۴۲

سپتمی ست سنتوکھ سریر ÷ سات سمند بھرے نرمل نیر ॥
مجن سیل سچ ردے وچار ÷ گُر کے سبد پاوے سب پار ॥
من ساچا مکھ ساچو بھائے ÷ سچ نسانے ٹھاک نہ پائے ॥ ۲ ॥

بلاول تھتی

۴۳

جوت سبایہ جے ترسبھون سارے رام ÷ گھٹ گھٹ رویا الکھ اپارے رام ॥
الکھ اپار اپار ساچا آپ مار ملائیے
ہومے ممتا لوبھ جالو سبد میل چکائیے ॥
درجائے درسن کری بھلنے تا نامن ہاریا ॥
ہرنام امرت چاکھ ترپتی نانک اُر دھاریا ॥ ۴ ॥ ۱ ॥

بلاول چھنت دکھنی

۴۴

سبھنی گھٹی سو وسے سہ بن گھٹ نہ کوئے ॥
نانک تے سہاگنی جناں گُرمکھ پرگٹ ہوئے ॥ ۱۹ ॥

اسلوک واراں توں ودھیک

۴۵

اکھیں پرنے جے پھراں دیکھاں سب آکار ॥
پچھاں گیانی پنڈتاں ، پچھاں بید وچار ॥
پچھاں دیواں مانساں جودھ کرے اوتار ॥
سدھ سمادھی سبھ سنی جلئے دیکھاں دربار ॥
اگے سچا سچ نائے نربھو بھے ون سار ॥
ہور کچی متی کچ پچ اندھیا اندھ وچار ॥
نانک کری بندگی ندر لنگھائے پار ॥

وار سارنگ سلوک ۲ پوڑی ॥

۴۱

جھوٹا انسان خدا پر یقین نہیں لاتا۔ کالا کوا ہمیشہ غلیظ رہتا ہے
پرندہ پنجرے میں قید ہے۔ سلاخوں کے بیچ کی جگہ میں پھڑپھڑاتا رہتا ہے مگر پنجرے سے نکل نہیں پاتا
چھٹکارا صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب مالک ہی پنجرے کی کھڑکی کھول کر اسے آزاد کردے۔ گرو کی تعلیم ہی خدا سے ملاتی ہے اور وہ خدا کی
پرستش ثابت قدمی سے کرنے لگے گا (۸۳۹)

۴۲

جب انسان صداقت اور قناعت کا پتلا بن جاتا ہے اور اس کے ساتوں سمندر (پانچ گیان اندریاں، من اور عقل) نرمل پانی سے بھرے ہوئے ہیں
اس کا نیک عمل اس کا اشنان ہو (غسل)، اور اس کے دل و دماغ میں صرف صداقت ہو۔ ایسی صورت میں ہی گرو کے شبد سے اس پر سب راز واضح ہو
جائیں گے۔
جب اس کے دل میں خدا کا نور بھر جاتا ہے اور زبان سے سچے الفاظ نکلنے لگتے ہیں اور صداقت کا رتبہ حاصل ہو جاتا ہے پھر اس کی راہ کی رکاوٹ دور ہو جائے گی
(۸۳۹)

۴۳

لامحدود اور ضبطِ تحریر میں نہ آنے والا خدا ہر جسم میں موجود ہے
اس کا نور تینوں لوکوں میں سمایا ہوا ہے۔ وہ ضبط تحریر میں نہیں آتا۔ پرے سے بھی پرے ہے
وہ سچا خدا ہے اس سے وصال خودی کو نیست و نابود کرنے سے ممکن ہے
انا، میری میری کا خیال اور لوبھ، ان سب کو پھونک دو اور گرو کے شبد سے سارا میل صاف کرو
اے نجات دہندہ۔ مجھے اپنی رحمت سے کنارے پر لگا تاکہ میں تیرے در پہ پہنچ کر تیرے نیاز حاصل کروں
(۸۴۳) اے نانک میں نے اس کا نام اپنے دل میں بسا کر امن و سکون حاصل کر لیا ہے

۴۴

تمام اجسام میں خدا موجود ہے اس کے بغیر کوئی جسم نہیں
(۱۴۱۲) اے نانک وہ روحیں خوش نصیب ہیں جن میں گرو کی تعلیم سے وہ جلوہ افروز ہو جاتا ہے

۴۵

اگر میں اس کی ساری کائنات آنکھوں کے بل چل کر دیکھ لوں
گیانیوں اور پنڈتوں سے پوچھ پوچھ کر ویدوں کے تصورات سن لوں
فرشتوں اور انسانوں سے بھی پوچھوں جو سورماؤں کو اوتار مانتے ہیں
سدھوں کی سمادھی کے تجربات سن لوں، پھر پرماتما کا دربار دیکھوں
اس وقت پتہ چلتا ہے کہ صرف وہی سچا ہے جس نے سچے نام کو اپنایا ہے
بے خوف خدا کا نام جپنے سے خوف دور ہو رہا ہے
جو اندھے ہیں انھوں نے پرماتما کو نہیں دیکھا اس لیے وہ اندھے ہیں۔ ان کے خیالات بھی اندھے ہیں اور تعلیم بھی پختہ نہیں ہے
اے نانک نیک اعمال، خدا کی پرستش اور اس کی رحمت ہی پار لگاتی ہے

(۱۲۴۱ - ۴۲)

دوسرا باب

# مقصدِ حیات

جنی نام دھیائیا گئے مسقت گھال ॥
نانک تے مکھ اجلے کیتی چھٹی نال ॥[1]
جپ، اشلوک سلوک

[1] جن لوگوں نے خدا سے لو لگائی اور جنہوں نے اپنے فرض کو مشقت اور محنت سے ادا کیا وہی خدا کی درگاہ میں سرخرو ہوئے اور جو لوگ ان کے نقش قدم پر چلے ان کو بھی مکتی مل گئی

# سب انسانوں کے لیے نجات کا ایک ہی راستہ ہے

۴۶

درسن کی پیاس جس نہ ہوئے ÷ ایکت راچے پر ہر دوئے ॥
دور درد متھ ارت کھائے ÷ گرمکھ بوجھے ایک سمائے ॥ ۱ ॥
تیرے درسن کو کیتی بل لائے ÷
برلا کو چینس گرو سبد ملاے ॥ رہاؤ
بید دکھان کہے اک کہیے ÷ اوبے انت انت کن لہیے ॥
ایکو کرتا جن جگ کیا ÷ باجھ کلا گھر گگن دھریا ॥ ۲ ॥
ایکو گیان دھیان دھن بانی ÷ ایک نرالم اکتھ کہانی ॥
ایکو سبد سچا نسان ÷ پورے گرتے جانے جان ॥ ۳ ॥
ایک دھرم درڑرے سچ کوئی ÷ گرمت پورا جگ جگ سوئی ॥
ان حد راتا اک رونار ÷ اوگر مکھ پاوے الکھ اپار ॥ ۴ ॥
ایکو تخت ایکو پادسا ÷ سربی تھائی بے پروا ॥
تس کا کیا تربھون سار ÷ اواگم اگو چر اک اونکار ॥ ۵ ॥
ایکا مورت ساچا ناؤ ÷ تتھے نبڑے ساچ نیاؤ ॥
ساچی کرنی پت پروان ÷ ساچی درگہ پاوے مان ॥ ۶ ॥
ایکا بھگت ایکو ہے بھاؤ ÷ بن بھے بھگتی آؤ جاؤ ॥
گرتے سمجھ رہے میہان ÷ ہررس راتا جن پروان ॥ ۷ ॥
اِت اُت دیکھو سہجے راؤ ÷ تجھ بن ٹھاکر کسے ناں بھاؤ ॥
نانک ہومے سبد جلایا ÷ ست گر ساچا درس دکھایا ॥ ۸ ॥ ۳ ॥
بسنت اسٹ پدیا

۴۷

بد فعلی، غائبانہ خصم نہ جانے ÷ سو کہیئے دیوانہ آپ نہ پچھانے ॥
کلہہ بُری سنسار وادے کہیے ÷ ون ناوے ویکار بھرے پچھیے ॥
راہ دوؤ ے اک جانے سوئی سجھ سی ÷ کفر گو کفرانے پیا دجھسی ॥
سب دنیا سبحان سچ سمائیے ÷ سجھے در دیوان آپ گوائیے ॥ ۹ ॥
واز ماجھ، پوڑی ۹

۴۸

۴۶
جو انسان خدا کے دیدار کے لیے بے قرار رہتا ہے وہ دوئی چھوڑ دے اور ایک سے محبت کرے
جب وہ زبان سے خدا کے نام کا ورد کرنے کے بعد آب حیات پیے گا اس کے دکھ درد دور ہو جائیں گے
وہ گرو کی بدولت شعور و آگہی حاصل کر کے خدا میں جذب ہو جائے گا
تیرے دیدار کے لیے بہت سے لوگ تڑپ رہے ہیں
لیکن کسی ایک کو ہی یہ پہچان ہوتی ہے کہ گرو کے شبد کے ذریعہ ہی خدا ملتا ہے
جس ایک واحد خدا کا ذکر وید کرتے ہیں اسی کا نام لینا چاہیے وہ لامحدود ہے اور کوئی اس کی انتہا نہیں پا سکا
خالق صرف ایک ہے جس نے اس دنیا کی تخلیق کی، دھرتی کے اوپر بغیر کسی سہارے کے آسمان معلق کیا
گربانی کا ترنم صرف اس واحد خدا کا ادراک ہے - اس کو کسی کا آسرا نہیں۔ اس کی کہانی بیان نہیں کی جا سکتی۔
کامل گرو کی بدولت اس کا عرفان حاصل کر گرو کا شبد ہی اس کا صحیح پتہ دیتا ہے
سب کے لیے دھرم صرف ایک ہے —— صداقت کو فروغ دینا —— جو گرو کی اس تعلیم پر چلتا ہے وہ ہر زمانہ میں اکملیت حاصل کرتا ہے
جو پائیدار تعلیم میں منہمک ہو جاتا ہے وہی گرمکھ خدا کا روپ اختیار کر لیتا ہے۔ تخت بھی ایک اور بادشاہ بھی ایک
وہ ہمہ جائی ہوتے ہوئے بھی بے پروا ہے۔
یہ تینوں لوک اس خدائے برتر نے تخلیق کیے ہیں جو واحد ہے — اتھاہ ہے — اور جو بے لس ہے۔
سچا نام ہی خدا کی ایک مورتی ہے۔ اس کی درگاہ میں صحیح انصاف ہوتا ہے
نیک اعمال اور اعتقادی وہاں قبول کیے جاتے ہیں ان کی بدولت ہی اس کی درگاہ میں عزت ملتی ہے
اس کی یہی بھگتی اور یہی پریم ہے اس کے خوف کے بغیر انسان آواگون کے چکر میں بھٹکتا ہے
جو گرو سے بات سمجھ کر اس دنیا میں مہمان کی طرح رہتا ہے اور خدا کی محبت کے رنگ میں رنگا ہوا ہے اسی کی خدا تک رسائی ہوگی
مجھے ہر جگہ موجود پا کر میں تجھ سے محبت کرتا ہوں
اے مالک میں تیرے سوا کسی سے محبت نہیں کرتا۔

(۱۱۸۸ - ۸۹)

۴۷
اے نانک جن لوگوں نے شبد کے ذریعہ سے انا کو ختم کر دیا ہے ان کو گرو نے خدا کے دیدار کرا دیے۔ جو لوگ چھپ کر گناہ کرتے ہیں وہ مالک کو نہیں جانتے۔ وہ پاگل کہلاتا ہے جسے اپنے آپ کی پہچان نہ ہو
دنیا میں جھگڑا اور بحث و مباحثہ کرنا بڑی بات ہے اس سے تباہی آتی ہے۔ خدا کے نام کے بغیر زندگی بیکار ہے انسان توہمات میں غرق رہتا ہے
راستے دو ہیں (نیکی اور بدی) لیکن جو ایک خدا سے آگاہ ہے وہ کامیاب ہوگا جو خدا سے منکر ہے وہ اپنے کفر میں جلے گا
جب انسان صداقت میں جذب ہو جاتا ہے تو تمام دنیا اس کی تعریف کرتی ہے۔ خودی کو چھوڑ دینے سے خدا کے حضور کامیابی نصیب ہوتی ہے۔

(۱۴۲)

۴۸
سو برہمن جو بندے برہم ٭ جپ تپ سنجم کماوے کرم ॥
سیل سنتوکھ کا رکھے دھرم ٭ بندھن توڑے ہووے مکت
سوئی برہمن پوجن جگت ॥ ۱۶ ॥

اسلوک واراں توں ودھیک

۴۹
کھتری سو کرماں کا سور ٭ پُن دان دا کرے سریر ॥
کھیت پچھانے بیجے دان ٭ سو کھتری درگہ پروان ॥
لبھ لوبھ جے کوڑ کماوے ٭ اپنا کیتا آپے پاوے ॥ ۱۳ ॥

اسلوک واراں توں ودھیک

۵۰
کایا کاگد من پروانہ ٭ سر کے لیکھ نہ پڑھے ایانہ ॥
درگہ گھڑی یاہ تینے لیکھ ٭ کھوٹا کام نہ آوے دیکھ ॥
نانک جے وچ روپا ہوئے ٭ کھرا کھرا آکھے سب کوئے ॥ ۱ ॥ رہاؤ
قاضی کوڑ بول مل کھائے ٭ برہمن ناوے جیا گھائے ॥
جوگی جگت نہ جانے اندھ ٭ تینے اوجاڑے کا بندھ ॥ ۲ ॥
سو جوگی جو جگت پچھانے ٭ گُر پرسادی ایکو جانے ॥
قاضی سو جو الٹی کرے ٭ گر پرسادی جیوت مرے ॥
سو برہمن جو برہم وچارے ٭ آپ ترے سگلے کُل تارے ॥ ۳ ॥
دانس وند سوئی دل دھووے ٭ مسلمان سوئی مل کھووے ॥
پڑھیا بوجھے سو پروان ٭ جس سر درگہ کا نیسان ॥۴॥۵॥۱۷॥

دھناسری

## تمام انسان ایک جیسے ہیں

۵۱
سب کو اُوچا آکھیے نیچ نہ دیسے کوئے ॥
اک نہ بھانڈے ساجیے اک چانن تیہہ لوئے ॥
کرم ملے سچ پائیے دُھر بخس نہ میٹے کوئے ॥ ۲ ॥ ۱۴ ॥

سری راگ اسٹ پدیا

۴۸

برہمن وہی ہے جو برہم (خدا) کو جانتا ہے اور جپ تپ ریاضت اور دوسرے اعمال بھی اسی لیے کرتا ہے
وہ قناعت اور نیک بھاؤ اختیار کرتا ہے جو دھرموں کے سارے بندھن توڑ کر سرخرو ہو جاتا ہے
وہ برہمن لائقِ ستائش ہے

(۱۴۱۱)

۴۹

کشتری وہی ہے جو دلیری سے کام لیتا ہے۔ وہ سخاوت کا پتلا ہوتا ہے
جو کشتری مستحق آدمی کو دان دیتا ہے وہ خدا کی درگاہ میں مقبول ہے
اور جو لوبھ اور لالچ میں گناہ کرتا ہے وہ اپنے اعمال کا پھل پاتا ہے

(۱۴۱۱)

۵۰

ہمارے جسمانی اعمال ہمارے صفحۂ دل پر ایک پروانہ لکھ دیتے ہیں۔ احمق ماتھے پر لکھی ہوئی تحریر نہیں سمجھتا
یہ تحریریں اس کی درگاہ میں لکھی جاتی ہیں۔ کھوٹا سکہ کام نہیں آتا
اے نانک سکے میں چاندی ہو تو اسے سب کھرا کہتے ہیں
قاضی جھوٹ بول کر حرام خوری کرتے ہیں اور برہمن جانداروں کو مار کر نہا دھو کر اپنے کو پاکیزہ سمجھتے ہیں
اندھے جوگی جوگ کے نظام سے ناواقف ہیں۔ یہ تینوں سماج کو بیابان میں لے جا رہے ہیں
جوگی وہ ہے جو ٹھیک اصولوں سے واقف ہو۔ گرو کے لطف و کرم سے وہ واحد خدا کا ادراک حاصل کرے
حقیقی قاضی وہ ہے جو دنیا پر اپنی توجہ مرکوز نہ کرے۔ پیر و مرشد کے لطف و کرم سے جیتے جی خودی کو مار ڈالے
برہمن وہ ہے جو بھگوان کی طرف رجوع کرے۔ وہ خود بھی نجات حاصل کرے گا اور کئی نسلوں کو بھی نجات دلوائے گا
وہ دانشور ہے جو اپنے دل کا میل دھو دے۔ مسلمان وہی ہے جو اپنے دل پر سے میل اتار دے
اس کو تعلیم یافتہ ہی کہا جائے گا جو پڑھی ہوئی بات کو سمجھے اور جس کی پیشانی پر خدا کی بارگاہ میں رسائی حاصل کرنے کی اجازت کا نقش ہو

(۶۶۲)

۵۱

سبھی کو سرفراز ماننا چاہیے۔ مجھے کوئی نیچ نظر نہیں آتا
واحد خدا نے تمام اجسام تخلیق کیے ہیں۔ تمام دنیا میں صرف ایک ہی نور پھیلا ہوا ہے۔
یہ صداقت اسی کی رحمت سے ملتی ہے اس کے کرم کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔

(۶۲)

۵۲

پھکڑ جاتی ، پھکڑ ناؤ ÷ سبھناں جیا ایکا چھاؤ ॥
آپوہ جے کو بھلا کہائے ÷ نانک تا پر جاپے جا پت لیکھے پائے ॥ ۱ ॥
وار سری راگ سلوک ۱ پوڑی ۳

۵۳

جاتی دے کیا ہتھ سچ پرکھیے ÷ موہرا ہووے ہتھ مریے چکھیے ॥
سچے کی سرکار جگ جگ جانیے ÷ حکم ملے سردار در دیوانیے ॥
فرمانی ہے کار خصم پٹھایا ÷ طبل باز بیچار سبد سنائیا ॥
اک ہوئے اسوار اک ناں ساکھتی ÷ اک نی بدھے بھار اک ناں طاقتی ॥ ۱۰ ॥
وار ماجھ ، پوڑی ۱۰

## خدا تک رسائی کا صحیح راستہ

۵۴

مندا سنتو کھ سرم پت جھولی دھیان کی کرے بھبھوت ॥
کھن تھا کال کواری کایا جگت ڈنڈا پرتیت ॥
آئی پنتھی سگل جماتی من جیتے جگ جیت ॥
آدیس تسے آدیس ॥
آد ، انیل ، اناد ، اناہت ، جگ جگ ایکو دیس ॥ ۲۸ ॥
جپ پوڑی ۲۸

۵۵

مرنے کی چنتا نہیں ، جیون کی نہیں آس ॥
تو سرب جیا پرت پالہی لیکھے ساس گراس ॥
انتر گرمکھ تو وسے جیو بھاوے تیو نرجاس ॥
جیئی رے رام جپت من مان ॥
انتر لاگی جل بجھی پایا گرمکھ گیان ॥ ۱ ॥ رہاؤ
انتر دی گت جانیے گر ملیے سنک اتار ॥
مویا جت گھر جایئے تت جیو دیا مار ॥
ان حد سبد سہاونے پایئے گر وچار ॥ ۲ ॥

۵۲
ذات پات بے معنی ہے۔ دنیا میں شہرت وعظمت فضول ہے۔ تمام انسان اسی خدا کے سائے ہیں
اگر کوئی اپنے آپ کو نیک کہلواتا ہے تو اس کا پتہ اس وقت چلے گا جب اسے خدا کی درگاہ میں عزت ملے گی
(۸۳)

۵۳
ذات پات کے چکر میں کیا دھرا ہے۔ سچائی کی پرکھ ہونی چاہیے۔ جو بھی زہر کھائے گا مرے گا
خدا کا حکم ہر زمانہ میں چلتا ہے۔ اس کی درگاہ میں وہی سرفراز ہے جس نے حکم مانا ہے
ڈھنڈورچی نے یہ شبد واضح کر دیا کہ مالک نے مجھے کام کرنے کے لیے یہاں بھیجا ہے
کئی تو اس راستے پر چلنے کے لیے تیار ہو چکے ہیں۔ کوئی ابھی گھوڑے پر کاٹھی باندھ رہا ہے، بہت سے لوگ سامان باندھ چکے ہیں، بہت سے
لوگ دوڑنے لگے ہیں۔
(۱۴۲)

۵۴
قناعت کے بالے پہنو، محنت کا کشکول ہاتھ میں پکڑ لو اور کندھے سے جھولا لٹکا لو۔ خدا کے تصور کی بھبھوت رما لو
یہ سوچتے ہوئے کہ جسم کی منگنی موت سے ہو چکی ہے گدڑی پہن لو اور خدا پر یقین کا عصا تھام لو
"آئی پنتھ"[1] یہ ہے کہ سب کو اپنے جیسا سمجھو۔ دل پر فتح پانے سے ساری دنیا پر فتح نصیب ہوتی ہے
اس کو سلام جو روز ازل سے موجود ہے۔ جو گنتی میں نہیں آتا۔ جس کا نہ آغاز ہے نہ انجام جو کبھی فنا نہیں ہوتا اور ہر زمانہ میں ایک جیسا رہتا ہے
(٦)

۵۵
تو تمام جان داروں کی دیکھ ریکھ کرتا ہے۔ ہمیں جتنے سانس لینے ہیں اور جتنے نوالے کھانے ہیں ان سب کا حساب ہے اس لیے ہمیں نہ موت کی
فکر ہے نہ زندگی کو طول دینے کی خواہش ہے
اگر تو گرو کی وساطت سے میرے اندر جاگزیں ہو جائے تو پھر جو چاہے فیصلہ کر
اے میری جان ــــ رام کا نام جپتے ہوئے اس میں محو ہو جا
جب گرو سے تعلیم ملی تو حرص و ہوس کی آگ جو دل میں لپک رہی تھی بجھ گئی
جب گرو سے بے دھڑک ملو تو تمام باطنی حالت نمایاں ہو جاتی ہے
جہنم میں جانے سے بچنے کے لیے تجھے اس گھر کو یہاں تباہ کر دینا ہوگا جس میں تکبر پیدا ہوتا ہے
گرو کے شبد سے لافانی تصورات پیدا ہوتے ہیں

---

[1] یہ جوگیوں کا ایک فرقہ ہے جسے ایک عورت نے چلایا تھا۔

ان حد بانی پائیے تہہ ہوے ہووے بناس ॥
ست گرو سیوے آپنا ہو صد قربانے تاس ॥
کھڑ دگہ پہنائیے مکھ ہر نام نواس ॥ ۳ ॥
جہ دیکھا تہ رُو رہے ہو سکتی کا میل ॥
ترِبیہ گن بندھی دیہوری جو آیا جگ سو کھیل ॥
دجوگی دکھ وچھڑے من مکھ لیہہ نہ میل ॥ ۴ ॥
من براگی گھر وسے سچ بھے راتا ہوئے ॥
گیان مہا رس بھوگ وے باہڑ بھکھ نہ ہوئے ॥
نانک ایہہ من مار مل بھی پھر دکھ نہ ہوئے ॥ ۵ ॥ ۱۸ ॥

سری راگ

۵۶

امل کر دھرتی بیج سبد کر سچ کی آب نت دیہہ پانی ॥
ہوئے کرسان ایمان جمائی لے بھست دوزکھ موڑے ایو جانی ॥
مت جانسے گلی پائیا ॥
مال کے مانے روپ کی سوبھا ات ودھی جنم گوائیا ॥ رہاؤ ॥ ۱ ॥
عیب تن چکڑو ایہہ من میڈکو کمل کی سار نہیں مول پائی ॥
بھور استاد نت بھاکیا بولے کیو بوجھے جا نہ بجھائی ॥ ۲ ॥
آکھن سننا پون کی بانی ایہہ من رتا مائیا ॥
خصم کی ندر دلے پسندے جنی کر ایک دھیائیا ॥ ۳ ॥
تیہہ کر رکھے پنج گر ساتھی ناؤ سیطان مت کٹ جائی ॥
نانک آکھے راہ پہ چلنا مال دھن کتکر سنجیا ہی ॥ ۴ ॥ ۲۷ ॥

سری راگ

۵۷

ایکا سُرت جیتنے ہے جیہہ ॥ سُرت وہونا کو نہ کیہہ ॥
جیہہ ہی سرت تیہا تن راہ ॥ لیکھا اکو آدو جاہ ॥ ۱ ॥
کاہے جیو کرے چترائی ॥ لیوے دیوے ڈھل نہ پائی ॥ ۱ ॥ رہاؤ ॥
تیرے جیو جیا کا توہ ॥ کت کو صاحب آوے روہ ॥
جے تو صاحب آوے روہ ॥ تو اوناں کا تیرے اوہ ॥ ۲ ॥

جب یہ لافانی باغی مل جائے تو انا کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ جو لوگ اپنے پیر و مرشد کی خدمت کرتے ہیں میں ان پر سو بار قربان جاؤں
جس کی زبان پر خدا کا نام ہے اسے اس کی درگاہ میں فضیلت ملے گی
یہ جسم تین اوصاف کی لڑی میں پرویا ہوا ہے۔ جو انسان اس دنیا میں پیدا ہوا ہے وہ مر جائے گا
جو من مکھ اس سے بچھڑے ہوئے ہیں اور رنجیدہ ہیں ان کو اس کا وصال حاصل نہیں ہوگا
یہ من جب دنیا سے منہ موڑ کر اپنے آپ میں بسنے لگتا ہے اور صداقت کی طرف رجوع کرکے خدا سے خوف کھائے گا تو علم و ادراک کا رس چکھے گا۔ اس کے بعد اسے کسی چیز کی بھوک نہیں رہے گی
نانک اس من کو مار کر خدا کا وصال حاصل کر۔ پھر تجھے کوئی دکھ نہیں ہوگا

(۲۰، ۲۱)

۵۶

نیک اعمال کی زمین بنا۔ اس میں خدا کے نام کا بیج ڈال اور پھر صداقت سے اس کی سنچائی کر
اس طرح کا کسان بن کر خدا کے یقین کی پیداوار کر
پھر اے نادان! تجھے معلوم ہوگا کہ دوزخ اور بہشت کیا ہے
یہ نہ سمجھ کہ کوری باتوں سے کچھ حاصل ہوگا۔ تو نے دولت کے غرور اور حسن کی پرستش میں ہی عمر گنوا دی ہے
آدمی میں جو برائیاں ہوتی ہیں وہ کیچڑ کے مترادف ہوتی ہیں۔ تیرا مینڈک جیسا دل اس میں پھنسا ہوا ہے۔ اس کیچڑ میں جو کنول کا پھول ہے تو اس سے بے خبر ہے بھونرے کی مانند گرو اس کنول کا پتہ دے رہا ہے
جسے خدا عقل نہیں دیتا اُسے اس کنول کا ادراک نہیں ہوتا۔ کوری باتیں کہنا اور سننا ایسا ہے جیسے ہوا ادھر سے آئے اور ادھر چلی جائے
اس وقت تک ایسا ہوتا رہے گا جب تک تو مایا سے پیار کرتا رہے گا
جب تو یکسو ہو کر خدا کو اپنے دھیان میں لائے گا تب اُسے تیری بندگی پسند آئے گی۔ مالک کی نگاہِ کرم تجھ پر ہوگی
تو نے تیس روزے رکھے، روزانہ پانچ نمازیں بھی ادا کیں لیکن یاد رکھ کہ مغرور و سرکش انسان ان کو نیست و نابود نہ کردے
نانک جی کہتے ہیں کہ اگر تجھے خدا کی راہ پر چلنا منظور ہے تو پھر تو مال و دولت کیوں جمع کر رہا ہے

(۲۳-۲۴)

۵۷

ہر انسان یکساں فہم و ذکا رکھتا ہے۔ خدا نے فہم و ادراک کے بغیر کسی کو پیدا نہیں کیا
جس کی جیسی سمجھ ہوتی ہے وہ ویسے ہی راستے پر چل نکلتا ہے
سب کے اعمال کا حساب ایک جیسا ہوتا ہے اور اسی کے مطابق ہر انسان پیدا ہوتا ہے اور مر جاتا ہے۔ اے انسان تو چالاکی اور عیاری کیوں کرتا ہے۔ خدا لین دین میں دیر نہیں کرتا۔
اے خدا یہ تمام انسان تیرے بندے ہیں اور ان کا واحد آسرا تو ہے۔ اے مالک تو ان پر کیوں ناراض ہوتا ہے۔
اگر تجھے ان پر غصہ آتا بھی ہے تو پھر بھی یہ تیرے ہیں اور تو ان کا ہے۔

اسی بول وگاڑ وگاڑے بول ؛ تو ندری اندر تو بیہہ تول ॥
جیہہ کرنی تیہہ پوری مت ؛ کرنی باجے گھٹو گھٹ ॥ ۳ ॥
پرن وت نانک گیانی کیسا ہوئے ؛ آپ پچھانے بوجھے سوئے ॥
گُر پرساد کرے ویچار ؛ سو گیانی درگہ پروان ॥ ۴ ॥ ۳۰ ॥

سری راگ

۵۸

اچھل چھلائی نہ چھلے ؛ نہ گھاؤ کٹارا کر سکے ॥
جیو صاحب راکھے تیو رہے اس لوبھی کا جیو ٹل پلے ॥ ۱ ॥
بن تیل دیوا کیو جلے ॥ ۱ ॥ رہاؤ
پوتھی پُران کمائیے ؛ بھو وٹی ات تن پائیے ॥
سچ بوجھن آن جلائیے ॥ ۲ ॥
ایہہ تیل دیوا ایو جلے ؛ کر چانن صاحب تاؤ ملے ॥ ۱ ॥ رہاؤ
ات تن لاگے بانیا ؛ سکھ ہووے سیو کمانیا ॥
سبھ دنیا آون جانیا ॥ ۳ ॥
وِچ دنیا سیو کمائیے ؛ تا درگہ بیسن پائیے ॥
کہو نانک باہ لڈائیے ॥ ۵ ॥ ۳۲ ॥

سری راگ

۵۹

رام نام من بیدھیا اور کے کری ویچار ॥
سبد سُرت سکھ اوپجے پربھ راتو سکھ سار ॥
جیو بھاوے تیو راکھو توں میں ہر نام ادھار ॥ ۱ ॥
من رے ساچی خصم رجائے ॥
جن تن من ساج سگاریا تس سیتی لو لائے ॥ ۱ ॥ رہاؤ
تن بیسنتر ہومیے اک رتی تول کٹائے ॥
تن من سمدھا جے کری ان دن اگن جلائے ॥
ہر نامے تُل نہ پُجئی جے لکھ کوٹی کرم کمائے ॥ ۲ ॥
اردھ سریر کٹائیے سر کروت دھرائے ॥
تن ہیمنچل گالیے بھی من تے روگ نہ جائے ॥
ہر نامے تل نہ پُجئی سبھ ڈٹھی ٹھوک وجائے ॥ ۳ ॥

ہم بُرے بول بول کر تجھے ناراض کر دیتے ہیں مگر تو ہے کہ ہماری باتوں کی پروا نہ کرتے ہوئے ہم پر مہر کی نظر کرتا ہے
جہاں اعمال نیک ہیں وہاں عقل وخرد کو اکملیت حاصل ہے۔ نیک اعمال کے بغیر عقل ودانش کا معیار پست ہوتا ہے
نانک کہتے ہیں کہ دانشور کیسا ہونا چاہیے۔ وہ اپنے آپ کو پہچان کر خدا کا ادراک حاصل کرتا ہے
وہ گرو کے لطف وکرم سے نیک باتیں سوچتا ہے۔ وہی عالم ہے اور وہی خدا کی بارگاہ میں مقبول ہوتا ہے

(۲۴۲۵)

۵۸
مایا ہوشیار ہے اور اُسے کوئی فریب نہیں دے سکتا اور نہ اسے کٹار سے گھائل کیا جا سکتا ہے
لالچی کا من اس وقت تک تلملاتا رہتا ہے جب تک کہ وہ خدا کی مرضی کے آگے سر نہیں جھکاتا ہے
ہمارے باطن کا دیا تیل کے بغیر کیسے جلے؟
اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہمیں جو کچھ کتابیں بتاتی ہیں ہم اس پر عمل کریں۔ خدا کے خوف کی بتی اس چراغ میں ڈالیں
صداقت کے علم سے اسے روشن کریں۔ ہمارے اعمال تیل بن جاتے ہیں اور یہ چراغ اس طرح روشن رہتا ہے
اسی کی روشنی میں ہمیں وصالِ خدا نصیب ہوگا
اس جسم کو خواہشات کے تیر لگتے ہیں۔ خدمت کرنے سے ہی راحت ملتی ہے
یہ دنیا تو فانی ہے
اگر ہم دنیا میں لوگوں کی خدمت کریں تو اس کی بارگاہ میں ہمیں جگہ ملے گی
اے نانک کہہ کہ ہم بانہیں پھیلا کر خوش خوش وہاں پہنچیں گے

(۲۵-۲۶)

۵۹
میرا دل رام نام نے بیندھ دیا ہے میں اور کیا سوچوں
گرو کے شبد پر غور کرنے سے راحت ملتی ہے۔ مالک سے پیار سے اعلیٰ درجہ کی مسرت میسر آتی ہے
جیسی تیری رضا ہو مجھے اسی طرح رکھ۔ میں نے تو ہری کے نام کا ہی سہارا لیا ہے
اے میرے دل مالک کی رضا سچی ہے
جس نے جسم وجاں پیدا کیے ہیں اور ان کو مزیّن کیا ہے اس سے اپنی لو لگا
اگر جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے اسے آگ میں جھونک دیا جائے
اور تن من کو ہون کی سامگری بنا کر ہم روزانہ آگ میں ڈالتے رہیں
تو ایسے ہزاروں، لاکھوں اور کروڑوں جتن کریں تب بھی یہ ہری کے نام کی برابری نہیں کر سکتے
سر پر آرہ چلا کر اگر جسم کے دو ٹکڑے بھی کر دیں
اور اس جسم کو ہمالیہ کی برف میں گلا ڈالیں تب بھی من کا روگ یعنی تکبّر دور نہیں ہوتا
میں نے اچھی طرح ٹھونک بجا کر دیکھ لیا ہے کہ یہ سارے جتن خدا کے نام کی برابری نہیں کر سکتے

کچن کے کوٹ دت کری بہو ہیور گیور دان ॥
بھوم دان گو آگھنی بھی انتر گر بھ گسان ॥
رام نام من بیدھیا گرو دیا سہج دان ॥ ۴ ॥ ۱۴
من ہٹھ بدھی کیتی آ کیتے وید بچار ॥
کیتے بندھن جیو کے گرمکھ موکھ دوار ॥
سچ ہو اورے سبھ کو اُپر سچ آچار ॥ ۵ ॥
سبھ کو اُوچا آکھیے نیچ نہ دیسے کوئے ॥
اک ناں بھانڈے ساجیے اک چانن تہہ لوئے ॥
کرم ملے سچ پایئے دُھر بخشس نہ میٹے کوئے ॥ ۶ ॥
سادھ ملے سادھو جنے سنتوکھ وسے گر بھائے ॥
اکتھ کتھا وچار یے جے ست گرمانہہ سمائے ॥
پی امرت سنتوکھیا درگہ پیدھا جائے ॥ ۷ ॥
گھٹ گھٹ واجے کنگری ان دن سبد سبھائے ॥
ورلے کو سوجھی پئی گرمکھ من سمجھائے ॥
نانک نام نہ ویسرے چھوٹے سبد کمائے ॥ ۸ ॥ ۱۴ ॥

سری راگ اسٹ پدیا

۶۰
مہر مسیت صدق مصلے حق حلال قران ॥
سرم سنت سیل روزہ ہو ہو مسلمان ॥
کرنی کعبہ سچ پیر کلمہ کرم نواج ॥
تسبیح سات سبھاوسی نانک رکھے لاج ॥
حق پرایا نانکا اُس سوُر اُس گائے ॥
گر پیر ہاما تا بھرے جاں مردار نہ کھائے ॥
گلی بھست نہ جایئے چھٹے سچ کمائے ॥
مارن پاہ حرام مہہ ہوئے حلال نہ جائے ॥
نانک گلی کوڑی ای کوڑو پلے پائے ॥ ۲ ॥
پنج نواجاں وکھت پنج پنجاں پنجے ناؤ ॥
پہلا سچ حلال دوئے تیجا کیر خدائے ॥
چوتھی نیتت راس من پنجوی صفت ثنائے ॥
کرنی کلمہ آکھ کے تا مسلمان سدائے ॥
نانک جیتے کوڑیار کوڑے کوڑی پائے ॥ ۳ ॥

رماجھ، پوڑی ، اشلوک ۱، ۲، ۳.

سونے کے قلعے دان کردوں اور ساتھ ہی ساتھ گھوڑے، بیل اور زمین دان کروں
گائیں بھی دوں تب بھی غرور دل سے نہیں نکلتا
میرا دل تو رام نام نے بیندھ ڈالا ہے اور یہ سچا دان گرو کے کرم سے حاصل ہوا ہے
دل کو کسی طرف لگانے کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں۔ ویدوں نے بھی کئی راستے سجھائے ہیں
یہ سب کے سب آتما (روح) کے بندھن ہیں نجات کا راستہ تو گرو کے لطف و کرم سے ہی کھلتا ہے
تمام علوم صداقت کے علم کی گرد کو نہیں پہنچتے لیکن صداقت کے علم سے نیک اعمال برتر ہیں
میں سب کو بلند اور عظیم کہتا ہوں۔ مجھے کوئی نیچ نظر نہیں آتا
چوں کہ ایک ہی خدا نے تمام اجسام بنائے ہیں اور تمام دنیا میں اسی کا نور جلوہ گر ہے
لیکن یہ سچائی تو خدا کے کرم سے حاصل ہوتی ہے اس کی بخشش کو کوئی نیست و نابود نہیں کر سکتا
اگر اس نیک راہ پر چلنا منظور ہے تو نیک لوگوں کا ساتھ دو۔ گرو کے ساتھ محبت کرنے سے اس کے دل کو اطمینان ہوگا
جو آدمی گرو کی تعلیم میں محو ہو جائے وہ بیان و اظہار سے باہر خدا کی عظمت جان سکے گا۔
مطلب یہ ہے کہ خدا کا ادراک حاصل کر سکے گا
خدا کے نام کا آبِ حیات پی کر وہ قانع رہے گا اور اسے خدا کی بارگاہ میں عزت ملے گی
اگر دن رات شبد کے رنگ میں رنگے رہوگے تو ہر جسم میں اسی کی ستار بجتی ہوئی سنائی دے گی
مگر یہ فہم و ادراک کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے
جو آدمی گرو کی تعلیم سے اپنے دل کو شعور بخشتا ہے اور اے نانک جو گرو کی تعلیم پر عمل کرتا ہے اور جو اس کے نام کو نہیں بھولتا وہ نجات حاصل کر لیتا ہے۔

(۶۲)

۶۰

رحم و کرم کی مسجد بنا، صدق کا مصلیٰ بچھا، حق کی کمائی کو قرآن پاک سمجھ
شرم و حیا کو سنت مان، اچھے طور اطوار کا روزہ رکھ۔ اس طرح کا مسلمان بن
نیک عمل تیرا کعبہ ہو، صداقت تیرے پیر کا حکم ہو۔ نماز اس کی بخشش کی مانگ ہو
ٹھنڈے برتاؤ کی تسبیح بنا ایسی صورت میں تیرا خدا تیری لاج رکھے گا
دوسرے کا حق غصب کرنا مسلمان کے لیے سوٗر اور ہندو کے لیے گو کے برابر حرام ہے
گرو پیر اسی وقت مددگار ہوں گے جب تو حرام کی کمائی نہیں کھائے گا
کوری باتوں سے بہشت نصیب نہیں ہوتی سچ اپنانے سے نجات ملتی ہے
اگر حرام گوشت میں مسالے ڈال دیں تو وہ حلال نہیں ہو جاتا
نانک بری باتوں سے برائی ملتی ہے
پانچ نمازیں ہیں۔ پانچ وقت ہیں ان کے نام بھی پانچ ہیں
پہلا نام ہے صداقت، دوسرا ہے حلال کی کمائی کھانا، تیسرا ہے خدا کے نام پر سخاوت کرنا
چوتھا ہے اپنے ارادے نیک رکھنا، پانچویں نماز ہے خدا کی حمد و ثنا کرنا
نیک اعمال کا کلمہ پڑھ کر اپنے آپ کو مسلمان کہلوا
اے نانک جو لوگ جھوٹے ہیں وہ جھوٹی کمائی سے غلط جگہ حاصل کریں گے

(۱۴۰-۴۱)

٦١

مسلمان کہاون مسکل جا ہوے تا مسلمان کہاوے ॥
اوّل اَول دین کر مٹھا مسکل ماناں مال مساوے ॥
ہوئے مسلم دین مہانے مرن جیون کا بھرم چکاوے ॥
رب کی رجائے منے سر اوپر کرتا منے آپ گواوے ॥
تاؤ نانک سرب جیا مہر حمت ہووے تا مسلمان کہاوے ॥ ١ ॥

وار ماجھ، اشلوک ١، پوڑی ٨

٦٢

کیا کھاوے کیا پیدھے ہوئے ٭ جا من ناہی سچا سوئے ۱
کیا میوہ کیا گھیو، گڑ، مٹھا کیا میدہ کیا ماس ॥
کیا کپڑ کیا سیج سکھالی کیجے بھوگ ولاس ॥
کیا لسکر کیا نیب کھواسی آوے محلیں واس ॥
نانک سچے نام بن سبھے ٹول وناس ॥ ٢ ॥

وار ماجھ، پوڑی ١٠، اشلوک ٢

٦٣

بکھا کھی برت سیل سنتوکھن ٭ روگ نہ بیاپے ناں جم دوکھن ॥
ملک بھئے پر بھو روپ ناں رکھیں ॥ ١ ॥
جوگی کاؤ کیسا ڈر ہووے ٭ روکھ برکھ گریہہ باہر سوئے ॥ ١ ॥ رہاؤ
نربھو جوگی نرنجن دھیاوے ٭ ان دن جاگے سچ لو لاوے ॥
سو جوگی میرے من بھاوے ॥ ٢ ॥
کال جال برہم اگنی جارے ٭ جرا مرن گت گربھ نوارے ॥
آپ ترے پتری کل تارے ॥ ٣ ॥
ست گر سیوے سو جوگی ہوئے ٭ بھے رچ رہے سو نربھو ہوئے ॥
جیسا سیوے تیسو ہوئے ॥ ٤ ॥
نر نہر کیول نربھو ناؤ ٭ اناتھا اناتھ کرے بل جاؤ ॥
پُن رپ جنم ناہی گن گاؤ ॥ ٥ ॥
انتر باہر ایکو جانے ٭ گر کے سبدے آپ پچھانے ॥
ساچے سبد در نسانے ॥ ٦ ॥
سبد مرے تس نج گھر واسا ٭ آوے نہ جاوے چوکے آسا ॥
گر کے سبد کمل پرگاسا ॥ ٧ ॥

مسلمان کہلوانا مشکل ہے۔ اگر کوئی سچا مسلمان ہو تو مسلمان کہلوائے
سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ اپنے دین و مذہب سے محبت کرے دل پر سے تکبر کا زنگ اتار دے، اپنی تمام دولت نچھاور کر دے
دین و مذہب کو اپنی کشتی کا نا خدا بنا کر مال اور دولت کی فکر چھوڑ دے
خدا کی رضا کو سر آنکھوں پر مانے، خودی کا خاتمہ کر دے
ایسی صورت میں وہ سب انسانوں پر اپنا کرم کرے گا۔ اگر ایسا بن سکے تو اپنے آپ کو مسلمان کہلوائے

(۱۴۱)

۶۲
اچھے کپڑے پہننے اور اچھا کھانا کھانے سے کیا فائدہ اگر دل میں اس کی یاد نہ ہو
میوے، گھی، گڑ یعنی میٹھی اشیاء، میدہ اور گوشت
شان دار پوشاکیں، آرام دہ سیج اور لہو و لعب
بڑے بڑے لشکر، رعایا کا ہجوم، کنیزیں اور خادم۔ ان سب کا کیا فائدہ
اے نانک۔ خدا کے سچے نام کے سوا یہ تمام سامان فنا پذیر ہے

۱۴۲

۶۳
جو لوگ رحم و کرم اور قناعت کا حلف اٹھا لیتے ہیں نہ انہیں کوئی مرض لاحق ہوتا ہے اور نہ انہیں موت پریشان کرتی ہے
وہ نجات حاصل کر کے اس خدا میں سما جاتے ہیں جس کا کوئی نام و نشان نہیں، روپ ریکھا نہیں
ایسے جوگی کو جو خدا کا جلوہ برگ و گیاہ، شجر اور اندر باہر دیکھ چکا ہے کیسا خوف ہو سکتا ہے
جوگی نڈر ہو کر حرص و ہوا سے بے نیاز ہو کر خلا سے لو لگا لیتا ہے۔ وہ ہمیشہ بیدار رہتا ہے۔ صداقت میں محو رہتا ہے
ایسا جوگی مجھے پسند ہے
غیر دنیاوی آگ روشن کر کے وہ عصر و زمانے کے جال کو خاک سیاہ کر دیتا ہے۔ بڑھاپے اور موت کی حالت سمجھ کر وہ تکبر کو نیست و نابود کر دیتا ہے
وہ خود بھی نجات حاصل کرتا ہے اور آبا و اجداد کو بھی نجات دلوا دیتا ہے
جو سچے گرو کی خدمت کرتا ہے وہی جوگی ہوتا ہے۔ خدا کے خوف میں وہ کروہ نڈر اور بے خوف ہو جاتا ہے
جس گرو کی وہ خدمت کرتا ہے وہ ویسا ہی بن جاتا ہے
میں اس غیر مادی خدا پر قربان جو خوف کا خاتمہ کر دیتا ہے اور بیتوں کو عزت و عظمت بخشتا ہے
اس کے گن گانے سے دوبارہ جنم نہیں لینا پڑتا
وہ جوگی ظاہر و باطن میں اسی خدا کو موجود پاتا ہے گرو کے شبد کے ذریعہ اپنی اصلیت کو پہچان لیتا ہے۔
اور سچی تعلیم کی وساطت سے خدا کا در ڈھونڈ لیتا ہے
وہ آدمی شبد کے ذریعہ انا کو فنا کر دیتا ہے۔ وہ خدا میں جذب ہو جاتا ہے۔ پھر وہ مرگ و حیات کے چکر سے آزاد ہو جاتا ہے
اس کی خواہشیں پوری ہو جاتی ہیں اس کے دل کا کنول کھل اٹھتا ہے۔

جو دیسے سو آسس نراسا ؛ کام کرودھ وکھ بھوک پیاسا ॥
نانک برلے طے اُداسا ॥ ۸ ॥ ۸ ॥

گوڑی اسٹ پدیا

٦٤
ایسو داسس طے سکھ ہوئی ؛ دکھ وسرے پاوے سچ سوئی ॥ ۱ ॥ .
درسن دیکھ بھئی مت پوری ؛ اٹھ سٹھ مجنوں چرن دھوری ॥ ۱ ॥ رہاؤ
نیتر سنتوکھے ایک لو تارا ؛ جیہوا سوچی رسس سارا ॥ ۲ ॥
سچ کرنی ابھینتر سیوا ؛ من ترپت آسیا الکھ ابھیوا ॥ ۳ ॥
جہہ جہہ دیکھو تہہ تہہ ساچا ؛ بن بوجھے جھگرت جگ کا چا ॥ ۴ ॥
گر سمجھاوے سوجھی ہوئی ؛ گرمکھ برلا بوجھے کوئی ॥ ۵ ॥
کر کرپا راکھو رکھوالے ؛ بن بوجھے پسو بھئے بیتالے ॥ ٦ ॥
گر کہیا اور نہیں دوجا ؛ کس کہو دیکھ کرو ان پوجا ॥ ۷ ॥
سنت ہیت پربھو تربھون دھارے ؛ آتم چینے سوتت بچارے ॥ ۸ ॥
ساچ ردے سچ پریم نواس ؛ پرنوت نانک ہم تا کے داسس ॥ ۹ ॥ ۸ ॥
گوڑی اسٹ پدیا

٦٥
گر کا سبد منے مینہہ مندرا کھن تھا کھا ہنڈا دو ॥
جو کچھ کرے بھلا کر مانو سہج جوگ ندھ پادو ॥ ۱ ॥
بابا جگتا جیو جگا جگ جوگی پرم تنت میہ جوگن ॥
امرت نام نرنجن پایا گیان کا ئیا رسس بھوگن ॥
سو نگری میں آسن بیو کلپ تیاگی باون ॥
سنی سبد سدا دھن سوہے اپہہ نس پورے ناون ॥ ۲ ॥
پت وچار گیان مت ڈنڈا ورتمان وبھوتن ॥
ہر کیرت رہ راسس ہماری گرمکھ پنت اتی تن ॥
سگلی جوت ہماری سمیا نانا ورن انیکن ॥
کہو نانک سُن بھرتر جوگی پار برہم لو ایکن ॥

راگ آسا

میں جن لوگوں کو دیکھ رہا ہوں وہ امید وبیم میں اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہوس اور غصّہ کے بس میں وہ عیش وعشرت کے پیاسے ہیں
نانک ایسا کوئی شاذونادر ہی ملتا ہے جو صحیح معنوں میں بیراگی ہوتا ہے

(۲۲-۲۲۳)

۶۴

جب کوئی بندۂ خدا مل جاتا ہے تو راحت نصیب ہوتی ہے تمام دکھ مٹ جاتے ہیں۔ صداقت میسّر آتی ہے
اس کے دیدار سے عقل وخرد کو اکملیت حاصل ہوتی ہے۔ اس کی خاک پا ساٹھ تیرتھوں کا اشنان ہے
اس کی آنکھوں میں اطمینان ہے اس کی لَو صرف ایک خدا سے لگی ہے۔ ہری نام کا رس چکھ کر اس کی زبان پاکیزہ ہو چکی ہے
اس کا کرم صداقت پر مبنی ہے۔ دل میں خدمت کی لگن ہے غائب اور غیر منقسم خدا کا نام اس کے دل کا سکون ہے
میں جدھر دیکھتا ہوں ادھر ہی خدا موجود ہے۔ اس کا جلوہ نہ دیکھ سکنے کی وجہ سے ناپختہ لوگ آپس میں جھگڑا کر رہے ہیں
گرو بتائے تو یہ شعور حاصل ہوتا ہے کوئی شاذونادر ہی گرو کی تعلیم سے یہ ادراک حاصل کرتا ہے
اے خدا ہم پر کرم کر اور ہماری حفاظت کر۔ خدا کے شعور وادراک کے بغیر یہ انسان بھوت پریت بنے ہوئے ہیں
گرو نے بتایا کہ خدا کے سوا کوئی ایسا نہیں جس کی پرستش کی جائے
یہ دنیا خدا نے درویش اور پیر پیدا کرنے کے لیے قائم کی ہے۔ وہ اپنی ذات کو پہچان کر اصلیت پر غور کرتا ہے
اس کے دل میں خدا، صداقت اور محبت کا بسیرا ہے۔ نانک کہتے ہیں کہ میں اسی کا خادم ہوں

(۲۲۴)

۶۵

دل میں بسے ہوئے گرو کے شبد کو مُدرا یعنی آسن سمجھو۔ رحم وکرم کی گدڑی پہنو
اس کی رضا پر قائم رہ کر "سہج یوگ" کا خزانہ حاصل کرو
اے بابا! خدا سے وابستہ انسان ابد تک جوگی رہتا ہے
اسے خدا کے نام کا آبِ حیات مل چکا ہے اور اس کا جسم ادراک وشعور کی لذّت چکھ رہا ہے
خدا کی آگہی ایک آسن ہے، اس پر بیٹھ جاؤ۔ باقی سب تصوّرات اور بحث مباحثے ترک کر دو
خدا کا قول ایک سنگھی (موسیقی کا ساز) ہے اور اس کی دل کش دھن دل اور دماغ کو راحت دے رہی ہے
خدا کا تصوّر کشکول ہے۔ عقل ودانش نے علم کا عصا تھام رکھا ہے۔ ماضی اور مستقبل کو بھول کر حال ہی میں مست رہنا بھبھوت کے مترادف ہے
اس کی حمد وثنا ہی رسم ورواج ہے۔ جن لوگوں نے گرمکھوں کا یہ مت اپنایا ہے وہ جوگیوں سے زیادہ بہتر ہیں
جو خدا ان گنت سینوں اور بے شمار رنگوں میں موجود ہے اس کے ظہور کو ہر شے میں پانا بیراگ کے مترادف ہے
نانک کہتے ہیں اے بھرتری جوگی سُن۔ ایسے سچے جوگی خدا سے لَو لگائے رہتے ہیں

(۳۵۹-۶۰)

( دل کی یکسوئی کے لیے جوگیوں میں شراب پینے کا دستور شروع ہو چکا تھا۔ انھوں نے گرو نانک دیوجی کو یہ پیالہ پیش کیا۔ گرو جی نے یہ شبد کہا )

۶۶

گڑ کر گیان ، دھیان کر دھاوے کر کرنی کس پائیے ॥
بھاٹھی بھون پریم کا پوچا ات رس ایو چوائیے ॥ ۱ ॥
بابا من متولرو نام رس پیوے سہج رنگ رچ رہیا ॥
ایہہ نس بنی پریم لو لاگی سبد انا حد گیہیا ॥ ۱ ॥ رہاؤ
پورا ساچ پیالہ سہجے تس ہی پیائے جاکو ندر کرے ॥
امرت کا واپاری ہووے کیا مدھ چھوچھے بھاؤ دھرے ॥ ۲ ॥
گرکی ساکھی امرت بانی پیوت ہی پروان بھیا ॥
در درسن کا پریتم ہووے مکت بیکنٹھے کرے کیا ॥ ۳ ॥
صفتی رتا صد بیراگی جوئے جنم نہ ہارے ॥
کہو نانک سن بھرتھر جوگی رکھیوا امرت دھارے ॥ ۴ ॥ ۳۸ ॥

راگ — آسا

ہمارا[1] علم گڑ ہے۔ یہ گڑ لیجیے۔ "دھاوے" کے پھول لیجیے نیک اعمال کے کیکر کی چھال لیجیے
دسویں دروازے میں بھٹی بنا لیجیے پھر اس پر محبت کا لیپ کیجیے۔ پھر آبِ حیات رسنے لگے گا
اے بابا! میرا دل ایسے نام کے رس کا متوالا ہے جو ہمیشہ خدا کے رنگ میں رنگا رہتا ہے
یہ سرور دن رات قائم رہتا ہے خدا سے لو لگی رہتی ہے۔ میں نے لافانی شبد اپنا رکھا ہے
"سہج یوگ" کا پیالہ جس میں کوئی آمیزش نہیں صداقت سے لبالب ہے۔ یہ اسے پلایا جاتا ہے جس پر خدا کا لطف و کرم ہوتا ہے
جو آدمی ایسے آبِ حیات کا سوداگر ہو وہ اس دنیاوی نشہ (شراب) کی طرف کیسے رجوع کر سکتا ہے
آبِ حیات جیسی بانی جس کی شہادت گرو دیتا ہے، میں اسے پیتے ہی خدا کا منظورِ نظر بن گیا
وہ پیارے خدا کا منظورِ نظر ہے وہ نجات اور بہشت کیا کرے گا
وہ اس کی حمد و ثنا میں مست ہے اور دنیا کی نظروں سے اوجھل ہے وہ اپنی زندگی بے کار ضائع نہیں کرتا
نانک کہتے ہیں اے بھرتری جوگی ایسا جوگی ہمیشہ نام کا آبِ حیات پیتا ہے اور سدا مخمور رہتا ہے

(۳۶۰)

---

[1] گڑ، دھاوے کے پھولوں اور کیکر سے شراب تیار کی جاتی تھی

تیسرا باب

# حصولِ مقصد کے ذرائع

## ست گرو

گرُا اک دیہہ بجھائی ॥
سبھناں جیا کا اک داتا سو میں وسر نہ جائی ॥[1]
جپ - پوڑی ٦

[1] اے گرو جی! مجھے اس ایک کا ادراک عطا کرو جو سب انسانوں کا داتا ہے وہ مالک مجھے کبھی فراموش نہ کرے۔

# گرو کی ضرورت

۶۷

بن ست گرو کنے نہ پائیو بن ست گرو کنے نہ پائیا ॥
ست گر وچ آپ رکھیوں کر پرگٹ آپ سنائیا ॥
ست گر ملیے سدا مکت ہے جن وچوں موہ چکائیا ॥
اتم ایہہ وچار ہے جن سچے سیو چت لائیا ॥
جگ جیون داتا پائیا ॥ ۶ ॥

وار آسا، پوڑی ۶

۶۸

جے توں تا رُو پان تاہو پچھ تڑنہہ کل ॥
تا ہو کھرے سجان ونجھا اینی کیری ॥ ۳ ॥

اشلوک واراں تو ودھیک

# گرو کے اوصاف

۶۹

سو گرو جے ساچ درڑاوے ؛ اکتھ کتھا وسے سبد ملاوے ॥
ہر کے لوگ اور نہیں کارا ؛ ساچو ٹھاکر ساچ پیارا ॥ ۱ ॥
تن بیں منوا من مہیہ ساچا ؛ سو ساچا مل ساچے راچا ॥
سیوک پربھ کے لاگے پائے ؛ ست گر پورا ملے ملائے ॥ ۳ ॥ ۲ ॥

دھناسری اسٹ پدیا

۷۰

ایک مہیہ سرب اسرب مہیں ایکا ایہہ ست گر دیکھ دکھائی ॥ ۵ ॥
جن کیے کھنڈ منڈل برہمنڈا سو پربھ لکھن نہ جائی ॥ ۶ ॥
دیپک تے دیپک پرگاسیا تربھون جوت دکھائی ॥ ۷ ॥
سچے تخت سچ محلیں بیٹھے نربھو تاڑی لائی ॥ ۸ ॥

۶۷

گرو کے بغیر نہ پہلے کسی نے خدا پایا تھا نہ اب پائے گا
خدا شبد میں مضمر ہے، گرو نے اسے نمایاں کیا اور شبد سنا دیا
ست گرو سے مل کر جنھوں نے حرص و ہوا کا خاتمہ کر دیا ہے ان ہی کو ہمیشہ کے لیے نجات مل جاتی ہے
خدا سے لو لگانا سب سے ارفع و اعلیٰ تصور ہے: اس خدا کا انھیں وصال ہوا ہے
جو تمام دنیا کو زندگی بخشتا ہے

(۴۶۶)

۶۸

اگرچہ تو تیرنا جانتا ہے لیکن تو تیراکی کا فن ان تیراکوں سے سیکھ
جو ان گنت گردابوں میں سے گزر چکے ہیں

(۱۴۱۰)

۶۹

تو اسے اپنا گرو بنا جو صداقت کو تقویت دیتا ہے۔ تو ایسا گرو بنا جو ناقابلِ بیان خدا کو بھی تیرے سامنے لا کر ظہور پذیر کر دیتا ہے
خدا کے بندوں کا بس یہی کام ہوتا ہے۔ وہ سچے مالک اور صداقت سے محبت کرتے ہیں
وہ اپنے باطن میں اسے تلاش کر کے اسے اپنے باطن میں بسا لیتے ہیں۔ جو لوگ سچے خدا سے لو لگاتے ہیں وہ خدا کا روپ اختیار کر لیتے ہیں
کامل گرو ملے تو وہ اپنے شاگرد کو خدا کے قدموں میں لے جاتا ہے اور اس کے روبرو کر دیتا ہے

(۶۸۶)

۷۰

ست گرو نے خود یہ تجربہ کیا ہے کہ ایک خدا سب میں سمایا ہوا ہے اور وہ سب میں واحد ہے
جس نے دیار و ملک بنائے ہیں اس کو دیکھنا مشکل ہے
لیکن سچے گرو نے دیے سے دیا جلا کر تینوں لوک جگمگا دیے ہیں
سچے محل میں سچے تخت پر جو خدا بیٹھا ہے گرو نے اس سے اپنے شاگرد کی لو بھی لگا دی ہے

موہ گیا بیراگی جوگی گھٹ گھٹ کنگری وائی ॥ ۹ ॥
نانک سرن پربھو کی چھوٹے ست گر سچ سکھائی ॥ ۱۰ ॥ ۸ ॥

رام کلی دکھنی

۷۱

پورے گر تے نام پایا جائے ۔ جوگ جگت سچ رہے سمائے ॥
بارہ ماہ جوگی بھرمائے سنیاسی چھیا چار ॥
گر کے سبد جو مر جیوے سو پائے موکھ دوار ॥
بن سبدے سب دوجے لاگے دیکھو ردے وچار ॥
نانک وڈے سے وڈبھاگی جن سچ رکھیا ار دھار ॥ ۳۴ ॥

رام کلی سدھ گوسٹی

# گرو کا لائحہ عمل

۷۲

گن ونتی گن ویتھرے اوگن ونتی جھور ॥
جے لوڑے ور کامنی نہ ملیے پر کور ॥
نا بیڑی نا تلہڑا ناں پائیے پر دور ॥ ۱ ॥
میرے ٹھاکر پورے تخت اڈول ॥
گرمکھ پورا جے کرے پائیے ساچ اتول ॥ ۱ ॥ رہاؤ
پربھ ہر مندر سوہنا تس مے مانک لال ॥
موتی، ہیرا، نرملا، کنچن کوٹ رسال ॥
بن پوڑی گڑ کیو چڑھو گر ہر دھیان نہال ॥ ۲ ॥
گر پوڑی، بیڑی گرو گرو تلہا ہر ناؤ ॥
گر سر ساگر بوہی تھو گر تیرتھ دریاؤ ॥
جے تس بھاوے اوجلی ست سر ناون جاؤ ॥ ۳ ॥
پورو پورو آکھیے پورے تخت نواس ॥
پورے تھان سہاونے پورے آس نراس ॥
نانک پورا جے ملے کیو گھاٹے گن تاس ॥ ۴ ॥ ۹ ॥

سری راگ

حرص و ہوا کا خاتمہ ہو گیا۔ دنیا سے ناطہ ٹوٹ گیا۔ اس سے تُو جاگی جس کی بانسری ہر ایک شخص کے باطن میں نغمہ سرا ہے
اے نانک! سچے دوست کی طرح ست گرو مجھے خدا کی بارگاہ میں لے گیا

(۹۰۷)

۷۱

نام کامل گرو سے حاصل ہوتا ہے۔ جوگ کا سچا طریقہ یہ ہے کہ انسان صداقت پسند رہے
جوگی اپنے بارہ پنتھوں میں اور سنیاسی اپنے دس فرقوں میں بھٹک رہے ہیں
گرو کے شبد کے ذریعہ جو آدمی خودی کو فنا کر کے زندہ ہے اسے ہی نجات حاصل ہوگی
شبد کے بغیر لوگ دوسری سمتوں میں مصروف کار ہیں۔ یہ بات آپ خود اپنے دل پر نظر ڈال کر دیکھ سکتے ہیں
اے نانک وہ لوگ بہت خوش نصیب ہیں جن کے دلوں میں صداقت ضیا بار ہے

(۹۴۱-۴۲)

۷۲

اے بیدار و آگاہ عورت اگر تو اپنے پتی پرمیشور سے ملنا چاہتی ہے تو سمجھ لے کہ وہ تجھے مکر و فریب سے نہیں ملے گا
پاکباز عورت اپنے پتی پرمیشور کے اوصاف کو وسعت دیتی ہے۔ بدچلن عورت سے اس کا شوہر دور بھاگتا ہے
نہ کشتی ہے نہ کشتی بان۔ تو دور بسنے والے پتی پرمیشور تک رسائی نہیں حاصل کر سکتی
اے میرے مالک تو اٹل اور جاوداں تخت پر بیٹھا ہے
کوئی گرمکھ (بندۂ خدا) اگر مجھے کامل بنا دے تو مجھے ایسی صداقت میسر آئے گی جسے تولا نہیں جا سکتا
وہ مالک تو ایک خوب صورت مندر کی طرح ہے
ہیروں موتیوں سے جڑے ہوئے سونے کے ایک قلعہ کی طرح ہے
میں سیڑھی کے بغیر اس قلعے پر کیسے چڑھوں۔ اے دل! تو اس گرو کی وساطت سے جو یادِ خدا میں محو ہے اس مندر میں پہنچ سکتا ہے
کیوں کہ گرو ہی سیڑھی ہے، گرو ہی کشتی بان ہے ــ اور خدا کے نام سے بھرپور ہے
وہی اس مہا ساگر کا جہاز ہے۔ سچا گرو ہی اس دریا سے پار لگانے والا تیرتھ ہے
تو اس کی رحمت سے صداقت کے اس دریا میں غسل کر کے پاکیزہ ہو جا
جسے کاملوں کا کامل کہتے ہیں وہ عظیم ترین سنگھاسن پر جلوہ افروز ہے
وہ بارگاہ اتنی حسین و جمیل ہے کہ وہاں ہر مایوس و ناامید کی آرزو پوری ہوتی ہے
نانک کہتے ہیں کہ اگر وہ کامل مل جائے تو پھر اوصاف کا خزانہ ہرگز کم نہیں ہوگا

(۱۷)

۷۳

امرت نیر گیان من مجن اٹھ سٹھ تیرتھ سنگ گہے ॥
گر اپدیس جواہر مانک سیوے سکھ سو کھوج لہے ॥
گر سمان تیرتھ نہیں کوئے ؛ سر سنتوکھ تاس گرو ہوئے ॥ ۱ ॥ رہاؤ
گرو دریاو سدا جل نرمل ؛ ملیا درمت میل ہرے ॥
ست گر پائیے پورا ناون ؛ پسو پریتیہ دیو کرے ॥ ۲ ॥
رتا سچ نام تل ہی ال ؛ سو گر پرمل کہیے ॥
جاکی واس بناسپت سورے ؛ تاس چرن لو رہیے ॥ ۳ ॥
گرمکھ جیے پران آپ جیہ گرمکھ سو گھر جائیے ॥
گرمکھ نانک سچ سمایے گرمکھ نج پد پائیے ॥ ۴ ॥ ۶ ॥

پربھاتی

## گرو کے حضور جانے کا ثمر

۷۴

گر بن سمسر سہج سبھائے ؛ درمت گت بھئی کیرت ٹھائے ॥
سچ پوڑی ساچو مکھ ناؤ ؛ ست گر سیو پائے نج ٹھاؤ ॥ ۱ ॥
من چورے کھٹ درسن جان ؛ سرب جوت پورن بھگوان ॥ ۱ ॥ رہاؤ
ادھک تیاس بھیکھ بہو کرے ؛ دکھ وکھیا سکھ تن پر ہرے ॥
کام کرودھ انتر دھن ہرے ؛ دبدھا چھوڑ نام نس ترے ॥ ۲ ॥
صفت صلاحن سہج آنند ؛ سکھا سین پریم گوبند ॥
آپے کرے آپے بخشند ؛ تن من ہر پہ آگے جند ॥
جھوٹ وکار مہا دکھ دیہہ ؛ بھیکھ ورن دیسے سبھ کھیہہ ॥
جو اپجے سو آوے جائے ؛ نانک استھر نام رجائے ॥ ۴ ॥ ۱۱ ॥

آسا

۷۵

نانک گرو سنتوکھ رکھ دھرم پھل پھل گیان ॥
رس بھریا رہیا سدا پکے کرم دھیان ॥
پت کے سادھ کھادا لہے دانا کے سر دان ॥ ۱ ॥ م - ۱ ॥
سونے کا برکھ پت پروالا پھل جواہر لال ॥
تت پھل رتن لگیہ مکھ بھاکت ہردے ردے نہال ॥

۷۳

جو سکھ گرو کی سیوا کرتا ہے اور گربانی کی تلاش کرتا ہے اسے اس میں سے ہیرے جواہرات ملتے ہیں۔ وہ اپنے من کو علم کے آب حیات میں دھو کر صاف کر لیتا ہے۔ اس علم میں اڑسٹھ تیرتھوں کی پاکیزگی ہے
سب سے بڑا تیرتھ ہے سچا گرو۔ وہ اطمینان و سکون کا سرچشمہ ہے
وہ ایک ایسا دریا ہے جس کا پانی ہمیشہ صاف رہتا ہے۔ گرو کے ملاپ سے برائیاں دور ہو جاتی ہیں
گرو کے میل سے ریاضت پایۂ تکمیل کو پہنچ جاتی ہے۔ گرو انسان کو جانور اور بھوت پریت سے فرشتہ بنا دیتا ہے
خدا کی یاد میں رنگے ہوئے ست گرو کو اصلی چندن کیا زیب دیتا ہے
جس کی خوشبو سے گرد و نواح کے پیڑ پودے معطر ہو جاتے ہیں اس کے قدموں سے نظر ملا دو۔
گرو کے ذریعہ روح پھر سے تازہ اور شگفتہ ہو جاتی ہے۔ گرو کے ذریعہ آدمی خدا کے حضور پہنچ جاتا ہے
گرو کے ذریعہ وہ صداقت میں جذب ہو جاتا ہے
اور اپنے آپ کو پہچان لیتا ہے

(۲۹- ۱۳۲۸)

۷۴

جو آدمی ست گرو کی خدمت کرتا ہے اسے اس کا صحیح مقام مل جاتا ہے پھر اس کے لیے گھر اور جنگل ایک جیسے ہو جاتے ہیں۔ برائی کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور اس کے دل میں خدا کے اوصاف اور اس کی تعریف جاگزیں ہو جاتے ہیں۔ آدمی خدا کے نام کا ورد کرتا ہوا صداقت کی سیڑھی پر چڑھتا ہے
دل پر قابو پایا تو یہ سمجھو کہ شش جہات کا علم حاصل ہو گیا۔ پھر اسے ہر جگہ اسی کا نور دکھائی دیتا ہے
زیادہ پیٹ بھرنے سے ہوس بڑھتی ہے۔ جنسی لذت اس کے سکھ چین کو تباہ کر دیتی ہے
ہوس اور غصہ اس کے باطنی خزانے لوٹ لیتے ہیں۔ اگر وہ کشش و پیچ میں نہ پڑے تو خدا کے نام کے سہارے پار اتر جاتا ہے
خدا کے گن گانے سے "سہج"[1] کا سرور میسر آتا ہے۔ ایشور پریم اس کا دوست اور رشتہ دار بن جاتا ہے
وہ جسم و جاں خدا کے حوالے کر دیتا ہے۔ جس مالک نے اسے پیدا کیا ہے وہ اس پر رحم کرتا ہے
فریب اور ہوس جسم کو بہت دکھ دیتے ہیں۔ اس دکھ کو دور کرنے کے لیے رنگ و نسل کام نہیں آتے
جو پیدا ہوا ہے وہ آتا جاتا رہتا ہے۔ اے نانک میں تجھے یاد کرتا ہوں۔ تیری رضا پر راضی ہوں۔ جو تیرا آسرا لیتا ہے وہ مرگ و پیدائش سے چھٹکارا حاصل کر لیتا ہے
(۵۲ - ۳۵۱)

۷۵

اے نانک! ست گرو اطمینان و سکون کا درخت ہے جس میں دھرم کے پھول اور علم کے پھل لگتے ہیں
یہ پھل سدا ہرے بھرے رہتے ہیں۔ یادِ خدا اور نیک اعمال سے یہ پھل پکتے ہیں
اسے کھانے والا وصالِ خدا کی لذت سے آشنا ہوتا ہے۔ گرو کی یہ نعمت سب سے بڑی نعمت ہے
گرو سونے کا پیڑ ہے جس پر مونگے، ہیرے اور جواہرات کے پھول لگے ہوئے ہیں
اس کا ہر قول ایک گوہر تابدار ہے۔ یہ قول دل میں خدا کو جلوہ گر کرنے کا نتیجہ ہیں

---

[1] 'سہج' یعنی غیر مادی حالت، بنیادی وجود

نانک کرم ہووے مکھ مستک لکھیا ہووے لیکھ ॥
اٹھ سٹھ تیرتھ گر کی چرنی پوجے سدا ویسیکھ ॥
ہنس ہیت لوبھ کوپ چارے ندیاں اگ ॥
پوے دجھے نانکا ترییے کرمی لگ ॥ ۲ ॥

وار ماجھ، پوڑی ۲۰، اسلوک ۱-۲

۷۶

ست گرو وڈو واریا جت ملیہ خصم سمالیا ॥
جن کر اپدیس گیان انجن دیا ان ہی نیتری جگت نہالیا ॥
خصم چھوڑ دوجے لگے ڈبّے سے ون جاریا ॥
ست گرو ہے وہی تھا وِرلے کنے وچاریا ॥
کر کرپا پار اتاریا ॥ ۳ ॥

وار آسا، پوڑی ۱۳

۷۷

سچا ست گرو سیو سچ سمالیا ॥ انت کھلوا آئے جے ست گرو اگے گھالیا ॥
پوہ سکے جم کال سچا رکھوالیا ॥ گر ساکھی جوت جگائے دیوا بالیا ॥
من مکھ ون ناوے کوڑیار پھرے بیتالیا ॥ پسو مانس چم پلیٹے اندرہ کالیا ॥
سبھو ورتے سچ سچے سبد نہالیا ॥ نانک نام ندھان ہے پورے گر دکھالیا ॥ ۱۴ ॥ ۱ ॥

وار ملار، پوڑی ۱۴

## شبد کے ذریعہ گرو سکھ کو سنوارتا ہے

۷۸

گرمکھ نادن گرمکھ ویدن گرمکھ رہیا سمائی ॥
گر ایسر گر گورکھ برما گر پاربتی مائی ॥
جے ہاؤ جانا آکھاں ناہی کہنا کتھن نہ جائی ॥
گرا اک دیہہ بجھائی ॥ سبھناں جیا کا اک داتا سو میں وسر نہ جائی ॥ ۵ ॥

جپ پوڑی ۵

۷۹

ست گرو سبدی پادھر جان ॥ گر کے تکیے ساچے تان ॥
نام سنبھال سی روڑہی بان ॥ تھے بھاوے در لہسی پران ॥ ۲ ॥ ۱ ॥

جب خدا کی مہر ہو اور نوشتۂ تقدیر اچھا ہو تو انسان گرو کے قدموں کو اڑسٹھ تیرتھوں سے بھی زیادہ لائق تحسین مانتا ہے
تشدد، موہ، لالچ اور غصہ چاروں ہی آگ کی ندیاں ہیں
اور جو لوگ ان میں بہہ جاتے ہیں جل جاتے ہیں۔ گرو کے سہارے اس دریا سے پار ہونا ممکن ہے

(۱۴۷)

۷۶
میں ست گرو پر قربان جس سے ملنے پر میں نے اپنے مالک کو یاد کیا
اس نے مجھے پیغام دے کر علم کا سرمہ دیا۔ آنکھوں میں وہ سرمہ ڈال کر میں نے اس دنیا کو دیکھا
جو لوگ مالک کو چھوڑ کر دوسرے دھندوں میں مصروف ہو گئے وہ دنیا کے سمندر میں غرق ہو گئے
کسی کو شاذ و نادر ہی یہ علم ہوا کہ خدا اس سمندر سے دور ہے
جو اپنے لطف و کرم سے اس سمندر سے پار لے جاتا ہے

(۴۷۰)

۷۷
سچے گرو کی خدمت کرنے سے مجھے صداقت کا پتہ چلا
میں نے ست گرو کے سامنے جو ریاضت کی اس نے میری مدد کی
وہ میرا سچا محافظ ہے اس لیے ملک الموت میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا
ریاکار لوگ اس کے نام کے بغیر بھوتوں کی طرح منڈلا رہے ہیں۔ ان کے دل کالے ہیں
انسان کے چمڑے میں لپٹے ہوئے جانور کی طرح
میں نے گرو کے شبد کے ذریعہ سے یہ دیکھا کہ خدا ہمہ جائی ہے
(۱۲۸۴) کامل گرو نے مجھے یہ بتایا کہ نام ایک خزانہ ہے

۷۸
گرو کا شبد ہی ناد[1] ہے، گرو کا شبد ہی وید ہے۔ گرو کے شبد میں اس کا ادراک و عرفان سمایا ہوا ہے
گرو ہی شو جی ہے، وشنو ہے، برہما ہے۔ وہی پاربتی، لکشمی اور سرسوتی ہے
اگر میں پرماتما کو جان بھی لوں تب بھی اسے بیان نہیں کر سکتا کیوں کہ وہ بیان و اظہار سے باہر ہے
اے گرو دیو مجھے اس ایک کا ادراک عطا کر
جو سب کا داتا ہے — اور وہ مجھے کبھی نہ بھولے

(۲)

۷۹
جو گرو کے سہارے صحیح راستے پر چل نکلتا ہے اور دل کش گربانی کے ذریعہ خدا کا نام دل میں جاگزیں کر لیتا ہے
تیری مہر ہو تو وہ تیرا در پہچان لے گا

---

[1] جوگی کہتے ہیں کہ علم ناد سے ملتا ہے جس کی پیدائش شو جی سے ہوئی وید برہما کے ذریعہ ظہور میں آئے اور وشنو ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ پاربتی، لکشمی اور سرسوتی ان کی شکتیوں کے نام ہیں۔

اوڑاں • بحساں ایک لو تار ÷ گرکے سبد نام آدھار ॥
ناں جل ڈونگر ناں اونچی دھار ÷ نج گھر واسا تہہ گمھ نہ چالن ہار ॥ ۳ ॥
جت گھر وسے تو ہے بدھ جانے بیجو محل نہ جاپے ॥
ست گرُ با جھو سمجھ نہ ہو وی سب جگ دبیا چھاپے ॥
کرن پلاؤ کرے بل لا تو بن گرُ نام نہ جاپے ॥
پل پنکھ میہ نام چھڑائے جے گر سبد سنجاپے ॥ ۴ ॥
اک مورکھ اندھے مگدھ گوار ÷ اک ست گرُ کے بھے نام آدھار ॥
ساچی بانی میٹھی امرت دھار ÷ جن پیتی تس موکھ دوار ॥ ۵ ॥
نام بھے بھائے ردے لساہی گرُ کرنی سچ بانی ॥
اندو رسے دھرت سہادی ÷ گھٹ گھٹ جوت سمانی ॥
کالیہ بجس درست ایسی منگرے کی نیسانی ॥
ست گر با جھوں گور اندھارا ڈوب موئے بن پانی ॥ ۶ ॥

ملار اسٹ پدیا

## گرُ شبد ہی گرو ہے

۸۰

سبد گرُ پیرا گہر گمبھیرا بن سبدے جگ بورانن ॥
پورا بیراگی سہج سبھاگی سچ نانک من مانن ॥ ۸ ॥ ۱ ॥

سورٹھ اسٹ پدیا

۸۱

بھنت نانک کرے ویچار ÷ ساچی بانی سیو دھرے پیار ॥
تاکو جاپے موکھ دوار ÷ جپ تپ سبھ ایہہ ہو سبد ہے جار ॥ ۵ ॥ ۲ ॥ ۴ ॥

دھناسری

## آرتی [ا]

۸۲

گگن مے تھال رو چند دیپک بنے تارکا منڈل جنک موتی ॥
دھوپ مل آنلو پون چورو کرے سگل بن رائے پھولنت جوتی ॥

---

[ا] گرو نانک دیو جب (پوری، اڑیسہ) جگن ناتھ پوری گئے تو شام کو پجاریوں نے ان کو جگن ناتھ کی مورتی کی آرتی میں شامل ہونے کے لیے کہا۔ ایک تھالی میں انھوں نے دیے جلا رکھے تھے۔ تھالی میں لوبان جل رہا تھا۔ مورتی پر نچھاور کرنے کے لیے پھول بھی رکھے ہوئے تھے۔ گرو نانک جی نے یہ شبد کہا کہ میرے ایشور کی آرتی تو خود بخود ہو رہی ہے۔

گرو کے شبد سے نام کو بنیاد بنا کر اور اپنے مالک سے لَو لگا کر بیٹھتا ہوں تو میں ایک اونچی اڑان بھرتا ہوں
اس وقت اس دنیا کے سمندر کی برائیاں، تکبر کے پہاڑ یا پھر ایسی کوئی رکاوٹ میرے راستے میں حائل نہیں ہوتی۔ میں اپنے باطن میں جا بستا ہوں اور کسی دوسری رہ گزر پر نہیں چلتا ہوں
جس روح میں تو سما جاتا ہے اس کی حالت تو ہی جانتا ہے۔ اے تیرے سوا کوئی اور راستہ نہیں سوجھتا
ست گرو کے بغیر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ تمام دنیا جہالت کے اثر کے تحت ہے
بہت سے لوگ زار و قطار رو رہے ہیں مگر گرو کے بغیر نام کا احساس نہیں ہوتا
اس کا نام چشم زدن میں نجات دلا دیتا ہے اگر گرو کے شبد سے واقفیت حاصل ہو جائے۔
کچھ لوگ احمق، اندھے، گوار اور جاہل ہیں اور کچھ لوگ ست گرو کے خوف کے باعث خدا پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔
گرو کی سچی بانی آبِ حیواں کا چشمہ ہے۔ جس نے یہ آبِ حیواں پی لیا وہ نجات پا گیا
جو لوگ خلوص سے گربانی کو اپنے دل میں بسا لیتے ہیں اور خوف میں رہ کر سچے عمل کرتے ہیں
ان پر رحم کی بارش ہوتی ہے۔ ان کے دل کی دھرتی سرسبز ہو جاتی ہے۔ انھیں ہر روح میں خدائی نور نظر آتا ہے
جو شخص بے استاد ہوتا ہے وہ اپنی کم عقلی کے باعث بنجر زمین میں بوائی کرتا ہے
ست گرو کے بغیر تو دنیا تاریک نظر آتی ہے۔ خدا کے نام کا آبِ حیواں پیے بغیر خود غرض لوگ لہو و لعب کے سمندر میں ڈوب کر پیاسے مر جاتے ہیں

(۱۲۷۵)

۸۰

جو شبد گہرائی تک جاتا ہے وہی گر شبد ہے۔ شبد کے بغیر یہ دنیا پاگل ہے
اے نانک جس کے دل میں سچ ہے وہ دنیا سے اکتا جاتا ہے۔ اور وہ خوش نصیب "سہج" کی حالت کو پہنچ جاتا ہے

(۶۳۵)

۸۱

نانک کہتے ہیں کہ سچی بانی سے پیار کرو اور اس پر غور کرو
تاکہ نجات کا دروازہ ملے۔ یہ شبد تمام ریاضتوں کا نچوڑ ہے

(۶۶۱)

۸۲

آسمان ایک تھالی ہے جس میں سورج اور چاند کے دیے ہیں ستاروں کے موتی ہیں
خوشبودار اور صندلی ہوا لوبان جلا رہی ہے اور یہی ہوا چنور کر رہی ہے۔ جنگلوں میں نباتات کے اوپر کھلے ہوئے پھول اس کی بھینٹ چڑھ رہے ہیں۔

کیسی آرتی ہوئے بھو کھنڈنا تیری آرتی ॥
انہاسبد واجنت بھیری ॥ ۱ ॥ رہاؤ
سہس تو نین نن نین ہے توہ کاؤ سہس مورت ننا ایک توہی ॥
سہس پد بمل نن اک پد گندھ بن سہس تو گندھ اِو چلت موہی ॥ ۲ ॥
سبھ میں جوت ہے سوئے ॥ تس کے چانن سب مہہ چانن ہوئے ॥
گرساکھی جوت پرگٹ ہوئے ॥ جو تس بھاوے سو آرتی ہوئے ॥ ۳ ॥
ھر چرن کمل مکرند لوبھت منوان دنون موہی آہی پیاسا ॥
کرپا جل دے نانک سارنگ کاؤ ہوئے جاتے تیرے نائے واسا ॥ ۴ ॥ ۱ ॥ ۷ ॥ ۹ ॥

دھناسری

## دنیاوی اشیار پائدار نہیں

۸۳

دھن، جوبن ار پُھلڑا ناٹھی اڑے دن چار ॥
پبن کیرے پت جیو ڈھل ڈھل جُمن ہار ॥ ۱ ॥
رنگ مان لے پیاریا جا جوبن نو ہُلا ॥
دن تھوڑڑے تھکے بھیا پرانا چولا ॥ ۱ ॥ رہاؤ
سجن میرے رنگلے جائی سُتے جیران ॥
ہم بھی وینجاں ڈُمنی روواں جھینی بان ॥ ۲ ॥
کی ناں سُنے ہی گورے آپن کنی سوئے ॥
لگی آوے ساہورے نت ناں پیئی آ ہوئے ॥ ۳ ॥
نانک سُتی پیئی اے جان برتی سن ॥
گناں گوائی گنٹھڑی اوگن چلی بن ॥ ۴ ॥ ۲۴ ॥

سری راگ

۸۴

در گھر مہلا سوہے پکے کوٹ ہزار ॥
ہستی گھوڑے پاکھرے لسکر لکھ اپار ॥
کس ہی نال نہ چلیا کھپ کھپ موئے اسار ॥ ۲ ॥
سونیا رُپا سنچیے مال، جال، جنجال ॥
سب جگ میہہ دوہی پھیریے بن ناوے سر کال ॥
پنڈ پڑے جیو کھیل سی بدفعلی کیا حال ॥ ۴ ॥

مرگ و پیدائش سے نجات دلانے والے بھگوان تیری یہ کیسی آرتی ہو رہی ہے
تیری ہزاروں آنکھیں ہیں مگر ایک بھی آنکھ نہیں، تیری ہزاروں مورتیاں ہیں مگر ایک بھی مورتی نہیں
تیرے ہزاروں پاک پاؤں ہیں مگر کوئی بھی تیرا پاؤں نہیں۔ تو بے ناک ہے مگر تیری ہزاروں ناکیں ہیں
تیرے چمتکار نے میرا من موہ لیا ہے
سب میں جو زندگی ہے وہ تیری ہی پیداوار ہے۔ اسی کے نور سے سب روشن ہیں
گرو کی تعلیم سے اس کا نور نظر آتا ہے۔ جو بھگوان کو پسند آئے وہی اس کی آرتی ہے
میرے دل کا بھونرا تیرے کنول جیسے قدموں کی دھول کا لوبھی ہے۔ اسے رات دن یہی پیاس ستائے رہتی ہے
نانک پپیہے کو اپنی عنایت کا جام بخشو تاکہ وہ خدا کے نام میں جا بسے

(۶۶۳)

۸۳
دولت اور جوانی کے پھول تھوڑے دنوں کے مہمان ہوتے ہیں
جیسے چوپتی[1] کے پتے پانی اتر جانے پر مرجھا جاتے ہیں
لہٰذا اے جان سن۔ خدا کی محبت کا مزہ لوٹ لے جب تک کہ جوبن کا نیا ولولہ باقی ہے
چند روز کے بعد یہ جسم بوڑھا ہو جائے گا اور تکان سے بھر جائے گا
اے عزیز۔ تو قبروں میں جا سوئے گا
میں بھی ادھر ہی جا رہا ہوں بچوں کی طرح بلکتا ہوا
اے بیدار و آگاہ عورت! تو اس آواز کی طرف دھیان کیوں نہیں دیتی
جو کہہ رہی ہے کہ تو سسرال جا رہی ہے سمجھ ہمیشہ میکے[2] میں نہیں رہنا
اے نانک جو انسان اس دنیا میں غافل رہا وہ دن دہاڑے لٹ گیا
اوصاف کی گٹھری جو تو ساتھ لایا تھا وہ چھن گئی اور گناہوں کی پوٹلی اٹھائے تو چل پڑا

(۲۳)

۸۴
خوبصورت در و دیوار والے محل، ہزاروں مضبوط قلعے
ہاتھی اور آراستہ گھوڑے اور بے شمار لشکر کبھی کسی کے ساتھ نہیں گئے
ان ناپائیدار اشیا کے لیے لوگ تڑپتے ہوئے مر گئے
سیم و زر جمع کرنا، ساز و سامان فراہم کرنا یہ سب بکھیڑے ہیں
دنیا بے شک ہمارے نام سے تھرائے مگر اس کے بغیر موت نہیں ٹلے گی
جسم پڑا رہ جائے گا۔ روح چل پڑے گی۔ جو لوگ گناہ کرتے ہیں ان کا کیا حال ہوگا

[1] چوپتی جوہڑوں میں چار پتوں والی ایک بوٹی ہے
[2] یہ دنیا جیو آتما (انسان) کا میکہ ہے۔ موت دلہا ہے جو اس کو بیاہ کر دوسری دنیا میں لے جائے گی جسے انسان کا سسرال کہا جاتا ہے

مُتّا دیکھ وگ سیسے ناری سیج بھتار ॥
چوا چندن لائیے کاپڑ روپ سنگار ॥
کھے ہو کھے رلائیے چھوڑ چلے گھر بار ॥ ۵ ॥
مہر ملوک کہائیے راجہ راؤ کہ کھان ॥
چودھری راؤ سدائیے جل بلیے ابھیمان ॥
من مکھ نام وساریا جیوڈو دوھا کان ॥ ۶ ॥
ہوسے کر کے جائسی جو آیا جگ ماہ ॥
سب جگ کاجل کوٹھری تن من دیہہ سواہ ॥
گر راکھے سے نرملے سبد نواری بھاہ ॥ ۷ ॥
نانک ترئیے پیچ نام سرساہاں پاتساہ ॥
میں ہرنام نہ وِیسرے ہرنام رتن ویساہ ॥
من مکھ بھو جل پچ موئے گر مکھ ترے اتھاہ ॥ ۸ ॥ ۶ ॥

سری راگ اسٹ پدیا

## مایا کے جال سے کیسے بچیں

۸۵

مایا مایا کر موئے مایا کسے نہ ساتھ ॥
ہنس چلے اُٹھ ڈُمنو مایا بُھلی آتھ ॥
من جھوٹھا جم جوہیا اوگن چلے نال ॥
من مہہ من الٹو مرے جے گن ہوتے نال ॥
میری میری کر موے ون نا دسے دکھ بھال ॥
گڑھ، مندر، محلاں، کہاں جیو باجی دیوان ॥
نانک سچے نام بن جھوٹھا آون جان ॥
آپے چتر سروپ ہے آپے جان سجان ॥ ۴۲ ॥

رام کلی دکھنی اونکار

۸۶

سرم دھرم دوئے نانکا جے دھن پلے پائے ॥
سو دھن متر نہ کاڈھیے جت سر چوٹاں پائے ॥
جن کے پلے دھن وسے تن کا ناؤ فقیر ॥
جنہ کے ہردے تو بسے تے نر گنی گہیر ॥ ۱ ॥ ۵ ॥ م-۱ ॥

اولاد کو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔ بیوی کو سیج پر دیکھ کر خاوند خوش ہوتا ہے
حسن کے سنگار کے لیے عطر اور چندن کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اعلیٰ پوشاک پہنی جاتی ہے
جب یہ جسم مٹی میں مل گیا تو یہ سارا ٹھاٹ یہیں دھرا رہ جائے گا
ہم اپنے آپ کو راجہ، راؤ، بادشاہ، چودھری اور خان کہلواتے ہیں
شاہوں کے شاہ کہلوانے کی حسرت رکھتے ہیں۔ اسی گھمنڈ کی آگ میں ہم جلتے رہتے ہیں
حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ خدا کو بھول جاتے ہیں وہ جنگل کی آگ میں سرکنڈوں کی طرح ہیں
جو اس دنیا میں آیا ہے وہ "میں ہوں۔ میں ہوں" کرتا چل پڑے گا
یہ دنیا ایک تاریک کوٹھری ہے دل و دماغ سیاہ ہوتے جاتے ہیں
پاکیزہ وہی رہتے ہیں جن کو گرو بچا لیتا ہے اور شبد نے جن کے تکبر کی آگ بجھادی ہے
اے نانک جو شہنشاہوں کے شہنشاہ سے بھی بڑا ہے اس کا نام لینے سے نجات ملتی ہے

اے خدا میں تیرا نام یاد رکھوں اور یہی موتی خریدوں
خودغرض لوگ اس دنیا میں پھنسے رہ جاتے ہیں جب کہ گرمکھ اس اتھاہ ساگر سے پار اتر جاتے ہیں

(۶۳ - ۶۴)

۸۵
مایا مایا پکارتے مر گئے لیکن مایا کسی کے ساتھ نہ گئی
روح شش و پنج میں پرواز کر گئی اور مایا یہیں دھری رہ گئی
جھوٹے لوگ موت کی گھڑیاں گنتے رہتے ہیں لیکن ان کے بداعمال ان کے ساتھ چل پڑتے ہیں
اگر نیک اوصاف ساتھ ہوں تو دل دنیا کی طرف رجوع نہ کرے اور اپنے آپ میں سمایا رہے
لوگ ہیں کہ "میری میری" کرتے رہ جاتے ہیں۔ مالک کا نام یاد کیے بغیر یہ زندگی مصائب میں کٹ گئی
کہاں گئے وہ تیرے قلعے اور محل۔ وہ قلعے، مندر اور محل مداری کا کھیل ہو گئے
اے نانک سچے نام کے بغیر دنیا میں آنا اور جانا بے معنی ہے
وہ نرنکار سب کچھ جانتا ہے اور وہ ہوشیار اور ذی ہوش دوست ہے

(۹۳۵ - ۳۶)

۸۶
اے نانک اگر کوئی دولت دے دے تو لوگ شرم و حیا تک ترک کر دیتے ہیں
ایسی دولت دوست کیسے ہو سکتی ہے جس کی وجہ سے آگے جا کر سزا ملے
جن کے پاس دنیاوی خزانے ہیں انھیں تو کنگال کہنا چاہیے
جن کے دل میں تو سمایا ہوا ہے وہی انسان اوصاف کے سمندر ہیں

دکھی دُنی سہیڑیے جائیے توسگے دکھ ॥
نانک سچے نام بن کسے ناں لتھی بھُکھ ॥
روپی بھکھ نہ اترے جاں دیکھاں ناں بھکھ ॥
جے تے رس سریر کے تیتنے لگ ہی دُکھ ॥ ۲ ॥

اندھی کمی اندھ من، من اندھے تن اندھ ॥
چکڑ لائیے کیا تھیتے جاں ٹُٹے پتھر بندھ ॥
بندھ ٹٹا بیڑی نہیں ناں تلہا ناں ہاتھ ॥
نانک سچے نام بن کیتے ڈُبے ساتھ ॥ ۳ ॥

لکھ من سوئنیا لکھ من رُپیا لکھ ساہا سر ساہ ۔
لکھ لسکر لکھ واجے نیجے لکھی گھوڑی پاتساہ ॥
جتھے ساعر لنگھنا اگن، پانی، اسگاہ ॥
کندھی دِس ناں آوائی دھاہی پوئے کہاہ ॥
نانک اوتھے جانی ایہہ ہی ساہ کئی پاتساہ ॥ ۴ ॥

وار ملار، پوڑی ۲۱، اسلوک ۱، ۲، ۳، ۴

# نام

۸۷

ساچا صاحب ساچ نائے بھاکھیا بھاؤ اپار ॥
آکھے منگے دیہہ دیہہ دات کرے داتار ॥
پھیر کہ اگے رکھیے جس دسے دربار ॥
موہو کہ بولن بولیے جت سن دھرے پیار ॥
امرت ویلا سچ ناؤ وڈیائی وچار ॥
کرمی آوے کپڑا ندری موکھ دوار ॥
نانک ایے وے جانیے سب آپے سچیار ॥ ۴ ॥

جپ پوڑی ۴

۸۸

موتی تا مندا سرے رتنی تا ہووے جڑاؤ ॥
کستور، کنگو، اگر چندن لیپ آوے چاؤ ॥
مت دیکھ بھولا ویسرے تیرا چت نہ آوے ناؤ ॥ ۱ ॥
ہر بن جیو جل بل جاؤ ۔
میں اپنا گُر پُچھ دیکھیا اور ناں ہی تھاؤ ॥ ۱ ॥ رہاؤ

دولت بڑی تکلیف سے جمع ہوتی ہے اور اس کے ہاتھ سے نکل جانے پر بھی گہرا دکھ ہوتا ہے
اے نانک سچے نام کے بغیر کسی کی ہوس کی آگ ٹھنڈی نہیں پڑتی
حسن و جمال دیکھتے ہوئے خواہشات نہیں مرجاتیں۔ دیکھتے رہنے سے بھوک بڑھتی ہے
جسم کے جتنے بھی ارمان ہیں وہ آخر کار رنج و الم کا باعث بنتے ہیں
بُرے اعمال سے دل اندھا ہو جاتا ہے اور اندھا دل جسم سے اندھے کام کراتا ہے
اگر پتھروں کا بندھ ٹوٹ جائے تو کیچڑ سے کیسے رکے گا
بندھ ٹوٹ گیا تو نہ کشتی کام آئے گی نہ کوئی پتوار اس طوفان کی گہرائی ناپ سکے گی
سچے نام کے بنا کتنے ہی ہجوم ڈوب گئے
لاکھوں من سونا اور چاندی ہو تو لاکھوں راجوں کا مہاراجہ بنتا ہے
لاکھوں لشکر، باجے گاجے ہوں، لاکھوں گھوڑوں کی فوج ہو اور اُن کے ساتھ لاکھوں ہی نیزے ہوں
مگر وہ سب دنیا کے اس اتھاہ ساگر سے پار نہیں ہو سکتے اسی میں ڈوب جاتے ہیں جس سمندر کو پار کرنا منظور ہے اس میں خواہشات کا کھولتا ہوا پانی ہے
اس میں ڈوبے ہوئے لوگ چیخ رہے ہیں۔ شور مچا رہے ہیں
ایسے شور و شغب میں کیسے پتہ چلتا ہے کہ کون راجہ ہے اور کون مہاراجہ۔ مطلب تو یہ ہے کہ جو پار اتر جاتا ہے وہی بادشاہ ہے

(۱۲۸۷)

۸۷

ہمیشہ رہنے والے مالک کا انصاف بھی دوامی ہے۔ بے پناہ محبت اس کی بولی ہے
یہ جو اس کی نعمت ہے بھگت لوگ (بندگانِ خدا) اس سے طلب کرتے ہیں اور یہ التجا کرتے ہیں کہ یہ نعمت بخش دو اور وہ داتا یہ نعمت بخشتا ہے
پھر اس کے سامنے کیا نذرانہ رکھا جائے کہ اس کی بارگاہ میں اس کے دیدار حاصل ہوں
منہ سے کون سے الفاظ ادا کریں کہ وہ ہم سے محبت کرنے لگے
اَمرت ویلے[1] سچا نام لو اور خدا کی عظمت پر غور کرو
جسم نیک اعمال سے ملتا ہے لیکن نجات کا دروازہ مالک کی مہر سے کھلتا ہے
اے نانک! اس کے نام کے ورد سے یوں محسوس کرو کہ یہ ساری دنیا اسی کا ظہور ہے

(۲)

۸۸

موتیوں کے گھر بنائے جائیں اور اس کے در و دیوار میں جواہرات جڑے ہوں
کستوری، کیسر، اگر اور چندن کا اس پر لیپ کرو۔ ایسا لیپ کہ دیکھ کر دل خوش ہو جائے
لیکن انھیں دیکھ کر خدا کو نہ بھلا دینا
اس کے نام کے بغیر روح جل کر خاکستر ہو جائے گی
میں اپنے گرو سے پوچھ کر دیکھ چکا ہوں۔ اس کے سوا کسی کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں

---

[1] رات کے چوتھے پہر کو امرت ویلا کہا جاتا ہے۔

دھرتی تا ہیرے لعل جڑتی پلگھ لعل جڑاؤ ॥
موہنی مکھ منی سوہے کرے رنگ پساؤ ॥
مت دیکھ بھولا ویسرے تیرا چت نہ آوے ناؤ ॥ ۲ ॥
سدھ ہوواں سدھ لائی ردھ آکھا آؤ ॥
گپت پرگٹ ہوئے ویسا لوک را کھے بھاؤ ॥
مت دیکھ بھولا ویسرے تیرا چت نہ آوے ناؤ ॥ ۳ ॥
سلطان ہوواں میل لسکر تخت را کھا پاؤ ॥
حکم حاصل کری بیٹھا نانکا سبھ واؤ ॥
مت دیکھ بھولا ویسرے تیرا چت نہ آوے ناؤ ॥ ۴ ॥ ۱ ॥

سری راگ

۸۹

بھریے ہتھ پیر تن دیہہ ٭ پانی دھوتے اتر س کھیہ ॥
موت پلیتی کپڑ ہوئے ٭ دے صابون لیئے او دھوئے ॥
بھریے مت پاپاں کے سنگ ٭ اوہ دھوپے ناوے کے رنگ ॥
پنی پاپی آکھن ناہ ٭ کر کر کرنا لکھ لے جاہ ॥
آپے بیج آپ ہی کھا ٭ نانک حکمی آوو جاہ ॥ ۲۰ ॥

جپ، پوڑی - ۲۰

۹۰

کوٹ کوٹی میری آرجا پون پی ان اپ یاؤ ॥
چند سورج دوئے گڑپھے نہ دیکھاں سپنے سون نہ تھاؤ ॥
بھی تیری قیمت نہ پوے ہاؤ کیوڈ آکھا ناؤ ॥ ۱ ॥
ساچا نرنکار نج تھائے ॥
سن سن آکھن آکھنا جے بھاوے کرے تمائے ॥ ۱ ॥ رہاؤ
کٹ کٹیا وار وار پیسن پیسا پائے ॥
اگی سیتی جالیا بھسم سیتی رل جاؤ ॥
بھی تیری قیمت نہ پوے ہاؤ کیوڈ آکھا ناؤ ॥ ۲ ॥
پنکھی ہوئے کے جے بھواں سے اسمانی جاؤ ॥
ندری کسے نہ آؤ او نان کچھ پیا نہ کھاؤ ॥
بھی تیری قیمت نہ پوے ہاؤ کیوڈ آکھا ناؤ ॥ ۳ ॥
نانک کاگد لکھ مناں پڑھ پڑھ کیجے بھاؤ ॥
مسو توٹ نہ آوے لیکھن پون چلاؤ ॥
بھی تیری قیمت نہ پوے ہاؤ کیوڈ آکھا ناؤ ॥ ۴ ॥ ۲ ॥

سری راگ

فرش لعل وگہر سے جڑا ہو، اس پر جواہرات سے مرصع پلنگ پڑا ہو
اس پر حسین وجمیل عورت بیٹھی ہو جس کا چہرہ موتیوں سے آراستہ ہو اور وہ دل آویز ناز وادا سے کام لے رہی ہو
اسے دیکھ کر خدا کو نہ بھلا دینا۔ اس کے نام کا ورد نہ بھول جانا
میں سدھ (درویش) بن جاؤں اور سدھیوں (درویشانہ رموز) کا استعمال کروں اور میرے کہنے پر سب خوشیاں اور نعمتیں میرے سامنے دست بستہ آکھڑی ہوں۔
جب چاہوں غائب ہو جاؤں جب چاہوں سامنے آجاؤں، لوگ میرے قدموں پر سجدہ کریں
ان باتوں کے ہوتے ہوئے خدا کو نہ بھول جانا۔
بادشاہ بن جاؤں، فوج اکٹھی کروں اور تخت پر جلوہ افروز ہو جاؤں
میرا حکم چلے، دولت کا ڈھیر لگ جائے۔
نانک یہ سب ہوائی قلعے ہیں۔ خدا کا نام لینا نہ چھوڑو

(۱۴)

۸۹

ہاتھ پاؤں دھڑ یا جسم مٹی سے لت پت ہو جائیں تو وہ پانی سے صاف ہو جاتے ہیں
اگر پیشاب سے کپڑے غلیظ ہو جائیں تو صابن سے صاف ہو جاتے ہیں
اگر عقل گناہوں سے میلی ہو جائے تو نام سے محبت کرنے پر وہ صاف ہو جاتی ہے
گناہگار اور نیک۔ یہ الفاظ صرف کہنے کے نہیں ہیں۔ جو بھی عمل ہم کرتے ہیں وہی اعمال ہمارا حساب رکھتے ہیں[1]
اپنا بویا ہوا آپ ہی کھانا پڑتا ہے۔ اے نانک! اپنے اعمال کے نتیجے کے طور پر ہمیں خدا کے حکم سے مرنے اور جینے کے چکر میں بھٹکنا پڑتا ہے

(۴)

۹۰

میری کروڑوں سال کی عمر ہو۔ میرا کھانا پینا محض ہوا ہو
میری گپھائیں چاند اور سورج نظر نہ آئیں۔ سونے کے لیے خواب میں بھی جگہ نہ ہو
تب بھی تیری کوئی قیمت نہیں لگا سکتا۔ میں کیا بتاؤں وہ جولافانی خدا ہے اس کا رتبہ لاثانی ہے۔ تیرا نام کتنا عظیم ہے۔
ہم سن سن کر تیرا ذکر کرتے ہیں۔ خدا کی مہر ہو تو پھر کوئی اس کا منظور نظر بنتا ہے
اگر بار بار تیروں سے بندھنے پر میں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاؤں اور چکی میں پیسا جاؤں
اور پھر آگ میں جلا کر خاک کر دیا جاؤں
تب بھی تیری قیمت کا اندازہ لگانا دشوار ہے۔ میں کیا بتاؤں کہ تیرا نام کتنا عظیم ہے
پرندہ بن کر میں اڑتے اڑتے سیکڑوں آسمان پار کر جاؤں
اتنی دور جا پہنچ جاؤں کہ کوئی مجھے دیکھ نہ سکے۔ کچھ بھی دکھاؤں پیوں
تب بھی تیری قیمت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ میں کیا بتاؤں کہ تیرا نام کتنا عظیم ہے
اے نانک! اگر لاکھوں من کتابیں پڑھ پڑھ کر ان کے مفہوم تلاش کروں
ہوا کا قلم بناؤں اور کبھی نہ ختم ہونے والی روشنائی استعمال کروں
تب بھی تیری قیمت کا اندازہ نہیں لگ سکے گا۔ میں کیا بتاؤں کہ تیرا نام کتنا عظیم ہے

(۱۴-۱۵)

---

[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری روح پر ہمارے اعمال کی چھاپ پڑتی ہے۔

۹۱

سو جیویا جس من وسیا سوئے ٭ نانک اور نہ جیوے کوئے ॥
جے جیوے پت لتھی جائے ٭ سبھ حرام جے تا کچھ کھائے ॥
راج رنگ مال رنگ رنگ رتا نچے ننگ ٭ نانک ٹھگیا مٹھا جائے ॥
دن ناوے پت گیا گوائے ٭ ۱ ॥ م ۱ ॥
کیا کھادھے کیا پیدھے ہوئے ٭ جا من ناہی سچا سوئے ॥
کیا میوہ کیا گھیو گڑ مٹھا کیا میدا کیا ماس ॥
کیا کپڑ کیا سیج سکھالی کیجے بھوگ ولاس ॥
کیا لسکر کیا نیب کھواسی سبھے ڈول وناس ॥

وار ماجھ پوڑی ۱۰ اسلوک ۱-۲

۹۲

پہرا اگن ہوے گھر بادھا ، بھوجن سار کرائی ۱
سگلے دوکھ پانی کر پیواں دھرتی حق چلائی ॥
دھر تارا جی انبر تولی پچھے ٹنک چڑائی ॥
ایہہ وڈو دھا ماوا ناہی سبھ سے نتھ چلائی ॥
ایتا تان ہووے من اندر کری بھی آکھ کرائی ॥
جے وڈ صاحب تے وڈ داتی دے کرے رجائی ॥
نانک ندر کرے جس اوپر سچ نام وڈیائی ॥ ۱ ॥ م ۲ ۰ ॥
ولر ماجھ پوڑی ۹ اسلوک ۲

۹۳

دوسے دیوے چو دھر ہٹ نالے ٭ جے تے جیو تینے ونجارے ॥
کھلے ہٹ ہووا دا پار ٭ جو پہنچے سو چلن ہار ॥
دھرم دلال پائے نیسان ٭ نانک نام لاہا پروان ॥
گھر آئے وجی وادھائی ٭ سچ نام کی ملی وڈیائی ॥ ۱ ॥ م - ۱ ॥
ولر سوہی ، پوڑی ۱۳ اسلوک ۱

۹۴

جنی نہ پایو پریم رس کنت نہ پایو ساؤ ॥
سنجے گھر کا پاہونا جیو آیا تیو جاؤ ॥ ۱ ॥ م - ۱ ॥

۹۱
زندہ وہی ہے جس کے دل میں خدا کی یاد بسی ہوئی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی زندہ نہیں
اگر وہ زندہ بھی ہے تو بے عزت ہو کر رہے گا۔ جو کچھ وہ کھاتا پیتا ہے سب بے کار جائے گا
ایسا انسان حکومت، دولت اور دوسری رغبتوں میں غرق ہو کر بے حیائی سے ناچ رہا ہے۔ اے نانک! وہ تو لٹ رہا ہے
نام کے بغیر اس نے اپنا وقار کھو دیا ہے
اچھا کھانے اور اچھا پہننے سے کیا فائدہ اگر دل میں خدا کی یاد نہیں ہے
میوے، گھی، اگڑ اور دوسری مٹھائیاں، میدہ اور گوشت کھانے سے کیا فائدہ
اچھی پوشاکیں پہننا اور نرم سیج پر لیٹ کر رنگ رلیاں منانا
بھاری لشکر رکھنا، کنیزیں اور خادم رکھنا، محلوں میں رہنا
یہ سب بے کار ہے اے نانک! مالک کے نام کے بغیر یہ سب فانی اشیا ہیں۔

(۱۴۲)

۹۲
اگر میں آگ کے کپڑے پہن لوں۔ برف میں گھر بنالوں، لوہا چبالوں
سب تکالیف پانی کی طرح پی جاؤں زمین ہانک کر آگے لگالوں
ترازو لے کر ایک پلڑے میں سارا آسمان رکھوں اور دوسرے میں ایک ٹکا رکھوں اور دونوں پلڑے برابر کردوں
اپنا وجود اس طرح پھیلا دوں کہ کبھی مٹ نہ سکوں۔ سب پر فتح پا کر جیسے چاہوں کروں
دل میں اتنی طاقت بھر لوں کہ جو چاہوں کرلوں اور دوسروں سے من مانی کراؤں
یہ سب نعمتیں مالک کی ہیں اور وہ اپنی مرضی سے یہ نعمتیں دیتا ہے۔ جتنا بڑا وہ خود ہے اتنی ہی بڑی اس کی نعمت ہے
لیکن جس پر اس کی نظر کرم ہوا سے وہ سچے نام اور حمد و ثنا کی نعمت عطا کرتا ہے

(۱۴)

۹۳
سورج اور چاند دو چراغ ہیں، چودہ طبق ہیں اور ان چودہ طبقوں کی منڈیوں میں یہ انسان تاجر ہیں
منڈی لگتی ہے تو سودے ہوتے ہیں۔ جو کچھ یہاں نظر آتا ہے اسے آخر کار یہاں سے جانا ہے
دھرم کا دلال گٹھریوں پر نشان لگاتا ہے
جنھوں نے نام کی نیک کمائی کی ہے وہی خدا کے منظور نظر ہوں گے۔
جب گھر لوٹیں گے تو مبارک باد ملے گی اور شہنائی بجے گی۔ سچے نام کی عظمت ان ہی کو ملے گی

(۷۸۹)

۹۴
جو محبت کی لذت سے آشنا نہیں ہوتے اور جنھوں نے وصالِ خدا کا لطف نہیں اٹھایا
وہ سونے گھر کے مہمانوں کی طرح ہیں۔ وہ کچھ حاصل کیے بغیر خالی ہاتھ آتے ہیں اور خالی ہاتھ چلے جاتے ہیں

سو اُگلاے دنے کے راتی ملن سہنس ॥
صفت سلاہن چھڈ کے کرنگی لگ ہنس ॥
پھٹ اِی دیہا جیویا جت کھائے ودھایا پیٹ ॥
نانک سچے نام دن سبھے دسمن ہیت ॥ ۲ ॥

وار سوہی ۱۰۱۶ اسلوک ۱۰ ۲

۹۵

تیرتھ نادن جاؤ تیرتھ نام ہے ॥
تیرتھ سبد ویچار انتر گیان ہے ॥
گر گیان ساچا تھان تیرتھ دس پرب سدا دساہرا ॥
ہاؤ نام ہری کا سدا جاچو دیہہ پربھ دھرنی دھرا ॥
سنسار روگی نام داڑو میل لاگے سچ بناں ॥
گر واک نرمل سدا چانن نت ساچے تیرتھ مجناں ॥ ۱ ॥

دھناسری چھنت

۹۶

چنچل چیت نہ رہی ٹھائے ❖ چوری مرگ انگوری کھائے ॥
چرن کمل ار دھارے چیت ❖ چر جیون چیتن نت نیت ॥
چنتت ہی دیسے سب کوئے ❖ چیتے ایک تہی سکھ ہوئے ॥
چیت دسے راچے ہرنائے ❖ مکت بھیاپت سیو گھر جائے ॥ ۲۳ ॥

رام کلی دکھنی ، اونکار

۹۷

ایہہ دھن سرب رہیا بھرپور ❖ من مکھ پھرے سے جانے دور ॥ ۱ ॥
سو دھن وکھر نام ردے ہمارے ❖ جس تو دیہہ تسے نس تارے ॥ ۱ ॥ رہاؤ
ناں ایہو دھن جلے نہ تسکر لے جائے ❖ نہ ایہہ دھن ڈوبے نہ اس دھن کا وٹے سجائے ॥ ۲ ॥
اس دھن کی دیکھو وڈیائی ❖ سہجے ماتے ان دن جائی ॥ ۳ ॥
اک بات انوپ سنو نر بھائی ❖ اس دھن بن کیہہ کن پرم گت پائی ॥ ۲۱ ॥
بھنت، نانک اکتھ کی کتھا سنائے ❖ ست گر ملے تا ایہہ دھن پائے ॥ ۵ ॥ ۸ ॥

مارو

وہ خدا کی حمد وثنا چھوڑ کر مردہ جانوروں کی ہڈیاں نوچ رہے ہیں
یعنی حرص و ہوس کے سمندر میں غرق ہوگئے ہیں
کھا کھا کر توند بڑھانے پر زور دے رکھا ہے
نانک کہتے ہیں کہ سچے نام کی محبت کے سوا جتنے بھی لگاؤ ہیں وہ سب انسان کے دشمن ہیں

(۷۹۰)

۹۵
تیرتھوں پر نہانے کے لیے کیا جاؤں اصل تیرتھ تو خدا کا نام ہے
شبد کا وچار ہی تیرتھ ہے اور جس کے ذریعے سے گیان حاصل ہوتا ہے وہی میرا تیرتھ ہے
گرو کا گیان ہی تیرتھ ہے۔ یہی دس تہواروں اور دسویں کے اشنان (گنگا کا جنم دن) کا پھل دینے والا ہے
میں ہمیشہ یہ دعا کرتا ہوں کہ اے خالقِ عالم مجھے ہری کے نام کا گیان دے
یہ دنیا مریض ہے اور نامِ خدا اس مرض کا علاج ہے۔ صداقت کے بغیر دل میلا ہو جاتا ہے
گربانی پاکیزہ ہے جو ہمیشہ روشنی بخشتی ہے۔ اس سچے تیرتھ میں اشنان کرو

(۶۸۷)

۹۶
یہ چنچل من ایک جگہ ٹک کر نہیں رہتا۔ من کا ہرن چوری چھپے ہوس کے انگور کھاتا ہے
دل میں اگر سچے خدا کے مقدس قدموں کی یاد بس جائے تو حیاتِ جاوداں اور ادراکِ جاودانی میسر آتا ہے
ویسے تو ہر انسان پریشان نظر آتا ہے لیکن جس کا خیال خدا کی جانب ہو وہ مسرور و مطمئن ہو جاتے ہیں
جس کے من میں ہری کا نام بس جاتا ہے وہ نجات پا کر باعزت گھر کو لوٹتے ہیں

(۹۶۲)

۹۷
خدا کے نام کی دولت ہر جگہ موجود ہے۔ من مکھ لوگ اسے لاحاصل مان کر خواہ مخواہ بھٹک رہے ہیں
یہ نام کی دولت ہمارے دل میں ہے۔ جسے اے خدا تو یہ دولت دے دیتا ہے اُسے نجات حاصل ہو جاتی ہے
یہ دولت نہ جلتی ہے نہ اسے چور لے جا سکتا ہے۔ نہ یہ پانی میں ڈوبتی ہے نہ ایسے دولت مند کو کوئی سزا ملتی ہے
اس دولت کی ایک اور خوبی بھی ہے کہ اس کا ہر ایک دن سرمستی میں گزر جاتا ہے
سنو ایک نرالی بات — اس دولت کے بغیر کبھی کسی نے بلند رتبہ حاصل نہیں کیا
نانک کہتے ہیں کہ میں تمہیں ناقابلِ بیان خدا کی کہانی سنا رہا ہوں۔ جسے گرو مل جائے اسے ہی یہ دولت حاصل ہوتی ہے

(۹۹۱)

---

ؔ اشٹمی، چودس، اماوس، سنکرانت، پورن ماسی، اترائن، چندرائن، ونتی پات، چاند اور سورج کے گرہن

# شبد

۹۸

ہو گرُ پوچھو آپنے گرُ پچھ کار کماؤ ॥
سبد صلاحی من بسے ہومے دکھ جل جاؤ ॥
سہجے ہوئے ملاوڑا ساچے ساچ ملاؤ ॥ ۵ ॥
سبد رتے سے نرملے تج کام کرودھ اہنکار ॥
نام سلاہن صد سدا ہر راکھے ادھار ॥
سو کیو منوں وساریے سبھ جیا کا آدھار ॥ ۶ ॥
سبد مرے سو مر رہے پھر مرے نہ دوجی وار ॥
سبدے ہی تے پایئے ہر نامے لگے پیار ॥
بن سبدے جگ بھولا پھرے مر جنمے وارو وار ॥ ۷ ॥
سب سالاہے آپ کاؤ وڈہو وڈیری ہوئے ॥
گر بن آپ نہ چینیے کہے سنے کیا ہوئے ॥
نانک سبد پچھانیے ہومے کرے نہ کوئے ॥ ۸ ॥

سری راگ اسٹ پدیا

۹۹

بارہ میہ راول کھپ جاوے چہہ چھیا میہ سنیاسی ॥
جوگی کاپڑیا سر کھوتھے بن سبدے گل پھاسی ॥ ۱ ॥
سبد رتے پورے بیراگی ॥
آؤ ہٹ ہت مہہ بھکھیا جاچی اک بھائے لولاگی ॥ ۱ ॥ رہاؤ
برہمن واد پڑھے کر کریا کرنی کرم کرائے ॥
بن بوجھے کچھ سوجھے ناہیں من مکھ وچھڑا دکھ پائے ॥
سبد ملے سو سوچا چاری ساچی درگہ مانے ॥
ان دن نام رتن لو لاگے جگ جگ ساچ سمانے ॥ ۲ ॥
سگلے کرم دھرم سچ سنجم جپ تپ تیرتھ سبد وسے ॥
نانک ستگرُ ملے ملائیا دوکھ پرا چھت کال نسے ॥ ۴ ॥ ۱۶ ॥ ۴ ॥

پربھاتی

۹۸
میں اپنے گرو سے پوچھتا ہوں تاکہ جو بات وہ بتائے میں اسی پر عمل کروں گا
میں زبان سے اس کی تعریف کروں تاکہ خدا کا نام دل میں بس جائے۔ پھر انا کا دکھ درد دور ہو جائے گا
تب آسانی سے وصال نصیب ہوگا اور سچے نام کے ذریعہ دل میں خدا جذب ہو جائے گا
جو لوگ شبد میں مصروف ہو گئے ان کے دل کا میل دور ہو گیا اور انھوں نے ہوس غصہ اور انا سے نجات حاصل کر لی
جو لوگ اسے دل میں بسا کر روزانہ اس کی حمد و ثنا کرتے ہیں ان کو ہی نجات حاصل ہوگی
جو تمام انسانوں کا آسرا ہے اُسے کیوں فراموش کیا جائے
جن لوگوں نے شبد کے ذریعہ تکبّر کو نیست و نابود کر دیا ہے وہ دوسری بار پیدا ہو کر نہیں مریں گے
شبد کے ذریعہ ہی آدمی خدا سے جا ملتا ہے
شبد کے بغیر یہ دنیا توہمات میں گھری ہوئی ہے اور بار بار اسے مرگ و پیدائش کے چکر میں پھنسنا پڑتا ہے
ہر کوئی اپنی تعریف کرتا ہے اور اپنے آپ کو سب سے بڑا مانتا ہے۔
گرو کے بغیر اپنی اصلیت کا پتہ نہیں چلتا۔ کوری گپ ہانکنے سے کچھ نہیں بنتا۔
اے نانک! شبد کے ذریعہ جب اپنی اصلیت سامنے آجاتی ہے تو پھر انسان غرور کے چنگل سے آزاد ہو جاتا ہے

(۵۸)

۹۹
راول[1] اپنے بارہ پنتھوں میں دماغ سوزی کرتے ہیں اور سنیاسی اپنے دس فرقوں میں گمراہ رہتے ہیں
وہ کاپڑیے جوگی ہوں یا قابلِ پرستش جینی ہوں سب کے گلے میں موت نے پھندا ڈال رکھا ہے
پورے بیراگی وہی ہیں جو شبد میں رچ بس گئے ہیں
ساڑھے تین ہاتھ کے جسم میں جو روشنی ہے وہ خدا کے نور کا حصّہ ہے
برہمن گرنتھ پڑھتے ہیں اور ان میں بتائے گئے دس اعمال خود بھی اپناتے ہیں اور دوسروں کو بھی ان اعمال پر مجبور کرتے ہیں
لیکن اس مالک کے جلوے کے بغیر کچھ نہیں سوجھتا۔ من مکھ لوگ مالک سے بچھڑ کر دکھ پا رہے ہیں
جو شبد کے ذریعہ اس سے جا ملے ہیں وہی نیک طینت ہیں
سچی درگاہ میں ان کو ہی عزت ملے گی۔ ان کی لو خدا سے لگی رہتی ہے۔ وہ ہمیشہ صداقت سے شرابور رہتے ہیں
سبھی کرم دھرم، تقدس، وصال، جپ تپ اور تیرتھ شبد میں مضمر ہیں
اے نانک جب اس کی مہر سے ست گرو مل جائے تو دکھ، پاپ اور موت کا ڈر دور بھاگ جاتا ہے

(۳۳۲)

---

[1] جوگیوں کا فرقہ

# حمد وثنا

۱۰۰

ونج کرو ونجارہو وکھر لیہہ سمال ॥
تیسی وست وسائیے جیسی نبھے نال ॥
آگے ساہ سجان ہے لیسی وست سمال ॥ ۱ ॥
بھائی رے رام کہو چت لائے ॥
ہرجس وکھر لے چلو ساؤ دیکھے پتیائے ॥ ۱ ॥ رہاؤ
جناں راس نہ سچ ہے کیوں تناں سکھ ہوئے ॥
کھوٹے ونج وننجیے من تن کھوٹا ہوئے ॥
پھاہی پھاتھے مرگ جیو دکھ گھنوں نت ہوئے ॥ ۲ ॥
کھوٹے پوتے نہ پروے تن ہر گر درس نہ ہوئے ॥
کھوٹے جات نہ پت ہے کھوٹ نہ سیجھس کوئے ॥
کھوٹے کھوٹ کماونا آئے گیا پت کھوئے ॥ ۳ ॥
نانک من سمجھائیے گر کے سبد سالاہ ॥
رام نام رنگ رتیا بھار نہ بھرم تناہ ॥
ہرجپ لاہا اگلا نربھو ہر من ماہ ॥ ۴ ॥ ۲۳ ॥

سری راگ

۱۰۱

تو سلطان کہا ہاؤ میاں تیری کون وڈائی ॥
جے تو دیہہ سو کہا سوامی مے مورکھ کہن نہ جائی ॥ ۱ ॥
تیرے گن گاواں دیہہ بجھائی ॥
جیسے سچ مہہ رہو رجائی ॥ ۱ ॥ رہاؤ
جو کچھ ہوا سب کچھ تجھ تے تیری سبھ اسنائی ॥
تیرا انت نہ جانا میرے صاحبا میں اندھلے کیا چترائی ॥ ۲ ॥
کیا ہاؤ کتھی کتھے کتھ ویکھاں میں اکتھ نہ کتھنا جائی ॥
جو تدھ بھاوے سوئی آکھاں تل تیری وڈیائی ॥ ۳ ॥
ایتے کوکر ہاؤ بیگانا بھوکا اس تن تائی ॥
بھگت ہین نانک جے ہوئے گا تا خصمے ناؤں نہ جائی ॥ ۴ ॥ ۱ ॥

بلاول

١٠٠
اے تاجر انسانو! تجارت کرتے ہوئے سودا سوچ سمجھ کر خریدنا
وہی چیز مول لینا جو ہمیشہ تمھارے کام آئے
مالک بہت سمجھ دار ہے وہ تمھاری خریدی ہوئی چیز کو غور سے دیکھے گا
بھائیو! یک سُو ہو کر خدا کا نام لو
یہاں سے اس کے نام کا مال خرید کر آگے بڑھو خدا اسے دیکھ کر بہت خوش ہوگا
جن کی گرہ میں سکھ کی پونجی نہیں انھیں سکھ کیسے ملے گا
کھوٹے سودے میں دل بھی کھوٹا ہو جاتا ہے اور تن بھی
ان کا وہی حشر ہوگا جو پھندے میں جکڑے ہوئے ہرن کا ہوتا ہے
کھوٹے سکے تھیلی میں نہیں آتے۔ کھوٹے کو نہ خدا ملتا ہے نہ گرو
کھوٹا انسان گناہ کرتا ہے اور اس دنیا میں اپنی عزت کھو بیٹھتا ہے
اے نانک گُرُبانی کے ذریعہ خدا کی حمد و ثنا میں محو رہ
جو خدا کے نام میں رنگے ہوئے ہیں ان کے سر پر نہ گناہوں کا بوجھ ہوتا ہے نہ تو ہمات کا
خدا کا نام لو بہت فائدہ ہوگا۔ اسے دل میں بسا کر بے خوف ہو جاؤ
(٢٢-٢٣)

١٠١
تو بادشاہ ہے اور میں تجھے اپنا مالک کہہ کر تیری توصیف کرتا ہوں۔ میری توصیف سے تو زیادہ عظیم نہیں ہو جاتا
اے میرے مالک! تو مجھ سے جو کچھ کہلواتا ہے میں وہی کہتا ہوں۔
مجھ سا جاہل تیری تعریف نہیں کر سکتا
مجھے بتا کہ میں کیسے تیری تعریف کروں
تیری رضا میں راضی رہ کر صداقت پر قائم رہوں
یہ ساری دنیا تیری تخلیق ہے یہ تیرا ہی معجزہ ہے
اے مالک میں تیری انتہا سے واقف نہیں ہو سکتا۔ میں اندھا ہوں۔ میں کیا ذہانت دکھاؤں
میں تیرے گُن کیا گاؤں۔ میں کہہ کہہ کر تھک گیا ہوں لیکن تیری وسعت میرے بیان کے دائرے میں نہیں آتی
لیکن اگر تجھے پسند ہو تو میں تیری عظمت کا کچھ ذکر کروں گا۔
تیرے در پر بے شمار سگ ہیں۔ میں بھی بیگانہ ہوں اور جسمانی ضروریات کے لیے بھونکتا رہتا ہوں
نانک اگر تو خدا کی پرستش نہیں کرے گا تو اس کی عظمت کم نہیں ہوگی
(٧٩٥)

# ست سنگت، سادھ، سنت، گورمکھ

۱۰۲

اوتم سنگت اوتم ہووے ॥ گن کاؤ دھاوے اوگن دھووے ॥
بن گر سیوے سہج نہ ہووے ॥ ۷ ॥ ۵ ॥

آسا اسٹ پدیا

۱۰۳

کلر کیری چھپڑی کووا مل مل نہائے
من تن میلا اوگنی چنج بھری گندھی آئے ॥
سرور ہنس نہ جانیا کاگ کو پنکھی سنگ ॥
ساکت سیو ایسی پریت ہے بوجھو گیانی رنگ ॥
سنت سبھا جے کار کر گرمکھ کرم کماؤ ॥
نرمل نہاون نانکا گر تیرتھ دریاؤ ॥ ۱۰ ॥

اسلوک واراں توں ودھیک

۱۰۴

بولے ساہج متھیا نہیں رائی ॥ چالیہ گرمکھ حکم رجائی ॥
رہے ہی اتیت سچے سرنائی ॥ ۱ ॥
پیج گھر بجتے کال نہ جوہے ॥ من مکھ کو آوت جاوت دکھ موہے ॥ ۱ ॥ رہاؤ ॥
اپچ پیو اکتھ کتھ رہیے ॥ نج گھر بس سہج گھر لہیے ॥
ہررس ملتے ابہو سکھ کہیے ॥ ۲ ॥
گرمت چال نہچل نہیں ڈولے ॥ گرمت ساچ سہج ہر بولے ॥
پیوے امرت تت ورولے ॥ ۳ ॥
ست گر دیکھیا، دیکھیا لینی ॥ من تن ارپیو انتر گت کینی ॥
گت مت پائی آتم چینی ॥ ۴ ॥
بھوجن نام نرنجن سار ॥ پرم ہنس سچ جوت اپار ॥
جہہ دیکھو تہہ اک اونکار ॥ ۵ ॥
رہے نرالم ایکا سچ کرنی ॥ پرم پد پایا سیوا گر چرنی ॥
من تے من مانیا چوکی اہن بھرمنی ॥ ۶ ॥
اِن ودھ کون کون نہیں تاریا ॥ ہرجس سنت بھگت نستاریا ॥
پربھ پائے ہم اور نہ بھاریا ॥ ۷ ॥

۱۰۲
اچھی صحبت میں جاکر انسان افضل و اعلیٰ ہوتا ہے وہ نیک باتوں کی طرف رجوع کرتا ہے اور بُری باتیں چھوڑ دیتا ہے
گرو کی خدمت کیے بغیر "سہج" کا مقام حاصل نہیں ہوتا
(۴۱۴)

۱۰۳
کلر[1] یعنی غیر پیداواری پانی کے جوہڑ میں کوا مل مل کر نہاتا ہے
بری عادتوں سے اس کا من بھی میلا ہے اور تن بھی۔ اس کی غلاظت سے بھری چونچ میں سے بدبو آرہی ہے
ہنس یعنی نیک طینت لوگ منحوس پرندے کی صحبت میں رہ کر اپنے اس ساگر کو بھول گئے جہاں وہ موتی چگتے ہیں
اے دانشورو! بُری صحبت کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔ بُری صحبت کا انجام اپنی نظروں میں رکھو
بہتر یہی ہے کہ سنتوں کے قدموں پر سجدہ کرکے گرمکھوں (پاکبازوں) جیسے عمل کرو
جب گرو کے دریا و اسے تیرتھ میں غسل کروگے تو پاک و صاف ہو جاؤ گے۔
(۱۴۱۱)

۱۰۴
وہ سچ کہتے ہیں اور اس میں ذرہ بھر بھی جھوٹ نہیں۔ گرمکھ لوگ مالک کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں اور سچے خدا کا آسرا لے کر مایا جال کے اثر سے نجات حاصل کر لیتے ہیں
سچ کی اوٹ لینے سے موت کا خوف دور ہو جاتا ہے
من مکھ لوگ تو ہر وقت موت سے خوف زدہ رہتے ہیں۔ گرمکھ لوگ نام کا امرت پی کر مالک کے گن گاتے رہتے ہیں
وہ اپنے آپ میں جذب ہو کر "سہج" کی حالت کو پہنچ جاتے ہیں
یہ لطف مالک سے محبت کی مستی میں ملتا ہے
گرو کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے وہ کبھی نہیں ڈگمگاتے۔ گرمت کی صداقت میں رہنے پر وہ خود بخود دریا و خدا میں محو رہتے ہیں
نام کا آبِ حیات پی کر صداقت کی تلاش کرتے ہیں
گرمکھ نے تو ست گرو سے وصال کے بعد اس کا پیغام لیا اور اسے اپنی رگ و پے میں بسا لیا
اپنے آپ کو پہچان کر انھوں نے خدا کے رموز سمجھ لیے ہیں
ان کا کھانا پینا بھی خدا کا برتر نام ہے۔ ایسے لوگ ہنس ہوتے ہیں ان میں صداقت کی بے پناہ تجلی ہوتی ہے
وہ ہر جگہ صرف اسی کا ظہور دیکھتے ہیں
نیک اعمال کے باعث وہ دنیا سے بے نیاز ہیں۔ گرو کی خدمت سے انھیں اعلیٰ رتبہ نصیب ہو چکا ہے
اب نکتر میں اِدھر اُدھر بھٹکنے کی ضرورت نہیں رہی۔ من میں پرماتما سچ بس گیا ہے
اس طریقے سے سب لوگ کنارے جا لگے ہیں۔ خدا کی حمد و ثنا نے سب سنتوں اور بھگتوں کو کنارے پر لگا دیا ہے
مالک کے مل جانے سے سب جستجو ختم ہو جاتی ہے

---

[1] گرو جی نے من مکھ کو کوّے سے تشبیہ دی اور گرمکھ کو ہنس سے۔ اچھی صحبت سرچشمہ ہے اور بُری صحبت غیر پیداواری پانی کا جوہڑ ہے

ساچ محل گر الکھ لکھائیا ؛ نِیہہ چل محل نہیں چھایا مایا ॥
ساچ سنتو کھے بھرم چکائیا ॥ ۸ ॥
جن کے من وسیا سچ سوئی ؛ تن کی سنگت گرمکھ ہوئی ॥
نانک ساچ نام مل کھوئی ॥ ۹ ॥ ۱۵ ॥

گوڑی اسٹ پدیا

۱۰۵
گرمکھ ساچے کا بھو پاوے ؛ گرمکھ بانی اگھڑ گھڑاوے ॥
گرمکھ نرمل ہرگن گاوے ؛ گرمکھ پوتر پرم پد پاوے ॥
گرمکھ روم روم ہر دھیاوے ؛ نانک گرمکھ ساچ سماوے ॥ ۲۷ ॥
گرمکھ دھرتی ساچے ساجی ؛ تس میں اوپت کھپت سو باجی ॥
گر کے سبد رپے رنگ لائے ؛ ساچ رتو پت سیو گھر جائے ॥
ساچ سبد بن پت نہیں پاوے ؛ نانک بن ناوے کیو ساچ سماوے ॥ ۳۰ ॥

رام کلی سدھ گوسٹی

۱۰۶
گرمکھ نام دان اسنان ؛ گرمکھ لاگے سہج دھیان ॥
گرمکھ پاوے درگہ مان ؛ گرمکھ بھو بھنجن پردھان ॥
گرمکھ کرنی کار کرائے ؛ نانک گرمکھ میل ملائے ॥ ۳۶ ॥
گرمکھ ساستر سمرت وید ؛ گرمکھ پاوے گھٹ گھٹ بھید ॥
گرمکھ ویر ورودھ گواوے ؛ گرمکھ سگلی گنت مٹاوے ॥
گرمکھ رام نام رنگ راتا ؛ نانک گرمکھ خصم پچھاتا ॥ ۳۷ ॥

رام کلی سدھ گوسٹی

۱۰۷
گرمکھ اسٹ سدھی سبھ بدھی ؛ گرمکھ بھوجل تریے سچ سدھی ॥
گرمکھ سرا پسر بدھ جانے ؛ گرمکھ پرورت نرورت پچھانے ॥
گرمکھ تارے پار اتارے ؛ نانک گرمکھ سبد نستارے ॥ ۳۱ ॥

رام کلی سدھ گوسٹی

گرو نے صداقت کے محل میں بیٹھ کر غیب کو جلوہ گر کر دیا ہے ۔ وہ محل دوامی ہے ۔ اس پر مجاز کی پرچھائیں نہیں پڑتی
صداقت سے اطمینان حاصل ہو چکا ہے اور تمام وہم وگمان مٹ گئے ہیں
جن کے دل میں یادِ خدا ہے ان کی صحبت میں انسان گرمکھ ہو جاتا ہے
اے نانک ! سچے نام نے سارا میل دھو دیا ہے ۔

( ۲۲۷ - ۲۸ )

۱۰۵
گرمکھ انسان دل میں خدا سے خوف کھاتا ہے وہ گرُ بانی کے ذریعہ ان ترشے دل کو تراش کر چمکا دیتا ہے
پاکباز گرمکھ خدا کی تعریف و توصیف کرتا ہے اور اس طرح وہ تقدس کا رتبہ حاصل کر لیتا ہے
وہ تن من سے خدا کو یاد کرتا ہے ۔ نانک کہتے ہیں کہ اس طرح سے گرمکھ انسان سچے خدا میں سما جاتا ہے
سچے مالک نے یہ دنیا گرمکھ بننے کے لیے تعمیر کی ہے ۔ اس میں پیدا ہونا اور مرنا اس خدا کا ایک کرشمہ ہے
جو گرو کے شبد میں خلوص ومحبت سے رنگا جاتا ہے وہ صداقت سے شرابور ہو کر عزت و توقیر کے ساتھ خدا کے حضور لوٹتا ہے
سچے شبد کے بغیر عزت نہیں ملتی ۔ اے نانک ! نام کے بغیر حق و صداقت میں کوئی کیسے جذب ہو سکتا ہے

( ۱۰۵ )

۱۰۶
گرمکھ انسان نام جپ کر اپنا دل پاک وصاف کر لیتا ہے ۔ سخاوت سے وہ اپنی کی کو کامران وکامیاب بناتا ہے ۔ نہا دھو کر وہ جسم کو صاف رکھتا ہے
گرمکھ " سہج " کی حالت میں مستغرق ہے
اسے مالک کے دربار میں عزت ملتی ہے ۔ وہ ایک عظیم انسان ہے جو خوف دور کر دیتا ہے
وہ دوسرے لوگوں سے وہی کام کراتا ہے جو کرنے کے لائق ہوں ۔ گرمکھ خدا سے ملا دیتا ہے
اس خدا کا بھید پا لیتا ہے جو روئیں روئیں میں سمایا ہوا ہے ۔ اس طرح وہ دھرم شاستروں، سمرتیوں اور ویدوں کا ادراک وعلم حاصل کر لیتا ہے
اس کے دل میں کوئی دشمنی اور بیر نہیں رہتا ۔ دوسرے لوگوں کی زیادتیوں کو وہ نظر انداز کر دیتا ہے
وہ تو خدا کے نام کے رنگ میں رنگا ہوا ہے ۔ اے نانک گرمکھ نے خدا کو پہچان لیا ہے

( ۹۴۲ )

گرمکھ ہی سب ذہانتیں رکھتا ہے ، سدھیاں رکھتا ہے
وہ اس دنیا کے ساگر سے خالص صداقت کے ذریعہ پار اتر جاتا ہے
وہ جانتا ہے کہ کون سا کام کس وقت کرنا چاہیے ۔ وہ دنیا داری اور ترکِ دنیا کے رموز سمجھتا ہے
گرمکھ انسان دوسروں کو بھی دنیا کے سمندر سے پار اترنے کے ڈھنگ سکھاتا ہے اور پار لگا دیتا ہے

( ۹۴۱ )

# گرو کو اپناؤ

۱۰۸
جپ تپ سنجم ساد ھیے تیرتھ کیجے واس ॥
پن دان چنگیائیا بن ساچے کیا تاس ॥
جیہا رادھے تیہا لُنے بن گن جنم وناس ॥ ۱ ॥
مُندھے گن داسی سکھ ہوئے ॥
اوگن تیاگ سمائیے گرمت پورا سوئے ॥ ۱ ॥ رہاؤ
بن راسی واپاریا تکے کُنڈا چار ॥
مول نہ بُجھے آپنا وست رہی گھر بار ॥
بن وکھر دکھ اگلا کوڑ مٹھی کوڑیار ॥ ۲ ॥ ۶ ॥

سری راگ اسٹ پدیا

۱۰۹
صدق صبوری صادقاں صبر توسا ملائکاں ॥
دیدار پورے پائی سا تھاؤ ناہی کھائکاں ॥ ۲ ॥

وار سری راگ پوڑی ۱۲ اسلوک ۲

۱۱۰
گلیں اسیں چنگیاں آچاری بریاں ॥
من ہاکسدھاں کالیاں باہر ول چٹیاں ॥
ریساں کرے تناڑیاں جو سیوے در کھڑیاہ ॥
نال خصمے رتیا مانے سکھ رلیاہ ॥
ہووے تان نتانیاں رہے نماڑیاہ ॥
نانک جنم سکارتھا جے تن کے سنگ ملاہ ॥ ۲ ॥

وار سری راگ پوڑی ۱۷ اسلوک ۲

۱۱۱
گناں کا ہووے واسلا کڈھ واس لئی جے ॥
جے گن ہوون ساجناں مل سانجھ کری جے ॥
ساجھ کری جے گناں کیری چھوڑ اوگن چلیے ॥
پہرے پٹمبر کر اڈمبر آپنا پڑ ملیے ॥
جتھے جائیے بہیے بھلا کہیے جھول امرت پیجے ॥
گناں کا ہووے واسولا کڈھ واس لئی جے ॥ ۳ ॥ ۱ ॥ ۴ ॥

سوہی چھنت

۱۰۸
کسی تیرتھ پر جاکر جپ کرو، تپ کرو یا ریاضت کرو
سخاوت جیسا نیک عمل کرو پھر بھی سچے خدا کو حاصل کیے بغیر ان کا کوئی فائدہ نہیں
جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے۔ اوصاف کی قدر کیے بغیر زندگی رائیگاں چلی جاتی ہے
اے جستجو کرنے والی عورت! اوصاف ہی سے تجھے سُکھ ملے گا۔
گرُمت کے ذریعہ وہی اکمل ترین ہوتا ہے جو بدی کو ترک کردیتا ہے اور گرو کی تعلیم میں محو ہو جاتا ہے
پونجی کے بغیر تاجر چاروں اور بھٹکتا ہے جو آدمی اپنی قدر و قیمت کو نہیں پہچانتا اس کا خریدا ہوا سودا اس کے گھر ہی میں پڑا رہتا ہے یعنی مرتے وقت ساتھ نہیں جاتا۔
ریاکار کو ریا نے ٹھگ لیا۔ کوئی پونجی نہیں رہنے دی

(۵۶)

۱۰۹
سچے عاشقوں کی دولت صدق اور صبر ہے۔ فرشتوں کی دولت ڈھارس اور ہمت ہے
ایسے ہی لوگ خدائے کامل کا دیدار کریں گے۔ وہاں ڈگمگانے والوں کا کوئی مقام نہیں

(۸۳)

۱۱۰
ہم باتیں تو خوب صورت کرتے ہیں مگر ہمارا کردار بڑا ہے
دل ہمارے غلیظ اور کالے ہیں جب کہ باہر سے ہم گورے ہیں
نقل ہم ان کی اتارتے ہیں جو مالک کی خدمت میں اس کے دروازے پر دست بستہ کھڑی ہیں اور اس کی محبت سے لطف اندوز ہو رہی ہیں
ان میں طاقت ہے مگر وہ بہت ہی انکسار سے اپنا فرض ادا کر رہی ہیں
نانک کہتے ہیں کہ ہماری زندگی بھی کامران و کامیاب ہو جائے اگر ہمیں ان کی ہمدمی میسر آجائے

(۸۵)

۱۱۱
اگر اوصاف کی صندوقچی پاس ہو تو اسے کھول کر اس کی خوشبو سونگھنی چاہیے
اگر احباب میں گُن ہوں تو ان کے اوصاف اپنا لینے چاہئیں
دوستوں کے اوصاف کو دیکھ کر ان کی برائیوں پر نظر نہ ڈالو۔
ان کے اوصاف کے ریشم کی پوشاک پہن کر اور ان کے اوصاف سے ہار سنگھار کر کے ایک بیٹھک میں جا بیٹھو
ہم جس محفل میں بھی جا بیٹھیں ہلتے ہونٹوں سے پھول جھڑیں۔ اوپر سے کائی ہٹا کر صاف پانی پئیں
مطلب یہ ہے کہ اچھے اوصاف کا ذکر کرنا چاہیے خواہ وہ لوگ کتنی ہی برائیوں میں کیوں نہ گھرے ہوں
اگر اوصاف کی صندوقچی پاس ہو تو اسے کھول کر اس کی خوشبو سونگھنی چاہیے

(۷۶۵-۶۶)

# نیک اطوار

۱۱۲
گرو ساگرو رتناگر تت رتن گھنیرے رام ॥
کر مجنوں سبت سرے من نرمل ہیرے رام ॥
نرمل جل نائے جا پربھ بھائے پنچ ملے وچارے ॥
کام کرودھ کپٹ بکھیا تج سچ نام اردھارے ॥
ہوئے لوبھ لہر لوتھاکے پائے دین دیالا ॥
نانک گر سمان تیرتھ نہیں کوئی ساچے گر گوپالا ॥ ۳ ॥

آسا چھنت

۱۱۳
اوگن چھوڑ گناں کو دھاوہ کر اوگن پچھتاہی جیو ॥ ۱ ॥
سر اپسر کی سار نہ جانے پھر پھر کیچ بڈاہی جیو ॥ ۲ ॥ ۲۲ ॥
انتر میل لوبھ بہو جھوٹھے باہر ناؤ کاہی جیو ॥
نرمل نام جپو مد گر مکھ انتر کی گت تاہی جیو ॥ ۳ ॥
پرہر لوبھ نندا کوڑ تیاگو سچ گر بچنی پھل پاہی جیو ॥
جیو بھاوے تیو راکھو ہر جیو جن نانک سبد سلاہی جیو ॥ ۴ ॥ ۹ ॥

سورٹھ

(سنگل دیپ میں راجہ شونابھ گرو نانک کے انتظار میں تھا۔ اس نے دل میں سوچا کہ میں گرو نانک کو کیسے پہچان سکوں گا۔ اس نے ایک طریقہ سوچا۔ اس کے شہر میں جب کوئی فقیر آتا تو وہ اس کا دل بھرمانے کے لیے خوب صورت رقاصائیں بھیج دیا کرتا تھا۔ اسے یقین تھا کہ وہ گرو پر ڈورے نہیں ڈال سکیں گی۔ گرو نانک دیو کی اس تخلیق میں ان رقاصاؤں کو مخاطب کیا گیا ہے)

۱۱۴
لگا چھوہڑی راج کوار ؛ نام بھنہو سچ دوت سوار ॥
پرپو سیو پربھ پریم ادھار ؛ گر سبدی بکھ تیاس نوار ॥ ۷ ॥
موہن موہ لیا من موہے ؛ گر کے سبد پچھاناتو ہے ॥
نانک ٹھاڈے چاہے پربھ دوار ؛ تیرے نام سنتو کھے کرپا دھار ॥ ۸ ॥ ۱ ॥

بسنت اسٹ پدیا

۱۱۲

گرو سمندر ہے، موتیوں کا خزانہ ہے۔ اس میں بیش بہا ہیرے ہیں
اے میری روح! گرو کے تیرتھ میں غسل کر اور پاک و صاف ہو جا
پانچوں گیان اندریوں اور عقل پر پڑا ہوا میل اتار دے
جب خدا کی مہر ہوئی اور میں نے گرو کے شبد پر غور کیا تو صداقت، اطمینان، رحم و کرم، دھرم اور عفو کے پانچوں اوصاف مجھ میں پیدا ہو گئے۔
میں نے ہوس، غصے، مکر و فریب اور دنیاوی خواہشات کو ترک کر دیا اور خدا کے سچے نام کو دل میں بسا لیا
انا اور لالچ کی لہریں ختم ہو گئیں اور مجھے مظلوموں پر رحم کرنے والے خدا کا وصال حاصل ہو گیا
اے نانک! گرو کے برابر کوئی تیرتھ نہیں۔ وہی اس دنیا کا حقیقی محافظ ہے

(۴۳۷)

۱۱۳

برائیاں چھوڑ دیجیے اور اچھائیوں کی طرف رجوع کیجیے۔ گناہ کے بعد پچھتانا پڑے گا
جو صحیح اور غلط موقع و محل کے فرق کو نہیں سمجھتے وہ بار بار خواہشات کے کیچڑ میں لت پت ہو جاتے ہیں
باطن میں تو لالچ کا میل بھرا ہوا ہے۔ زبان پر جھوٹ کا طومار ہے۔ پھر باہر سے جسم کی صفائی کے کیا معنی؟
گرو شبد کے ذریعہ خدا کا نام لو۔ اسی صورت میں باطنی صفائی ممکن ہوگی
لالچ چھوڑو، غیبت، جھوٹ اور چغلی ترک کر دو۔ بس یوں ہی گرو کے اقوال کے ذریعہ آپ کو حق و صداقت کا ثمر حاصل ہوگا
اے خدا! مجھے اس حال میں رکھ جو تیری رضا ہے۔ میں تیرا خادم نانک۔ شبد کے ذریعہ تیری تعریف و توصیف کرتا رہوں گا

(۵۹۸)

۱۱۴

اے راج کماریو! اے بیٹیو! تم یہاں سے چلی جاؤ "ارت دیلے خدا کا نام لو
میرا دل تو پہلے ہی "موہن" (خدا) نے موہ رکھا ہے۔ اے خدا میں نے گرو کے شبد کے ذریعہ تجھے پہچانا ہے
پیارے خدا کی خدمت محبت سے کرو۔ گرو کے شبد کے ذریعہ حرص و ہوس کی تشنگی ترک کر دو۔ اے مالک جن پر تو نے کرم کیا ہے انھیں تیرے نام نے مطمئن کر دیا ہے
وہ چاہتے ہیں کہ ہم مالک کے دروازے پر اس کی خدمت میں دست بستہ کھڑے رہیں

(۱۱۸۷)

# غریبی

نیچا اندر نیچ جات نیچی ہو اُت نیچ ॥
نانک تن کے سنگ سات وڈیا سیو کیا ریس ॥
جتھے نیچ سمالیان تتھے ندر تری بخسیس[1] ॥ ۴ ॥ ۳ ॥
سری راگ

[1] نیچ ذاتوں میں جو بھی نیچ ذات ہے اور اس سے بھی جو بہت نیچی ہے نانک اس کے ساتھ ہی رہنا چاہتا ہے۔ وہ بڑے لوگوں کی ریس نہیں کرنا چاہتا۔ جہاں پست لوگوں کی دیکھ ریکھ ہوتی ہے وہیں خدا کی نظر پڑتی ہے اور وہیں تیری رحمت ہوتی ہے۔

۱۱۵

ہاؤ ڈھاڈی ویکار کارے لائیا ٭ رات دنے کے وار دھرو فرمائیا ॥
ڈھاڈی سچے محل خصم بلائیا ٭ سچی صفت سالاہ کپڑا پائیا ॥
سچا امرت نام بھوجن آئیا ٭ گرمتی کھادا رج تن سکھ پائیا ॥
ڈھاڈی کرے پساؤ سبد وجائیا ٭ نانک سچ سالاہ پورا پائیا ॥ ۲۷ ॥

وار ماجھ ، پوڑی ۲۷

۱۱۶

ستمل رکھ سرائی را ات دیر گھو ات پیچ ॥
اوئی جے آوے آس کر جاہ نراسے رکت ॥
پھل پھکے پھُل بک بکے کم نہ آوے پت ॥
مٹھت نیوی نانکا گن چنگائیاں تت ॥
سبھ کو نوے آپ کاؤ پر کاؤ نوے نہ کوئے ॥
دھر تارا جو تولیے نوے سو گورا ہوئے ॥
اپرادھی دونا نوے جو ہنتا مرگاہ ॥
سیس نوائے کیا تھیے جا ردے کُسدھے جاہ ॥

وار آسا ، پوڑی ۱۲ اسلوک ۱

۱۱۷

ناں جاناں مورکھ ہے کوئی ، ناں جاناں سیانا ॥
سدا صاحب کے رنگ راتا ان دن نام بکھانا ॥ ۱ ॥
بابا مورکھ ہاں ناوے بل جاؤ ॥
تو کرتا تو دانا بینا ، تیرے نام تراؤ ॥ ۱ ॥ رہاؤ
مورکھ سیانا ایک ہے ، ایک جوت دے ناؤ ॥
مورکھا سر مورکھ ہے جے منے ناہی ناؤ ॥ ۲ ॥

مارو است پدیا

۱۱۵
میں بیکار ڈھاڈی (مغنی) تھا جسے خدا نے کام دے دیا
اس کے دربار سے مجھے حکم ہوا کہ میں دن رات اس کی حمد و ثنا میں مصروف رہوں
سچے مالک نے پھر ڈھاڈی کو اپنے محل میں بلایا۔ اس کو سچی تعریف و توصیف کرنے والی خلعت عطا کی گئی
سچے نام کو زندہ جاوید کرنے والی خوراک اس کے لیے آئی۔ جس کسی نے گرو کی تعلیم کے ذریعہ یہ خوراک شکم سیر ہو کر کھائی وہ مسرور و شادماں ہو گیا۔
ڈھاڈی پر اس نے مہر کی اور وہ شبد گانے لگا
اے نانک! جو لوگ صداقت کی تعریف کرتے ہیں وہ خدائے کامل سے جا ملتے ہیں۔

(۱۵۰)

۱۱۶
ریاضت کا پیڑ سیدھا، لمبا اور پھیلا ہوا ہے
پرندے خوراک کی امید میں اس پر جا بیٹھتے ہیں۔ وہ ناامید ہو کر جائیں تو کہاں جائیں
پھل پھیکے ہیں، پھول کڑوے ہیں، پتے کسی کام نہیں آتے
میٹھے بول اور انکسار تو اوصاف اور نیک اعمال کا نچوڑ ہیں
ہر کوئی اپنی بڑ ہانکتا ہے۔ دوسرے کے آگے کوئی نہیں جھکتا
ترازو میں رکھ کر جب تولا جاتا ہے تو جھک جانے والا پلڑا ہی بھاری سمجھا جاتا ہے
جو گنہگار ہرن کا شکار کرتا ہے وہ نشانہ باندھنے کے لیے جھک کر دوہرا ہو جاتا ہے
دل اگر صاف نہیں تو خالی سر جھکانے سے کیا بنتا ہے

(۴۷۰)

۱۱۷
میں نہیں جانتا کہ کون بے وقوف ہے اور کون عقل مند۔
میں تو مالک کے رنگ میں رنگا ہوا ہوں، اسی کے نام میں محو رہتا ہوں
بابا! میں تو مورکھ ہی بھلا، میں تو مالک کے نام پر قربان جاتا ہوں
اے مالک! تو خالق ہے، عالم ہے، دوراندیش ہے۔ تیرا نام لے کر ہی میں کنارے پر پہنچوں گا
وہ تو احمقوں کا سرتاج ہے جو تجھ پر یقین نہیں رکھتا

(۱۰۱۵)

# خدمتِ خلق

پچ کرنی ابھ انتر سیوا ॥
من ترپتا سیا الکھ ابھیوا[1] ॥۲۱॥۸
گوڑی است پدیا

[1] نیک اعمال ہوں اور خدمت کا جذبہ دل میں ہو تو پھر دل اس غائب اور پراسرار خدا کی یاد میں مطمئن رہتا ہے۔

سیو کیتی سنتوکھی ایں جنی سچو سچ دھیایا ||
اونہی مندے پیر نہ رکھیو کر سکرت دھرم کمایا ||
اونہی دنیا توڑے بندھنا ان پانی تھوڑا کھایا ||
توں بخشیس اگلانت دیوے چڑھے سوائیا ||
وڈیائی وڈا پایا || ۷ || *وار آسا ، پوڑی ۷*

۱۱۹
سیوا سرت رہس گن گاواں گرمکھ گیان وچارا ||
کھوجی اپجے بادی بنسے ہاو بل بل گر کرتارا |
ہم نیچ ہوتے ہین مت جھوٹھے تو سبد سوارن ہارا |
آتم چین تہا تو تارن سچ تارے تن ہارا | ۳ | || *ملار*

۱۲۰
ات تن لاگے بانیا ÷ سکھ ہووے سیو کمانیا ||
سبھ دنیا آون جانیا || ۳ ||
وچ دنیا سیو کمائیے ÷ تا درگہ بیسن پائیے ||
کہو نانک باہ لڈائیے || ۴ || ۲۳ || *سری راگ*

۱۲۱
ہوے گریہہ گوائیے پائیے وچار ||
صاحب سیو من مانیا دے ساچ آدھار || ۲ ||
اہہ نس نام سنتوکھیا سیوا سچ سائی ||
تا کو وگھن نا لاگے چالے حکم رجائی || ۳ || *آسا اشٹ پدیا*

۱۲۲
برہما بسن رکھی منی سنکر اندر تپے بھیکھاری ||
مانے حکم سو ہے در ساچے آکی مرنہے اپھاری ||
جنگم جودھ جتی سنیاسی گر پورے ویچاری ||
بن سیوا پھل کبھو نہ پاوس سیوا کرنی ساری || *مارو*

۱۱۸
جنھوں نے اپنی خواہشات پر قابو پایا ہے وہی دوسروں کی خدمت کر سکتے ہیں۔ انھوں نے خدا سے لَو لگا رکھی ہے
وہ بدی کی راہ پر کبھی گامزن نہیں ہوتے۔ وہ نیک اعمال سے زندگی بسر کرتے ہیں
وہ دنیاوی بندھن توڑ دیتے ہیں اور کھانے پینے پر وہ زور نہیں دیتے
تو بڑا داتا ہے۔ تو اپنے چاہنے والوں کو نعمتیں عطا کرتا ہے۔ جو لوگ روحانی بلندی سے اور اس سے بھی آگے بڑھ جاتے ہیں وہ تیری تعریف و توصیف سے تجھے حاصل کر لیتے ہیں۔

(۴۶۶ - ۶۷)

۱۱۹
گرو کے ذریعہ مجھے یہ علم حاصل ہوا ہے کہ اپنا دھیان خدمت کی طرف مبذول کرنے اور اس کی حمد و ثنا کرنے سے لطف ملتا ہے
تجسس سے علم میں اضافہ ہوتا ہے بحث کرنے سے ختم ہو جاتا ہے۔ میں اس خالق کے قربان
ہم پنچ، جھوٹے اور بے وقوف تھے تو نے ہی شبد کے ذریعہ ہمیں عقلمند بنایا
جب آدمی اپنی روح کو پہچان لیتا ہے تو وہ اسے کنارے پر لگا دیتا ہے
وہ جو پار اتارتا ہے سچا ہے۔ وہ کنارے پر پہنچاتا ہے

(۱۲۵۵)

۱۲۰
خواہشات کے تیر اس جسم کو چھلنی کر دیتے ہیں جب کہ خدمتِ خلق سے آرام اور لطف حاصل ہوتا ہے
یہ دنیا فانی ہے
اگر ہم دنیا میں لوگوں کی خدمت کریں تو خدا کی بارگاہ میں بیٹھنے کے لیے جگہ مل سکتی ہے
نانک یہ کہہ کر ہم کلکاریاں مارتے ہوئے اس کی بارگاہ میں پہنچ جاتے ہیں

(۲۵ -۲۶)

۱۲۱
جب خودی اور انا کو ہم فنا کر دیتے ہیں تو اس مرحلے پر ہم پہنچ جاتے ہیں
کہ صداقت میں محو ہو کر ہم خدا کی طرف رجوع کرتے ہیں
سچی خدمت اسی وقت ہو سکتی ہے جب خدا سے لَو لگ جاتے اور آدمی قانع ہو جائے
جو آدمی خدا کے حکم پر چلتا ہے اس کی راہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی

(۴۲۱)

۱۲۲
برہما، وشنو، شیو، رشی منی اور اندر ریاضت کرتے ہوئے بھی اس کے در کے بھکاری ہیں
جو لوگ اس کا حکم مانتے ہیں وہ سچے مالک کے در پر لائقِ احترام ہوتے ہیں۔ جو لوگ اس کا حکم نہیں مانتے وہ در در کی ٹھوکریں کھاتے رہتے ہیں
جنگم، جتی، سنیاسی اور جودھے سب کے لیے کامل گرو نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ
خدمت کے بغیر کبھی پھل نہیں ملتا۔ خدمت ہی سب سے ارفع و اعلیٰ کام ہے

(۴۲۱)

# خدا سے محبت

۱۲۳

جاؤ تاؤ پریم کھیلن کا چاؤ ÷ سر دھر تلی گلی میری آؤ ॥
ات مارگ پیر دھر تیجے ÷ سر دیجے کان نہ کیجے ॥ ۲۰ ॥

اسلوک وارل توں ودھیک

۱۲۴

رے من ایسی ہر سے پریت کر جیسی جل کملیہہ ॥
لہری نال پچھاڑیے بھی وگسے اسنیہہ ॥
جل مہہ جیو اپائی کے بن جل مرن تنیہہ ॥ ۱ ॥
من رے کیو چھوٹے بن پیار ॥
گرمکھ انتر رو رہیا بخسے بھگت بھنڈار ॥ ۱ ॥ رہاؤ
رے من ایسی ہر سے پریت کر جیسی مچھلی نیر ॥
جیو ادھیکو تیو سکھ گھنو من تن سانت سریر ॥
بن جل گھڑی نہ جیوے ای پر بھ جانے ابھ پیر ॥ ۲
رے من ایسی ہر سے پریت کر جیسی چاترک میہ ॥
سر بھر تھل ہریاولے اک بوند نہ پوے ای کیہہ ॥
کرم ملے سو پائیے کرت پیا سر دیہہ ॥ ۳ ॥
رے من ایسی ہر سے پریت کر جیسی جل دُدھ ہوئے ॥
آوٹن آپے کھوے دُدھ کو کھپن نہ دے ॥
آپے میل وچھنیا سچ وڈیائی دے ॥ ۴ ॥
رے من ایسی ہر سے پریت کر جیسی چکوی سور ॥
کھن پل نیند نہ سووے ای جانے دور ہجور ॥
من مکھ سو جھی نہ پوے گرمکھ سدا ہجور ॥ ۵ ॥

سری راگ اسٹ پدیا

۱۲۵

نانک گلی کوڑیاں یا جھ پریت کرے ॥
تچر جانے بھلا کر جچر لیوے دے ॥ ۲ ॥

وار وڈہنس، پوڑی ۲۰، اسلوک

۱۲۳

اگر تو محبت کا کھیل کھیلنے کی آرزو رکھتا ہے تو اپنا سر ہتھیلی پر رکھ کر میری گلی میں آ۔
اس راہ میں قدم اس وقت رکھ جب تجھے اپنا سر بھینٹ کرتے ہوئے کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہ ہو

(۴۱۲)

۱۲۴

اے دل تو مالک سے ایسی محبت کر جیسی پانی اور کنول میں ہوتی ہے
پانی اپنی لہروں سے اسے دھکیلتا ہے لیکن اس پر بھی کنول محبت سے اور زیادہ کھل اٹھتا ہے
اسے پانی سے ہی زندگی ملی تھی۔ پانی کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا
اے دل محبت کے بغیر تو کیسے نجات حاصل کر سکتا ہے
گرو کے ذریعہ جب خدا دل میں بس جاتا ہے تو پھر وہ محبت کے خزانے عطا کر دیتا ہے
اے دل! مالک سے ایسی محبت کر جیسی مچھلی اور پانی میں ہوتی ہے
پانی جوں جوں بڑھتا ہے مچھلی کو بھی راحت ملتی ہے اور اس کی روح کو چین میسر آتا ہے
پانی کے بغیر وہ ایک پل کے لیے بھی زندہ نہیں رہ سکتی۔ مالک بھی اس کے باطنی دکھ سے آگاہ ہے
اے دل خدا سے ایسی محبت کر جیسی پپیہے کو برسات سے ہوتی ہے
تالاب بھر جاتے ہیں زمین ہری بھری ہو جاتی ہے لیکن اسے پانی کی ایک بوند بھی نہیں ملتی۔
وہ تو اس کی مہر سے ملے گی ورنہ نوشتۂ تقدیر ہی آگے آتا ہے
اے دل خدا سے ایسی محبت کر جیسی دودھ کو پانی سے ہوتی ہے
دودھ ابالو تو پہلے پانی خود جلتا ہے اور دودھ کو نہیں جلنے دیتا۔
مالک بھی بچھڑے ہوئے لوگوں کو آپس میں خود ملاتا ہے اور صداقت پسندوں کو اعلیٰ رتبہ دیتا ہے
اے دل! خدا سے ایسی محبت کر جیسی چکوی کو سورج سے ہوتی ہے
وہ ایک پل کے لیے نہیں سوتی۔ وہ اپنے چکوے کا انتظار کرتی ہے
خواہ اس کا ساتھی اس کے پاس ہی ہو وہ اسے دور ہی سمجھتی ہے
من مکھ لوگوں کو صداقت کا علم نہیں ہوتا مگر گرمکھوں کے لیے وہ ہمیشہ حاضر و ناظر رہتا ہے۔

(۵۹-۶۰)

۱۲۵

نانک کہتے ہیں کہ محبت کے بغیر سب کچھ جھوٹ ہے
آدمی کو اس وقت نعمتیں میسر آتی ہیں جب وہ خدا کو یاد رکھتا ہے

(۵۹۴)

۱۲۶

سو با رنگ سپنے نسی بن تاگے گل ہار ॥
سچا رنگ مجیٹھ کا گرمکھ برہم وچار ॥
نانک پریم مہارسی سبھ بُرِیایاں چھار ॥ ۲ ॥

وار سوہی پوڑی ۴ اسلوک ۲

۱۲۷

موری رُن جھن لائیا بھینے ساون آئیا ॥
تیرے مندھ کٹارے جیوڑا تن لوبھی لوبھ لبھائیا ॥
تیرے درسن وٹے ہی کھنیے وںجاں تیرے نام وٹوڑ قربانو ॥
جا تو تا میں مان کیا ہے تدھ بن کیہا میرا مانو ॥
چوڑا بھن پلنگ سیو مندھے سن باہی سن بابا ॥
ایتے نے ویس کریدیے مندھے سوراتو اوراہا ॥
ناں مینار، ناں چوڑیا ناں سے ونگڑی آہا ॥
جو سہہ کنٹھ نہ لگیا جلن سی باڑی آہا ॥
سبھ سیاں سوراون گیا ہاؤ دادھی کے در جاواں
امالی ہاؤ کھری سچجی تے سے ایک نہ بھاوا ॥
ماٹھو گندائی پٹیاں بھریے ماگ سیندھورے ॥
اگے گئی نہ منیاں مرو وسور وسورے ॥
میں روندی سب جگ روناں رُنڑے ون ہر پنکھیرو ॥
اک ناں رناں میرے تن کا برہا جن ہاؤ پرہ بچھوڑی ॥
سپنے آیا بھی گیا میں جل بھریا روئے ॥
آئے نہ سکا تجھ کن پیارے بھیج نہ سکا کوئے ॥
آؤ سبھاگی نیندڑیے مت سہو دیکھا سوئے ॥
تہ صاحب کی بات جیہ آکھے کہو نانک کیا دیجے ॥
سیس وڈھے کر بیٹھن دیجے بن سر سیو کریجے ॥
کیو نا مریجے جیوڑا ناں دیجے جا سہو بھیا وڈانا ॥ ۱ ॥ ۳ ॥

وڈہنس

۱۲۸

جاں ہاؤ تیرا تاں سب کچھ میرا ہاؤ نہ ہی تو ہو وہیہ ॥
آپے سکتا آپے سُرتا سکتی جگت پرو ویہہ ॥

۱۲۶

لال رنگ مجازی ہے اور یہ رات کا خواب ہے۔ گلے میں ایسا ہار ہے جس میں دھاگا نہیں
گرو کے ذریعہ خدا کے بارے میں سوچنا پکا قرمزی رنگ ہے
اے نانک! جب ہم اس خدا کی محبت کا ذائقہ چکھتے ہیں تو سب برائیاں نیست و نابود ہو جاتی ہیں

(۷۸۶)

۱۲۷

اے بہن ساون آ گیا! مور خوشی سے ناچ رہے ہیں۔ میں خدا کی جستجو کرنے والی عورت ہوں
تیری پیار بھری نظروں کی ڈور میں بندھ گئی ہوں۔ جیسے لالچی انسان دولت کے لالچ میں گم رہتا ہے ویسے ہی مجھے تیری نگاہِ مہر کی ضرورت ہے
تیرے دیدار پر قربان، تیرے نام پر نچھاور ہو جاؤں۔ تو میرے ساتھ ہو تو میں ایک مفتخر اور نازاں عورت ہوں
تو نہ ہو تو پھر کیسا فخر
اے دلہن! اپنا چوڑا پلنگ کی پٹی پر مار کر توڑ دے
تو نے اتنے بناؤ سنگار کر رکھے ہیں مگر تیرا شوہر تو دوسروں سے محبت کر رہا ہے
جو بانہیں مالک کے گلے کا ہار نہ ہوں وہ جل جائیں تو اچھا
انھیں منیہار اور چوڑیوں کی کیا ضرورت ہے
میری ساری سہیلیاں اپنے اپنے شوہروں کو خوش کرنے گئی ہوئی ہیں۔ میں بدنصیب کہاں جاؤں
اے سہیلی میں اپنے آپ کو بہت سگھڑ سمجھتی تھی لیکن میں اپنے مالک کو ایک آنکھ نہ بھائی
میں نے بہت بناؤ سنگار کیا، زلفیں سنواریں، مانگ میں سیندور بھرا
لیکن مالک نے پروا نہ کی۔ اب میں تڑپ تڑپ کر مر جاؤں گی۔
مجھے روتا دیکھ کر ساری دنیا رو پڑی۔ جنگل کے پنچھی بھی رو دیے
لیکن میرے تن میں جدائی کی آگ ویسے ہی جلتی رہی۔ جس نے مجھے مالک سے جدا کیا تھا اس کی آنکھ نم آلود نہ ہوئی
وہ خواب میں آیا اور چلا گیا۔ میں نے رو رو کر دریا بہا دیے
نہ میں خود تیرے پاس آ سکتی ہوں نہ کسی کو بھیج سکتی ہوں
اے نیک بخت نیند! تو پھر آ جا شاید اس کا دیدار ہو جائے
اے نانک! میرے مالک کی جو مجھ سے بات کرے میں اسے کیا دوں؟
اسے اپنا سر کاٹ کر بیٹھنے کے لیے دوں اس طرح بے سر (غرور ترک کر کے) ہو کر اس کی خدمت کروں۔
اگر مالک پرایا ہو جائے تو پھر جان کیوں نہ دے دی جائے۔

(۵۵۷-۵۸)

۱۲۸

جب میں تیرا ہو جاتا ہوں تو سب کچھ میرا ہو جاتا ہے۔ جب انا کا خاتمہ ہو جاتا ہے تو تیرا ہی وجود نظر آتا ہے
تو طاقت ور ہے۔ تو سب کچھ جانتا ہے۔ تیری طاقت کی لڑی میں ساری کائنات پروئی ہوئی ہے

آپے بھیجے آپے سدّے، رچنا رچ رچ ویکھے ॥
نانک سچا سچی ناں پرچ پوے دھر لیکھے ॥ ۲ ॥

وار سارنگ پوڑی ۱۳ اسلوک ۲

۱۲۹
وید بلایا ویدگی پکڑ ڈھنڈولے بانہہ ॥
بھولا وید نہ جانئی کرک کلیجے مانہہ

## حکم اور رضا

۱۳۰
سوچے سوچ نہ ہووے جے سوچی لکھ وار ॥
چپے چپ نہ ہووے جے لائے رہاں لو تار ॥
بھکھیا بھکھ نہ اتری جے بناں پریا بھار ॥
سہس سیانپا لکھ ہوہ تاں اک نہ چلے نال ॥
کو سچیارا ہوویئے کو کوڑے تٹے پال ॥
حکم رجائیں چلنا نانک لکھیا نال ॥ ۱ ॥
حکمیں ہوون آکار حکم نہ کہیا جائی ॥
حکمیں ہوون جیو حکم ملے وڈیائی ॥
حکمیں اتم نیچ حکم لکھ دکھ سکھ پائیے ॥
اک ناں حکمیں بخشیس اک حکمیں سدا بھوائیے ॥
حکمے اندر سب کو باہر حکم نہ کوئے ॥
نانک حکمے جے بجھے تا ہومے کہے نہ کوئے ॥ ۲ ॥

جپ پوڑی ۱ اور ۲

۱۳۱
حکمے آیا حکمے سمایا ॥ حکمے دیسے جگت اپایا ॥
حکمے سورگ مچھ پیالا حکمے کلا رہاے دا ॥ ۱۰ ॥
حکمے دھرتی دھول سر بھارنٓ ॥ حکمے پون پانی گیناً رنٓ ॥
حکمے سو سکتی گھر واسا حکمے کھیل کھلاوے دا ॥ ۱۱ ॥

تو ہی سب انسانوں کو یہاں بھیجتا ہے اور تو ہی واپس بلا لیتا ہے۔ تو تخلیق کرتا ہے اور پھر اس تخلیق کی دیکھ ریکھ کرتا ہے
تیری عظمت بھی ہے۔ تیرے حساب میں صرف صداقت ہی جمع ہوتی ہے۔

(۱۲۴۲)

۱۲۹
میں سوچنے پر بھی نہیں سوچ پاتا خواہ لاکھ بار سوچوں۔
بھولا وئیہ یہ جانتا ہی نہیں کہ کسک تو میرے دل میں ہے

۱۳۰
میں سوچنے پر بھی نہیں سوچ پاتا خواہ لاکھ بار سوچوں
چپ رہنا چاہوں تو چپ بھی نہیں رہ پاتا خواہ اس سے مسلسل لو لگائے رہوں
صداقت کی بھوک مٹتی ہی نہیں خواہ دنیا بھر کے لوازمات مل جائیں
دنیاوی چالاکیاں لاکھ میرے ساتھ ہوں مگر ایک بھی چالاکی میرا ساتھ نہیں دیتی
مجھے صرف ایک ہی طریقہ سچا بنا سکتا ہے کہ میں خدا کے حکم پر چلوں
یہی بات میری روح کی پیدائش کے وقت میری تقدیر میں لکھ دی گئی تھی
اور اس کا حکم بیان سے باہر ہے پھر بھی جو کچھ دکھائی دے رہا ہے وہ اس کے حکم سے ہی ظہور میں آیا ہے
حکم سے ہی انسان پیدا ہوئے ہیں
حکم سے ہی ان کو اعلیٰ رتبہ ملتا ہے
بڑے اور چھوٹے سب اس کے حکم سے پیدا ہوئے ہیں۔ انسان کو دکھ سکھ اسی کے حکم سے نصیب ہوتے ہیں
جنہیں نجات حاصل ہو جاتی ہے وہ بھی اس کے حکم سے ان کو حاصل ہوتی ہے
یہ حکم ہی تو ہے کہ بیشتر لوگ مرگ و پیدائش کے چکر میں بھٹکتے رہتے ہیں۔ جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس کے حکم کے مطابق ہو رہا ہے حکم کے بغیر کوئی واقعہ نہیں ہوتا
نانک جی کہتے ہیں کہ جن کو حکم کا علم ہو جاتا ہے ان کی انا نیست و نابود ہو جاتی ہے

(۱)

۱۳۱
انسان اس کے حکم سے ہی پیدا ہوتا ہے اور مرتا ہے۔ یہ ساری دنیا اس کے حکم کا ہی ظہور ہے
اس کے حکم سے ہی بہشت، پاتال اور دنیا ظہور میں آتی ہے
اس کے حکم کی قوت ہی ان دنیاؤں کو تھامے ہوئے ہے۔ اس کے حکم کے تقدس نے ان دنیاؤں کا بوجھ اٹھا رکھا ہے۔
اس کے حکم سے ہی پانی اور ہوا آسمان میں ٹکے ہوئے ہیں۔

حکمے آڈانے آکاسی ॥ حکمے جل تھل ترِبھون واسی ॥
حکمے ساس گراس سدا پھنہ حکمے دیکھ دکھائے دا ॥ ۱۲ ॥
حکمے اپائے دس اوتارا ॥ دیو دانو اگنت اپارا ॥
منے حکم سو درگہ پیجھے ساچ ملائے سمائے دا ॥ ۱۳ ॥
حکمے جگ چھتی ہے گزارے ॥ حکمے سدھ سادھک ویچارے ॥
آپ ناتھ نتھی سب جاکی بخشے مکت کرائے دا ॥ ۱۴ ॥ ۴ ॥ ۱۶ ॥

مارو سوہلے

۱۳۲
نانک بولن جھکھنا دکھ چھڈ منگی ایہہ ہی سُکھ ॥
سکھ دکھ دوئے کر کپڑے پہرے جائے منکھ ॥
جتھے بولن ہاریے تتھے چنگی چپ ॥ ۲ ॥

وار ماجھ پوڑی ۲۴ اسلوک

# دانشوری اور نیک اطوار

۱۳۳
پڑھ پڑھ گڈی لدی ایہہ ای ، پڑھ پڑھ بھریے ساتھ ॥
پڑھ پڑھ بیڑی پائیے پڑھ پڑھ گڈیے کھات ॥
پڑھیے جیتے برس برس پڑھیے . جیتے ماس ॥
پڑھیے جیتی آرجا پڑھیے جیتے ساس ॥
نانک لیکھے اک گل ہور ہومے جھکھنا جھاکھ ॥ ۱ ॥

وار آسا ، پوڑی ۹

۱۳۴
ایوڑی آد پُرکھ ہے داتا آپے سچا سوئی ॥
ایہہ ناں اکھراں میہہ جو گُرمکھ بُجھے تس سر لیکھ نہ ہوئی ॥ ۲ ॥
گنکھے گیان بوجھے جے کوئی ॥ پڑھیاں پنڈت سوئی ॥
سرب جیا میہہ ایکو جانے تاں ہومے کہے نہ کوئی ॥ ۴ ॥

آسا پٹی

اس کے حکم سے ہی بیدار روح بے جان مادے کے گھر میں رہ کر اپنا ناٹک دکھا رہی ہے
اس کے حکم سے آسمان کسی سہارے کے بغیر معلق ہیں۔ تینوں لوکوں میں خشکی اور تری میں رہنے والے اس کے حکم سے زندگی بسر کر رہے ہیں
اسی کے حکم سے وہ سانس لیتے ہیں، ان کو خوراک نصیب ہوتی ہے اور اس کا حکم ہی انھیں سنبھالے ہوئے ہے
اس کے حکم سے ہی دس اوتار ان گنت دیوتا اور راکشس پیدا ہوئے
جو آدمی اس کا حکم مانتا ہے اسے اس کی بارگاہ میں عزت ملتی ہے اور وہ صداقت میں جذب ہو جاتا ہے۔
حکم سے ہی چھتیس زمانے بے حسی میں گزرے، بے حسی کے دور سے نکل کر آئے ہیں
سدھ اور سادھک بھی اس کے فرماں بردار ہیں
وہ مالک ہے اس نے تمام کائنات کی باگ ڈور سنبھال رکھی ہے جس پر اس کی مہر ہو جاتی ہے وہ کنارے جا لگتا ہے

(۱۰۳۷)

۱۳۲
اے نانک! دکھ نہ ہو اور صرف سکھ ہو یہ مطالبہ بے معنی ہے
دکھ اور سکھ کی دونوں پوشاکیں اسی کے دربار سے آتی ہیں۔ لوگ ہمیشہ انھیں پہنتے رہے ہیں
جہاں لب کھولنے پر ہار ماننی پڑے وہاں چپ رہنے میں بھلائی ہے

(۱۴۹)

۱۳۳
پڑھ پڑھ کر خواہ گاڑیاں بھر لیں، اونٹ لاد لیں
پڑھ پڑھ کر خواہ کشتیاں اور چھکڑے بھر لیں
سالوں اور مہینوں تک پڑھتے رہیں
عمر بھر سارے سانس پڑھنے میں گزار دیں
نانک کہتے ہیں کہ ایک ہی بات خدا کی کسوٹی پر پوری اترے گی اور وہ ہیں نیک اطوار۔ باقی تو تکبّر کے عالم میں بھٹکنے والی باتیں ہیں

(۴۶۷)

۱۳۴
جو آدمی گرو کی وساطت سے یہ سمجھ لیتا ہے کہ وہ زندہ جاوید ہے اور روز ازل سے موجود ہے، سب کا داتا ہے
ایسے الفاظ پڑھ کر ہی اسے عالم و فاضل تسلیم کیا جائے گا
جو یہ جان لے کہ سب میں اسی کا ظہور ہے
اس علم سے اس کی انا کا خاتمہ ہو جاتا ہے

(۴۳۲)

۱۲۵

پادھا پڑھیا آکھیے بدیا وچرے سہج سبھائے ॥
بدیا سودھے تت لہے رام نام لو لائے ॥
من مکھ بدیا بکردا بکھ کھٹے بکھ کھائے ॥
مورکھ سبد نہ چینئی سوجھ بوجھ نہ کائے ॥ ۵۳ ॥
پادھا گرمکھ آکھیے چاٹڑیا مت دے ॥
نام سمالہو نام سنگرہ لاہا جگ میہ لے ॥
سچی پٹی سچ من پڑیے سبد سو سار ॥
نانک سو پڑھیا سو پنڈت بنیا جس رام نام گل ہار ॥ ۵۴ ॥ ۱ ॥

رام کلی دکھنی اوانکار

۱۲۶

بابا رتی سبھ توں گھڑی مورت وچارا ॥
تو گنتے کنے نہ بائیو سچے الکھ اپارا ॥
پڑھیا مورکھ آکھیے جس لب لوبھ اہنکارا ॥
ناؤ پڑھیے ناؤ بجھیے گرمتی وچارا ॥
گرمتی نام دھن کھٹیا بھگتی بھرے بھنڈارا ॥
نرمل نام منیاں در سچے سچیارا ॥
جس دا جیو پران ہے انتر جوت اپارا ॥
سچا ساہ اک توں ہور جگت ونجارا ॥ ۶ ॥

وار ماجھ، پوڑی ۶

## باطنی تبدیلی کے بغیر پوشاک، رسم ورواج، پوجا، جپ، تپ تیرتھ، سنجم سب فضول ہیں

اک کند مول چن کھاہ ون کھنڈ واسا ॥
اک بھگوا ویس کر پھرے جوگی سنیاسا ॥
اندر ترسنا بہت چھادن بھوجن کی آسا ॥
برتھا جنم گوائے نہ گرہی نہ اداسا ॥
جم کال سر ہو نہ اترے ترببدھ منسا ॥
گرمتی کال نہ آوے نیڑے جا ہووے داسن داسا ॥

۱۳۵
وہی تعلیم یافتہ اور عالم مانا جاتا ہے جو دوسروں کو علم عطا کرتا ہے
علم کی جستجو کے بعد اس کی روح تک پہنچتا ہے اور خدا سے لو لگاتا ہے
من مکھ علم بیچتا ہے۔ اس کی کمائی زہر ہے اور وہ زہر ہی کھاتا ہے
وہ جاہل شبد کو نہیں پہچانتا۔ اسے کوئی سوجھ بوجھ نہیں۔
وہی عالم گرمکھ کہلانے کے لائق ہے جو اپنے شاگردوں کو یہ عقل کی بات بتاتا ہے کہ
خدا کا نام لو اور یہی دولت اکٹھی کرو۔ دنیا میں یہی نفع کا سودا ہے
حقیقی تختی یہی ہے کہ دل میں سچ کا نام لکھا ہوا ہو اس کے ذریعہ سچا شبد پڑھو
اے نانک! وہی دانشور ہے جس کے گلے میں رام کے نام کا ہار ہے

(۹۳۷ - ۳۸)

۱۳۶
ہر مہینے ہر موسم میں میں نے اس پر غور کیا ہے
مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو ہی سچ ہے، عجب ہے، لامحدود ہے، تو کسی بھی شمار میں نہیں آتا۔
وہ پڑھا لکھا انسان جاہل ہے جو لالچ، موہ اور غرور کے جال میں پھنسا ہوا ہے
گرومت کا یہی خیال ہے کہ خدا کا نام لو اور اسے سمجھنے کی کوشش کرو
گرومت کے ذریعہ نام اور دولت کی کمائی کی جاتی ہے۔ اسی کی ریاضت سے خزانے بھرپور ہوتے ہیں
جنھوں نے نام کو مانا اور سمجھا ان کے دل کا میل دور ہو گیا اور وہ پاکیزہ ہو گئے
مالک کے در پر صرف سچے لوگ ہی ٹھہر سکیں گے۔ تو پروردگارِ عالم ہے، تو ذرّے ذرّے میں ہے
تو ہی واحد شہنشاہ ہے۔ یہ تمام دنیا تیری خریدار ہے

(۱۴۰)

۱۳۷
بہت سے لوگ جنگلوں میں رہتے ہیں اور جڑی بوٹیاں کھاتے ہیں
کوئی گیروے کپڑے پہن کر جوگی اور سنیاسی کہلاتے ہیں
لیکن انھیں تو پہننے اور کھانے کی فکر رہتی ہے
وہ اپنی عمر رائیگاں کر رہے ہیں۔ نہ گرہستی ہیں نہ اداسی ہیں
وہ موت سے نہیں بچ سکتے۔ وہ تین اوصاف سے پیدا ہونے والی امیدوں سے بھی گریز نہیں کر سکتے
جو لوگ گرو سے تعلیم لے کر مالک کے غلام ہو جاتے ہیں، موت ان کے پاس نہیں پھٹکتی۔

سچا سبد سچ من گھر ہی ماہ اداسا ॥
نانک ست گر بیون آپنا سے آسا تے نراسا ॥

وار ماجھ، پوڑی ۵

۱۲۸

جگ پر بود ہے مڑی ددھاوے ٭ آسن نیاگ کا بے سچ پاوے ॥ ر
ممتا موہ کا من ہت کاری ٭ نا آد دھو تو نہ سنساری ॥ ۱ ॥
جوگی بحس رہو دبدھا دکھ بھاگے ٭ گھر گھر مانگت لاج نہ لاگے ॥ ۱ ॥ رہاؤ
گاوے گیت نہ چینے آپ ٭ کیو لاگی نورسے پرتاپ ॥
گر کے سبد رچے من بھائے ٭ بھکھیا سہج وچاری کھائے ॥ ۲ ॥
بھسم چڑھائے کرے پاکھنڈ ٭ مایا موہ سہبر اسے جم ڈنڈ ॥
پھٹے کھا پر بھیکھ نہ بھائے ٭ وندھن بادھیا آوے جائے ॥ ۳ ॥
بندھ نہ راکھے جتی کہائے ٭ مائی مانگت تے لو بھائے ॥
نردیا نہیں جوت اجالا ٭ بوڈھت بوڑے سرب جنجالا ॥ ۴ ॥
بھیکھ کرے ہی کھنتا بہو تھوڑا ٭ جھوٹھے کھیل کھیلے بہو نڑوا ॥
انتر اگن چنتا بہو جاسے ٭ ون کرما کیسے اترس پارسے ॥ ۵ ॥
مندرا پھٹک بنائی کان ٭ مکت نہیں ودیا وگیانا ॥
جے دا اندری ساد لوبھانا ٭ پسو بھئے نہیں مٹے نشانا ॥ ۶ ॥
تری بدھ لوگا تری بدھ جوگا ٭ سبد ویچارے چوکس سوگا ॥
اوجل ساچ سو سبد ہوئے ٭ جوگی جگت وچارے سوئے ॥ ۷ ॥
تجھ پہ نو ندھ تو کرنے جوگ ٭ تھاپ اتھاپے کرے سو ہوگ ॥
جت ست سنجم سچ چیت ٭ نانک جوگی تربھون میت ॥ ۸ ॥ ۲ ॥

رام کلی، اسٹ پدیا

۱۲۹

اک بن میہہ بسے اسی ڈوگرا ستھان ٭ نام بسار پچھے ابھیمان ॥
نام بنا کیا گیان دھیان ٭ گرمکھ پاوے درگہ مان ॥ ۳ ॥
ہٹھ اہنکار کرے نہیں پاوے ٭ پاٹھ پڑھے لے لوگ سناوے ॥
تیرتھ بھرمس بیادھ نہ جاوے ٭ نام بنا کیسے سکھ پاوے ॥ ۴ ॥
جتن کرے بندھ کوے نہ رہائی ٭ منوا ڈولے نرکے پائی ॥
جم پور بادھو ہے سجائی ٭ بن ناوے جیو جل بل جائی ॥ ۵ ॥

انھوں نے سچا شبد دل میں بسا رکھا ہے وہ گرہستی ہوتے ہوئے بھی بیراگی ہیں
نانک کہتے ہیں کہ جو لوگ اپنے گرو کی خدمت کرتے ہیں انھیں سب خواہشات سے نجات حاصل ہو جاتی ہے

(۱۴۰)

۱۳۸
لوگوں کو تیاگ (ترکِ دنیا) کی تعلیم دیتے ہیں مگر خود مٹھ بناتے ہیں وہ اپنا آسن یعنی گھر چھوڑ کر صداقت کو کیسے ڈھونڈنے جائیں گے؟
وہ موہ میں پھنسے ہوئے ہیں اور عورتوں سے پیار کرتے ہیں نہ وہ جوگی ہیں نہ گرہستی
دوئی کا دکھ دور کرنے کے لیے اپنے آسن پر جمے رہنا چاہیے۔ جوگی گھر گھر جاکر مانگتے ہیں۔ انھیں شرم نہیں آتی
تو گیان کے نغمے گاتا ہے مگر تو خود کو نہیں پہچانتا۔ تیرا دکھ کیسے دور ہو گا
تو اگر دل میں گرو کے شبد بسائے گا اور خدا سے محبت کرنے لگے گا تو تجھے اعلیٰ تصورات کی بھیک بڑی آسانی سے مل جائے گی۔
جو لوگ بھبھوت رما کر فریب کرتے ہیں ان مکاروں کو موت کے فرشتے سزا دیں گے۔
بے قابو دل کے کشکول میں محبت کی بھیک نہیں رہتی۔ تو اپنے اعمال سے بندھا ہوا ہے، تو مرتا رہے گا۔
وہ اپنے کو جتی کہتے ہیں لیکن ایک بھی نکتہ نہیں سمجھتے۔ "مائی" کہہ کر بھیک مانگتے ہیں لیکن لفظوں میں اس عورت کو حاصل کرنے کی ہوس رکھتے ہیں
تم بے رحم ہو، تمھارے باطن میں کوئی روشنی نہیں۔ تم دنیاوی خواہشات کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہو
دکھاوے کے لیے یہ لوگ پیوندوں کی گدڑی پہنتے ہیں لیکن اصل میں وہ نٹوں کی طرح سوانگ بھرتے ہیں
دل میں تفکرات کی آگ دہک رہی ہے۔ نیک اعمال کے بغیر وہ دنیا کا سمندر کیسے پار کریں گے
کان میں بالے ڈال لیے ہیں مگر حقیقی علم کے بغیر نجات نہیں ملتی
یہ لوگ تو ہوس اور پیٹ بھرنے کی آرزو کے چنگل میں ہیں۔ ان کی یہ بدنامی ان کا پیچھا نہیں چھوڑتی
انسان اور جوگی تین برائیوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ دکھ تو شبد پر غور کرنے سے کٹے گا
جو آدمی سچے شبد سے پاکیزہ ہو جائے گا وہی سچے جوگ کو سمجھ سکے گا
سب برکتیں تیرے پاس ہیں۔ تو سب کچھ کر سکتا ہے، تو تعمیر کر سکتا ہے، تخریب کر سکتا ہے۔ تو جو چاہتا ہے وہی ہو جاتا ہے
جب دل میں صداقت در کر آئے تو جپ تپ اور سنجم پایۂ تکمیل کو پہنچ جاتے ہیں۔ نانک کہتے ہیں کہ ایسا جوگی تینوں لوکوں کا دوست ہے
(۹۰۳)

۱۳۹
بہت سے لوگ پہاڑوں جنگلوں میں جا بیٹھتے ہیں، سچا نام بھلا دیتے ہیں اور اپنے آپ کو خدا سمجھنے لگتے ہیں
نام کے بغیر علم اور شعور کا کیا فائدہ گرمکھوں کو دربار میں عزت ملتی ہے
ہٹ دھرمی اور غرور سے خدا نہیں ملتا دھرم گرنتھ چاہے خود پڑھو چاہے لوگوں کو سناؤ
تیرتھوں پر گھومنے سے دل کے روگ دور نہیں ہوتے نام کے بغیر سکھ کیسے مل سکتا ہے
آدمی جتن تو کرتا ہے مگر وہ اپنے آپ کو قابو میں نہیں رکھ سکتا من ڈولتا رہتا ہے۔ ایسا آدمی دوزخ میں جائے گا
وہاں اسے باندھ کر سزا دی جائے گی۔ نام کے بغیر انسان کی روح جلتی رہتی ہے

سدھ سادھک کیتے منی دیوا ॥ ہٹ نگرے ناں ترپت آوے بھیوا ॥
سبھ وچارگے ہی گر سیوا ॥ من تن نرمل ابھیمان ابھیوا ॥ ۶ ॥
کرم ملے پاوے سچ ناؤ ॥ تم سرناگت۔ ہو سبھاؤ ॥
تم تے اپجیو بھگتی بھاؤ ॥ جپ جاپو گرمکھ ہر ناؤ ॥ ۷ ॥
ہومے گربھ جائے من بھیئے ॥ جھوٹ نہ پاوس پاکھنڈ کیئے ॥
بن گر سبد نہیں گھر بار ॥ نانک گرمکھ تت وچار ॥ ۸ ॥ ۶ ॥

رام کلی اسٹ پدیا

۱۴۰

ہندوکے گھر ہندو آوے ॥ سوت جنیود پڑھ گل پاوے ॥
سوت پائے کرے بریائی ॥ نہاتا دھوتا تھائی نہ پائی ॥
مسلمان کرے وڈیائی ॥ ون گر پیرے کو تھائے نہ پائی ॥
راہ دسائے اوتھے کو جائے ॥ کرنی باجھو بھست نہ پائے ॥
جوگی کے گھر جگت دسائی ॥ تت کارن کن مندرا پائی ॥
مندرا پائے پھرے سنسار ॥ جتھے کتھے سرجن ہار ॥
جیتے جی تیتے واٹاؤ ॥ چیری آئی ڈھل ناکاؤ ॥
ایتھے جانے سو جائے سوانے ॥ ہور پھکڑ ہندو مسلانے ॥
سبھنا کا در لیکھا ہوئے ॥ کرنی باجھوں ترے نہ کوئے ॥
سچو سچ بکھانے کوئے ॥ نانک آگے پچھ نہ ہوئے ॥ ۲ ॥

وار رام کلی پوڑی ۱۱، اسلوک

۱۴۱

کبدھ، ڈومنی، کدیا قصائن پرنندا گھٹ چوڑی مٹھی کرودھ چنڈال ॥
کاری کڈھی کیا تھیے جاں چارے بیٹھیاں نال ॥
سچ سنجم کرنی کارا ناون ناؤ جپے ہی ॥
نانک آگے اُتم سے ای جے پاپا پندھ نہ دے ہی ॥

وار سری راگ پوڑی ۲۰، اسلوک

۱۴۲

سُوچے ایہہ ناں آکھیئے بہن جے پنڈا دھوئے
سُوچے سے ہی نانکا جن من وسیا سوئے ॥ ۲ ॥

وار آسا پوڑی ۱۷

سدھ سادھک ( درویش ) اور بڑے بڑے رشی منی ہٹھ یوگ سے اپنے آپ پر قابو پانا چاہتے ہیں لیکن انھیں کامیابی نصیب نہیں ہوتی
ان کو تو ملتا ہے جن پر تیری نظر کرم ہو
ان کو تو ملتا ہے جن پر تیری نظر کرم ہو۔ وہ پیارے تیرے زیر سایہ رہتے ہیں
تو ہی پریم بھگتی کو جنم دیتا ہے جب گرو کے ذریعہ تیرا نام لیا جاتا ہے
جب دل خدا سے لو لگاتا ہے تو غرور ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ عالم مکر و فریب سے حاصل نہیں ہوتا
گرو شبد کے بغیر اپنا گھر نہیں ملتا اے نانک! گرمکھوں کے تصورات کا یہی نچوڑ ہے

( ۹۰۵-۶ )

۱۴۰

جب کوئی ہندو دھرم میں شامل ہونے کے لیے آتا ہے تو منتروں کے ساتھ سوت کا جنیو اس کے گلے میں ڈال دیتے ہیں
لیکن اگر وہ جنیو پہن کر بھی برے کام ہی کرتا ہے تو اس کے اشنان کا کوئی فائدہ نہیں
مسلمان اپنے مذہب کی بڑائی کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ حضرت محمدؐ پر ایمان لائے بغیر خدا کی بارگاہ میں جگہ نہیں ملتی
لیکن جو راہ رسولِ خدا نے بتائی ہے اس پر تو کوئی شاذ و نادر ہی چلتا ہے۔ نیک اعمال کے بغیر کسی کو بہشت نصیب نہیں ہوتی
جوگیوں کے فرقے میں شامل ہونے کا یہ طریقہ بتایا جاتا ہے کہ وہ کان پھڑوا کر ان میں بالیاں ڈال لے اور تیرتھوں پر جانے کے لیے دنیا میں بھٹکتا رہے
وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ خدا ہر جگہ موجود ہے
یہاں سب انسان مسافر ہیں۔ پروانہ آتے ہی چلنے میں ایک پل کی دیر نہیں ہوگی
جو آدمی یہاں خدا کو پہچان لیتا ہے وہ مرنے کے بعد بھی اسے پہچانے گا
ورنہ ہندو یا مسلمان ہونے کی ڈینگ مارنا بے کار ہے
اسی کے در پر سب کے اعمال کا حساب ہوگا۔ نیک اعمال کے بغیر کسی کو بھی نجات نہیں ملے گی
نانک کہتے ہیں کہ خدا کا نام تو کوئی برلا ہی لیتا ہے
اس سے آگے جا کر پوچھا نہیں جائے گا۔ اسے معاف کر دیا جائے گا

( ۹۵۱-۵۲ )

۱۴۱

کھوٹی عقل ڈومنی ہے، بیرحمی قصائن ہے، غیبت ہمارے دل میں بھنگن ہے، غصے کی چنڈالنی نے ہماری روح ٹھگ لی ہے
چوکے کو پاکیزہ کرنے کے لیے پانی ڈالنے کا کیا فائدہ جب یہ چاروں تمھارے ساتھ بیٹھی ہیں
اس کے لیے تو صداقت کی راہ اختیار کرنا پڑتی ہے۔ نیک اعمال کی لکیریں کھینچو، خدا کے نام میں غسل کرو، لوگوں کو گناہوں کی تعلیم مت دو
نانک کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں تم نیک اور سرفراز سمجھے جاؤ گے

( ۹۱ )

۱۴۲

جو اپنا بدن دھو کر بیٹھ جاتے ہیں ان کو پاکباز نہیں کہا جا سکتا
پاکباز وہی ہیں جن کے دل میں وہ مالک موجود ہے

( ۴۷۲ )

١٤٣

جے رت لگے کپڑے جامہ ہوئے پلیت ॥
جو رت پیوے مانس تن کیو نرمل چیت ॥
نانک ناؤ خدائے کا دل ہچھے مکھ لیہہ ॥
اور دوا جے دُنی کے جھوٹھے عمل کریہہ ॥ ١ ॥

وار ماجھ پوڑی ۱۰۶ اسلوک

## دل پر فتح پانے سے دنیا پر فتح پائی جاتی ہے

١٤٤

من میگل ساکت دیوانا ❊ بن کھنڈ مایا موہ حیرانا ॥
ات اُت جا کال کے چاپے ❊ گرمکھ کھوج لہے گھر آپے ॥ ١ ॥
بن گر سبدے من نہیں ٹھورا ॥
سمرو رام نام ات نرمل اور تیاگو ہوے کورا ॥ ١ ॥ رہاؤ
اے من مگدھ کہو کیو رہسی ❊ بن سمجھے جم کا دکھ سہسی ॥
آپے بخشے ست گر میلے ❊ کال کنٹک مارے سچ پیلے ॥ ٢ ॥
ایہہ من کرما ایہہ من دھرما ❊ ایہہ من پنچ تت تے جنما ॥
ساکت لوبھی ایہہ من موڑا ❊ گرمکھ نام جپے من روڑا ॥ ٣ ॥
گرمکھ من استھانے سوئی ❊ گرمکھ تربھون سوجھی ہوئی ॥
ایہہ من جوگی بھوگی تپ تاپے ❊ گرمکھ چینے ہر پربھ آپے ॥ ٤ ॥
من بیراگی ہومے تیاگی ❊ گھٹ گھٹ من سا دودھا لاگی ॥
رام رسائن گرمکھ چاکھے ❊ در گھر محلیں ہر پت راکھے ॥ ٥ ॥
ایہہ من راجا سور سنگرام ❊ ایہہ من نربھو گرمکھ نام ॥
مارے پنچ اپنے وس کیے ❊ ہومے گراس اکت تھائے کیے ॥ ٦ ॥
گرمکھ راگ سواد ان تیاگے ❊ گرمکھ اے من بھگتی جاگے ॥
ان حد سن مانیا سبد وچاری ❊ آتم چین بھئے نرنکاری ॥ ٧ ॥
اے من نرمل در گھر سوئی ❊ گرمکھ بھگت بھاؤ دھن ہوئی ॥
ایہہ نس ہر جس گر پرساد ❊ گھٹ گھٹ سو پربھ آد جگاد ॥ ٨ ॥
رام رسائن ایہہ من ماتا ❊ سرب رسائن گرمکھ جاتا ॥
بھگت بیت گر چرن نواسا ❊ نانک ہر جن کے داسن داسا ॥ ٩ ॥ ٨ ॥

آسا اسٹ پدیا

١٤٥

نر دور کایا پنکھ من نر دور پنکھی پنچ
تت چگے مل ایک سے تن کاڈ پھاسں نہ رنچ ॥

۱۴۳
اگر کپڑے خون سے لت پت ہو جائیں تو انھیں غلیظ سمجھ لیا جاتا ہے
بتاؤ جو انسان انسانوں کا خون پیتے ہیں ان کے دل کیسے پاک ہوں گے ؟
نانک کہتے ہیں خدا کا نام اسی وقت زبان پر لاؤ جب دل صاف ہو
ورنہ تو یہ لوگوں کو بہکانے کا ایک ڈھونگ ہے۔ تم جھوٹے اعمال کر رہے ہو

(۱۴۰)

۱۴۴
پاپی من مست ہاتھی کی طرح ہے۔ یہ ورطۂ حیرت میں غرق ہو کر مایا اور موہ کے جنگل میں بھٹک رہا ہے
موت کا دھکیلا ہوا اِدھر اُدھر گھوم رہا ہے۔ جب یہ گورمکھ ہو جاتا ہے تو پھر یہ خود بخود اپنا گھر ڈھونڈ لیتا ہے
گرو کے شبد کے بغیر دل کو یکسوئی حاصل نہیں ہوتی
نہایت ہی دل کش رام نام کو یاد کرو غرور کی کڑواہٹ ترک کر دو
بتائیے تو یہ مورکھ من کس طرح یکسو ہو سکے گا؟ یہ بات سیکھے بغیر اسے موت کے خوف سے دوچار ہونا ہی پڑے گا
مالک جب اپنی بخشش سے ست گرو ملا دے گا تو اس کی سچی ہدایت اور حوصلہ افزائی سے موت کا کانٹا دل سے نکل جائے گا۔
یہ من بھلے ہی اعمال کا ثمر ہے اور اس کی فطرت ہی اضطراب ہے۔ اس کی پیدائش پانچ عناصر کے امتزاج سے ہوئی ہے
مطلب یہ ہے کہ دل گناہ اور لالچ کے بس میں ہے
یہ پرسکون ہو جائے گا جب یہ گرمکھ ہو کر خدا کا نام لے گا۔
گرو کے شبد کے ذریعہ یہ من اپنا مقام ڈھونڈ لے گا اور اسے تینوں لوکوں کا علم ہو جائے گا
خواہ یہ دل جوگی کا ہو جو ریاضت کرتا ہے یا پھر گرہستی کا ہو، گرو کے ذریعہ ہی یہ اپنے آپ کو اور خدا کو پہچان لے گا
جب یہ تکبر، ہوس اور دورخی ترک کر دے گا جو ہر انسان میں موجود ہوتی ہے تو پھر یہ دنیا سے بے نیاز ہو جائے گا
گرمکھ انسان خدا کا دارو پیتا ہے اس لیے مالک بھی یہاں اور وہاں اس کی عزت قائم رکھے گا
یہ دل جنگ جو راجہ ہو جاتا ہے اور خدا کے نام کے ذریعہ بے خوف اور گرمکھ بن جاتا ہے
یہ پانچوں برائیوں کو جیت کر اپنے بس میں کر لیتا ہے
غرور پر قابو پا کر ان سب کو ایک ساتھ چت کر دیتا ہے
گرو کے ذریعہ موہ اور لذت تیاگ کر یہ یادِ خدا میں مصروف ہو جاتا ہے
نغمۂ الٰہی سن کر اور اس پر غور کرنے کے بعد اور اپنے آپ کو پہچان کر یہ بندۂ خدا بن جاتا ہے
یہ من پُرسکون ہو کر اس کا گھر اور اس کا در ڈھونڈتا ہے
گرو کے ذریعہ یہ خدا کی پرستش میں محو ہو جاتا ہے، گرو کی مہر سے رات دن خدا کی عظمت کے راگ گاتا ہے
وہ خدا جو روزِ ازل سے ہے، زمانوں کے آغاز سے موجود ہے اور جو ذرّے ذرّے میں سمایا ہوا ہے اس کے نام کا دارو پی کر من مست ہو گیا ہے۔ گرو کے کرم سے اسے
سب روگوں کی دوا کا علم ہو گیا ہے۔ بھگتی کے لیے یہ گرو کے قدموں میں رہتا ہے۔ اے نانک! وہ خدا کے بندوں کا بھی بندہ ہو جاتا ہے۔ (۴۱۵-۱۶)

۱۴۵
جسم ایک پیڑ ہے اس پر من ایک پرندے کی طرح بیٹھا ہے۔ ساتھ ہی پانچ اور پرندے (عرفان و ادراک) بھی بیٹھے ہیں۔
اگر یہ سب مل کر اصلیت کی کھوج کریں اور اس کا چوگا چگیں پھر پھندے میں پھنسنے کی ذرہ بھر فکر نہیں رہے گی۔

اڈے ہی تا بیگل بیگلے تا کر چوگ گھنی ॥
پنکھ ٹٹے پھاہی پڑی اوگن بھیڑ بنی ॥
بن ساچے کیو چھوٹیے ہر گن کرم منی ॥
آپ چھڈائے چھوٹیے وڈا آپ دھنی ॥
گر پرسادی چھوٹیے کرپا آپ کرے ॥
اپنے ہتھ وڈائیا جے بھاوے تے دے ॥ ۲۲ ॥

رام کلی دکھنی اونکار

۱۴۶

بھولی بھولی میں پھری پادھر کہے نہ کوئے ॥
پوچھو جائے سیانیا دکھ کٹے میرا کوئے ॥
ست گر ساچا من وسے ساجن ات ہی ٹھائے ॥
نانک من ترپتا سیسے صفتی ساچے نائے ॥

وار مارو، پوڑی ۳، اسلوک

۱۴۷

حکم رجائی ساکتی درگہ سچ قبول ॥
صاحب لیکھا منگسی دنیا دیکھ نہ بھول ॥
دل دروانی جو کرے درویسی دل راس ॥
اسک محبت نانکا لیکھا کرتے پاس ॥
الگو جوئے مدھو کڑو سارنگ پان سبائے ॥
ہیرے ہیرا بیدھیا نانک کنٹھ سبھائے ॥ ۲ ॥

وار مارو، پوڑی ۱۲، اسلوک

۱۴۸

بھول تن بھے من وسے ہیکے پادھر ہیڈ ॥
ات ڈہ پن دکھ گھنے تینے تھاؤ بھریڈ ॥ ۱ ॥

وار مارو، پوڑی ۱۴، اسلوک

۱۴۹

اجر جرے تا نو دپل بندھ ؛ پوسے پران ہووے تھر کندھ ॥
کہاں ایہہ آئیا کہاں ایہہ جان ؛ جیوت مرت رہے پروان ॥
حکمے بوجھے تت پچھانے ؛ ایہہ پرساد گرو نے جانے ॥
ہوندا پھڑی اگ نانک جان ؛ ناں ہاؤ نہ میں جونی پان ॥ ۲ ॥

وار ملار پوڑی ۲۴، اسلوک

اگر یہ تیزی سے اِدھر اُدھر اڑ کر خواہشات کے بکھرے ہوئے دانے چگنے لگیں تو تہ دام آجائیں گے
تب ان کے پر ٹوٹ جائیں گے ان کے بُرے اعمال ان پر مصائب کا پہاڑ توڑ دیں گے
اب خدا کے کرم کے بغیر کیسے رہائی پائیں۔ اب تو یادِ خدا ہی ان کی مصیبت کا مداوا ہے
شہنشاہوں کا شہنشاہ جب ان کی مدد کرے گا اس وقت یہ جال ٹوٹے گا
وہ مہر کرے گا تو گرو کے کرم سے نجات حاصل ہوگی۔ ساری برکتیں اس کے اپنے ہاتھ میں ہیں
وہ جس پر مہربان ہوتا ہے اسی کو بخشتا ہے

(۹۳۴)

۱۴۶
میں بھولی رہی بھٹکتی رہی۔ مجھے کسی نے راستہ نہ بتایا
میں نے ظالموں سے التجا کی کہ کوئی میرا دکھ کاٹے
جب سچے گرو کی تعلیم ذہن و دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے تو باطن ہی میں وصالِ خدا نصیب ہوتا ہے
اے نانک! اس کے گن گانے اور سچے نام سے عشق کرنے پر دل قانع اور پرسکون ہو جاتا ہے۔

(۱۰۸۷)

۱۴۷
یہ تخلیق اس کے حکم سے ہوئی ہے۔ اس کی بارگاہ میں سچ ہی قبول کیا جائے گا۔
مالک وہاں اعمال کا حساب مانگے گا۔ دنیاوی حسن و جمال میں خدا کو مت بھلا
درویش تو وہی ہے جو اپنے دل پر پہرہ دے اور اسے نیک راہ پر چلائے
انسان جس سے بھی محبت کرتا ہے نانک کہتے ہیں کہ اس کا حساب خدا کے پاس ہے
بھونرے کی طرح یکسو ہو کر نظر ڈال تجھے سب جگہوں پر خدا ملے گا۔ خدا کے نام کا ہیرا دل کے ہیرے کو بیندھ دے گا
اے نانک! اسی وقت یہ مالا گلے میں اچھی معلوم ہوگی۔

(۱۰۹۰)

۱۴۸
راستہ صرف ایک ہے۔ خدا کا خوف اور اس کی معصومیت دل میں بسا لو
مضطرب رہنے سے بہت دکھ ہوتا ہے۔ اس سے خیالات، زبان اور اعمال غلیظ ہو جاتے ہیں

(۱۰۹۰-۹۱)

۱۴۹
جب انسان خدا کے نام کی نعمت کو جو کبھی بے ثمر نہیں ہوتی برداشت کر لیتا ہے تو نو راستے[1] بند ہو جاتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ایسا ہونے پر آدمی خواہشات کی طرف رجوع نہیں کرتا۔ جب انسان جی جان سے خدا کی پرستش کرتا ہے تو جسم بھی پرسکون ہو جاتا ہے۔ وہ اس وقت یہ سوچنے میں وقت ضایع نہیں کرتا کہ وہ کہاں سے آیا ہے اور کہاں جائے گا۔ زندگی سے پہلے اور موت کے بعد وہ خدا کی بارگاہ میں مقبول رہتا ہے۔ اس نے حکم کو پہچان لیا ہے یعنی وہ اصلیت کی تہہ تک پہنچ چکا ہے۔ یہ نعمت گرو کے فضل و کرم سے حاصل ہوئی ہے۔ اے نانک وہ شخص مصائب کی گرفت میں جکڑا رہے گا جو یہ کہتا ہے کہ صرف میں ہی ہوں۔ میں ہوں ہی نہیں" اس لیے مجھے آواگون سے نجات مل چکی ہے

(۱۲۸۹)

---

[1] دو آنکھیں، دو نتھنے، دو کان، منہ، مقعد اور عضوِ تناسل

چوتھا باب

# غلط ذرائع

# جھوٹے رہنما

۱۵۰

جا ہاؤ ناہی تا کیا آکھا کیہو ناہی کیا ہو واں ॥
کیتا کرنا کہیا کتھنا بھریا بھر بھر دھوواں ॥
آپ نہ بجھاں لوک بجھائی ایسا آگو ہو واں ॥
نانک اندھا ہوئے کے دسے گہے سبھس ॥
موہائے ساتھے ॥
اگے گیا مُو ہے موہ پاہ سو ایسا آگو جاپے ॥ ۲ ॥

وار ماجھ، پوڑی ۶، اسلوک

۱۵۱

اندھا آگو جے تھیے کیو پادھر جانے ॥
آپ سے مت ہو چھیے کیو راہ پچھانے ॥
کیو راہ جاوے محل پاوے اندھ کی مت اندھلی ॥
بن نام ہر کے کچھ نہ سوجھے اندھ بوڈو دھندلی ॥
دن رات چانن چاؤ اپجے سبد گر کا من وسے ॥
کر جوڑ گر پے کر بنتی راہ پادھر گر دسے ॥ ۶ ॥

سوہی چھنت

# بت پرستی

۱۵۲

ہندو موٗلے بھولے اکھٹی جاہی ⁂ نارد کہیا سے پوٗج کراں ہی ॥
اندھے گونگے اندھ اندھار ⁂ پاتھر لے پوجے مگدھ گنوار ॥
اوہ جا آپ ڈبے تم کہا ترن ہار ॥ ۲ ॥

وار بہاگڑا، پوڑی ۲۰، اسلوک

۱۵۰
اگر میری اپنی کوئی روحانی زندگی نہیں تو میں دوسروں سے کیا کہوں جہاں کچھ نہ ہو وہاں کیا بن سکتا ہے
پہلے قول و فعل کے ذریعہ خود کو گنہگار بنایا اب پھر ان ہی کو کیوں دہراؤں اور اپنے دامن کو داغدار کروں
کیا میں ایسا رہنما بنوں جو خود کچھ نہیں جانتا مگر دوسروں کو راہ دکھاتا ہے
اے نانک! جو اندھا ہو کر دوسروں کو راہ دکھاتا ہے وہ کارواں میں شامل سب ساتھیوں کو لٹا دے گا
آگے چل کر اسے بے بھاؤ کی پڑیں گی۔ ایسے رہنما کا یہی حال ہوتا ہے۔

(۱۴۰)

۱۵۱
رہنما اگر اندھا ہو تو دوسروں کو کیا راہ دکھائے گا
اوچھی عقل ۔ یعنی جو خود ٹھگا جا رہا ہے وہ کیسے راہ ڈھونڈے گا ۔ کیسے منزل پر پہنچے گا؟
اندھا تو اندھیرا ہی پھیلائے گا
خدا کے نام کے بغیر راستہ نہیں سوجھتا۔ اندھا تو دنیاوی بکھیڑوں میں ہی الجھا رہے گا
جب گرو کی تعلیم حاصل ہو جاتی ہے تو دل میں شب و روز اجالا رہتا ہے ۔ من میں امنگ رہتی ہے
گرو سے ہاتھ جوڑ کر یہ عرض کرو ۔ سچا گرو ہی صحیح راستہ دکھائے گا ۔

(۷۶۷)

۱۵۲
ہندو گمراہ ہو کر غلط راستے پر جا رہے ہیں جیسے نارد نے کہا اسی طرح بت پرستی میں مصروف ہیں
پوجا پتھروں کی کرتے ہیں جو نہ سن سکتے ہیں، نہ دیکھ سکتے ہیں۔ گھپ اندھیرے میں ہیں
لاعلم اور جاہل ہیں ۔ پتھر تو خود ڈوب جاتے ہیں۔ وہ دوسروں کو کیا کنارے پر لگائیں گے

(۵۵۶)

۱۵۳ ۳

گھرنا رائن سبھا نال ؛ پوج کرے رکھے ناوال ॥
کنگو چنن پھل چڑھائے ؛ پیری پے پے بہت منائے ॥
مانوا منگ منگ پہنے کھائے ؛ اندھی کمی اندھ سجائے ॥
بھکھیا دیہہ ناں مردیاں رکھے ؛ اندھا جھگڑا اندھی ستھے ॥

وار سارنگ پوڑی ۱۰۹ اسلوک

## بے معنی رسم ورواج

۱۵۴

جے موہا کا گھر موہے ۔ گھر موہ پتری دے ॥
آگے وست سنجاپیے پتری چور کرے ॥
وڈھی ایہہ ہی ہتھ دلال کے مصفی ایہہ کرے ॥
نانک آگے جے لے جی بکھے گھا سے دے ॥ ۱ ॥

وارآسا پوڑی ۱۷ اسلوک

۱۵۵

دیوا میرا ایک نام دکھ وچ پایا تیل ॥
اُن چانن اوسوکھیا چوکا جم سیو میل ॥ ۱ ॥
لوکا مت کو پھکڑ پاسے ॥
لکھ مڑیا کر ایک ٹھے اک رتی لے بھاہ ॥ ۱ ॥ رہاؤ
پنڈھ پتل میری کیو کریا سچ نام کرتار ॥
ایتھے اوتھے آگے پاچھے ایہہ مرا آدھار ॥ ۲ ॥
گنگ بنارس صفت تمھاری ناوے آتم راؤ ॥
سچا ناون تاں تھیے جاں ایہہ نس لگے بھاؤ ॥ ۳ ॥
اک لوکی ہور چھمچھری برہمن وٹ پنڈ کھائے ॥
نانک پنڈ بخشیس کا کبہوں نکھوٹس ناہ ॥ ۴ ॥ ۱ ॥ ۳۲ ॥ ۱۲ ॥

آسا

۱۵۶

جے کر سوتک منیے سب تے سوتک ہوئے ॥
گوہے اتے لکڑی اندر کیڑا ہوئے ॥

۱۵۳

گھر میں نرائن کی مورتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے مصاحب کی مورتیاں ہیں۔ نہلا دُھلا کر ان کی پوجا کرتا ہے
کیسر، چندن اور پھول چڑھاتا ہے۔ ان کے قدموں پر گر کر انھیں خوش کرنے کا جتن کرتا ہے
اور اس کی اپنی حالت یہ ہے کہ دوسروں سے مانگ مانگ کر کھاتا ہے۔ اسے یہ سزا اس کی جہالت کی وجہ سے مل رہی ہے
مورتیاں نہ بھوکوں کو روٹی دیتی ہیں نہ موت سے بچاتی ہیں
اندھے لوگ اپنی حماقت کی وجہ سے آپس میں لڑ رہے ہیں

(۱۲۴۰)

۱۵۴

اگر کوئی چور کسی کا دھن لوٹ کر وہ دھن اپنے بزرگوں کی بھینٹ کر دے
تو وہ زر و مال آگے چل کر پہچانا جائے گا
بزرگوں کو چور سمجھا جائے گا۔ دلال (برہمن جس نے رسم ادا کی) کے ہاتھ کاٹے جائیں گے
اے نانک! وہاں جا کر اسی سخاوت کا اچھا ثر ملتا ہے جو محنت کر کے کمائی کرتا ہے اور اس میں سے کچھ سخاوت کرتا ہے

(۴۷۲)

۱۵۵

خدا کا نام ہی میرا چراغ ہے۔ اس میں دُکھ کا تیل ڈالا ہے
جب چراغ جلایا تو دکھ کٹ گئے۔ موت کا خوف جاتا رہا
اے لوگو! بے معنی رسم و رواج ترک کر دو
لکڑی کے لاکھوں ٹکڑے اکٹھے کرو، آگ کی ایک ہی چنگاری انھیں راکھ کر دے گی
خدا کا نام ہی میرا "پنڈا اور تیل" ہے (ریت) خدا کا سچا نام ہی میری "کریا" ہے
دو جہاں میں خدا ہی میرا سہارا ہے
تیری حمد و ثنا ہی میری گنگا اور بنارس ہیں جس میں میری روح اشنان کرتی ہے
صحیح اشنان تو اسی وقت ہو گا جب دن رات میری لَو تجھ سے لگی رہے گی
چاولوں کے پیڑے بنا کر بزرگوں اور دیوتاؤں کی بھینٹ کیے جاتے ہیں اور برہمن ان کو کھا جاتے ہیں
اے نانک! اس کے رحم و کرم ہی کو دان میں دی جانے والی خوراک بناؤ جو کبھی ختم نہیں ہوتی۔

(۳۵۸)

۱۵۶

اگر لوگوں کے مرنے جینے پر گھر اور گھر کے لوگوں کو پلید سمجھ کر ان سے گریز کیا جائے تو اس قسم کی پلید حالت ہر جگہ موجود ہے
جو اُپلے اور لکڑیاں ہم جلاتے ہیں ان میں بھی کیڑے ہوتے ہیں۔

جے تے دانے ان کے جیا باجھ نہ کوئے ॥
پہلا پانی جیو ہے جت ہریا سب کوئے ॥
سوتک کیوں کر رکھیے سوتک پوے رسوئے ॥
نانک سوتک ایوں نہ اترے جان اتارے دھوئے ॥ ۱ ॥
من کا سوتک لوبھ ہے جہوا سوتک کوڑ ॥
اکھیں سوتک ویکھنا پر تریا پر دھن روپ ॥
کنیں سوتک کن پیے لا اعتباری کھاہ ॥
نانک ہنسا آدمی بدھے جم پور جاہ ॥ ۲ ॥
سبھو سوتک بھرم ہے دوجے لگے جائے ॥
جمن مرنا حکم ہے بھانے آوے جائے ॥
کھانا پینا پوتر ہے دتوں رزق سمباہ ॥
نانک جنی گرمکھ بجھیا تناں سوتک ناہ ॥ ۳ ॥

وار آسا، پوڑی ۱۸، اسلوک

۱۵۷

ناون چلے تیرتھی من کھوٹے تن چور ॥
اک بھاؤ لتھی ناتیاں دوبھا چڑھسی اس ہور ॥
باہر دھوتی تومڑی اندر وس نکور ॥
سادھ بھلے ان ناتیاں چور سے چورا چور ॥ ۲ ॥

وار سوہی، پوڑی ۱۲، اسلوک

۱۵۸

سو پٹنے کا چوکا کنچن کوار ृ روپے کیا کاراں بہت وستھار ॥
گنگا کا اودک کرن تے آگ ृ گرڑا کھانا دودھ سیو گاڈ ॥ ۱ ॥
رے من لیکھے کبھوں نا پائے ृ جام نہ بھیجے سا پیچ نائے ॥ ۱ ॥ رہاؤ
دس اٹھ لیکھے ہووے پاس ृ چارے وید مکھاگر پاٹھ ॥
پربی ناوے ورناں کی دات ृ ورت نیم کرے دن رات ॥ ۲ ॥
قاضی ملاں ہووے سیخ ृ جوگی جنگم بھگوے بھیکھ ॥
کو گرہی کرماں کی سندھ ृ بن بوجھے سب کھڑی اس بندھ ॥ ۳ ॥

اناج کے دانوں میں بھی جراثیم ہوتے ہیں
پانی بھی ایک جاندار شے ہے جس کے باعث ہریالی پیدا ہوتی ہے
یہ جاندار اور جراثیم ہماری رسوئی میں بھی رہتے ہیں پھر ہم غلاظت سے کیسے بچ سکتے ہیں
نانک کہتے ہیں کہ غلاظت اس طرح نہیں دور ہوتی۔ اصلیت پہچاننے پر ہی غلاظت کو دھویا جاسکتا ہے
لالچ دل کی غلاظت ہے۔ جھوٹ زبان کو گندہ کرتا ہے
پرائی عورت کو اور حسن و دولت کو دیکھ کر آنکھیں بھی پلید ہو جاتی ہیں
غیبت سن کر کان گندے ہو جاتے ہیں
اے نانک! ایسے انسانوں کی روحوں کو باندھ کر دوزخ میں لے جایا جاتا ہے
جینے مرنے سے غلیظ ہو جانے کا خیال محض ایک وہم ہے
جینا مرنا تو مالک کا حکم ہے۔ اسی کی مرضی سے انسان پیدا ہوتے ہیں اور مرتے ہیں
مالک نے جو کھانے پینے کی چیزیں زندہ رہنے کے لیے دی ہیں وہ سب پاکیزہ ہیں
نانک کہتے ہیں کہ جن کو گرو کے ذریعہ یہ صداقت معلوم ہو چکی ہے ان کے گھر میں غلاظت نہیں ہوتی

(۴۷۲-۷۳)

۱۵۷
تیرتھوں پر نہانے چلے ہیں مگر من کھوٹا ہے اور دل چور جیسا ہے
تن کا میل تو کچھ اتر گیا مگر من کا میل دُگنا ہو گیا
نیک بندے اشنان کے بغیر ہی بھلے۔ چور تو نہا دھو کر بھی چور رہتے ہیں۔

(۷۸۹)

۱۵۸
کھانا پکانے کے لیے چوکا بھی سونے کا ہو اور برتن بھی۔ اور گرد بہت پھیلا کر چاندی کی لکیریں کھینچی گئی ہوں
گنگا کا پانی ہو اور ارنی کی لکڑیاں رگڑ کر آگ جلائی گئی ہو۔ اس پر دودھ میں چاول ڈال کر پکائے جائیں۔
یہ پاکیزگی کسی حساب میں نہیں آئے گی جب تک کہ دل سچے نام کی طرف مبذول نہ ہو
اٹھارہ پران پاس ہوں، چاروں وید ورد زبان ہوں
تیوہاروں پر تیرتھ اشنان بھی ہو، دن رات برت رکھ کر رسوم کا پابند رہے
وہ قاضی، مُلّا یا شیخ ہو یا بھگوے کپڑے پہن کر کوئی جوگی کہلائے
یا پھر کوئی گرہستی اعمال کے جنگل میں پھنسا ہو۔ اصلیت کو جانے بغیر ان سب کی مشکیں کس کر آگے لے جایا جائے گا

جے تے جیا لکھی سرکار ؛ کرنی اوپر ہووگ سار ॥
حکم کرے مورکھ گوار ؛ نانک ساچے کے صفت بھنڈار ॥۱۰ ॥۴ ॥ ۲ ॥

بسنت

۱۵۹

دھرگ تناں کا جیویا جے لکھ لکھ ویچے ناؤ ॥
کھیتی جن کی اجڑے کھلواڑے کیا تھاؤ ॥
سچے سرمے باہرے اگے لے ناں داد ॥
عقل ایہہ ناں آکھیے عقل گوائیے باد ॥
عقلی صاحب سیویے عقلی پائیے مان ॥
عقلی پڑھ کے بوجھیے عقلی کیچے دان ॥
نانک آکھے راہ اے ہور گلاں شیطان ॥ ۱ ॥

وار سارنگ ۔ پوڑی ۲۰ ۔ ۱ سلوک

۱۶۰

گیان وہونا گاوے گیت ؛ بھکھے ملاں گھرے مسیت ॥
مکھٹو ہوئے کن پڑائے ؛ فقر کرے ہور جات گوائے ॥
گرپیر سدائے منگن جائے ؛ تا کے مول نہ لگیے پائے ॥
گھال کھائے کچھ ہتھو دے ؛ نانک راہ پچھانے سے ॥ ۱ ॥

وار سارنگ پوڑی ۲۲ ۔ ۱ سلوک

۱۶۱

گئو برہمن کاؤ کرلاوو گوبر ترن جائی ॥
دھوتی ٹکا تے جپ مالی دھان ملیچھاں کھائی ॥
انتر پوجا پڑھے کتیباں سنجم ترکاں بھائی ॥
چھوڈیلے پاکھنڈا ؛ نام لیتے جاہ ترندا ॥ ۱ ॥

وار آسا ، پوڑی ۱۳ ، ۱ سلوک

انسانوں کو جو کام کرنا ہے وہ ان کی تقدیر میں پہلے سے لکھا ہوا ہے۔ آخری فیصلہ تو ان کے اعمال کی بنیاد پر ہوگا۔
مورکھ اور جاہل دوسروں پر حکم چلاتے ہیں۔ نانک کہتے ہیں یہ سب کچھ چھوڑ کر اس خدا کی صفت کا خزانہ ڈھونڈ۔

(۱۱۶۹)

۱۵۹
لعنت ہے ان کی زندگی پر جو خدا کا نام لکھ لکھ کر بیچتے ہیں[1]
جس کی کھیتی اجڑ جائے اس کے لیے کھلیان میں کوئی جگہ نہیں ہوتی
جن کے پاس شرم و حیا اور صداقت نہیں ان کی آگے چل کر بھی کوئی قدر نہیں ہوگی
جو عقل بحث اور دلائل میں گنوا دی جائے اسے عقل نہیں کہتے
عقل سے تو مالک کی خدمت کی جاتی ہے۔ عقل سے ہی عزت ملتی ہے
عقل سے ہی حصولِ علم ممکن ہے اور پھر عقل سے دنیا میں عقل بانٹی جاتی ہے
نانک کہتے ہیں صحیح راہ صرف یہی ہے، باقی تمام راہیں شیطان کی راہیں ہیں۔

(۱۲۴۵)

۱۶۰
گیان کے گیت گاتا ہے مگر اسے خود کوئی علم نہیں ہے۔ ملّا بھوکا ہو تو گھر میں ہی مسجد بنا لیتا ہے
روزی نہ پیدا کر سکے تو کان پھڑوائے، بالے پہنے اور فقیر بن گئے۔ اس طرح اپنی عزت آبرو گنوائی
جو گرو یا پیر کہلوا کر گھر گھر مانگتا پھرے اس کے پاؤں کبھی نہ چھوؤ
جو محنت کرتا ہے اور حاجت مندوں کو بھی کچھ دیتا ہے نانک کہتے ہیں کہ وہی راستی پر ہے

(۱۲۴۵)

۱۶۱
(ایک ہندو محرر ایک برہمن اور اس کی گائے کو محصول لیے بغیر پُل سے گزرنے نہیں دے رہا تھا۔ گائے نے وہاں
گوبر کر دیا محرر نے گوبر اٹھا کر چوکا لیپ لیا)
گائے اور برہمن سے محرر محصول مانگتا ہے۔ اس گائے کا گوبر تجھے کیسے پاکیزہ بنائے گا
ماتھے پر تلک ہے، نیچے دھوتی پہن رکھی ہے، گلے میں مالا ہے لیکن جن کو تو ملیچھ کہتا ہے ان ہی کی دی ہوئی تنخواہ پر تو گزر بسر کرتا ہے
گھر میں پوجا کرتے ہو، باہر قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہو مگر طور طریقے ترکوں جیسے اپنا رکھے ہیں
اس ڈھونگ کو چھوڑ دو۔ مالک کا نام لے کر ہی تو دریا سے پار ہوگا۔

(۴۷۱)

---

[1] مُلّاؤں کی طرف اشارہ ہے۔ وہ کاغذ پر خدا کے بہت سے نام لکھ کر لوگوں کو تعویذ دیتے ہیں کہ یہ تعویذ بُری نظر اور دشمن سے حفاظت کریں گے۔

پانچواں باب

# روحانی ارتقار کے لیے ازدواجی اور خاندانی زندگی ترک کرنا ضروری نہیں

پنچ سمرپے جووے پرگاس ٭ تاتے بکھیا مہ رہے اداس ۱[1]
ست گرو کی ایسی وڈیائی ٭ پُتر کلتر وچے گت پائی ۱ ۲ ۱ ۳ ۱ ۴ ۱۱
دھناسری

[1] خدا کا نام لینے سے دل میں اجالا ہوتا ہے۔ حرص و ہوا کے ماحول میں رہتے ہوئے بھی وہ اس نور کی بدولت دنیا سے بے نیاز رہتا ہے۔ ست گرو کی عظمت اس بات میں ہے کہ عورت اور بیٹیوں میں رہتے ہوئے بھی آدمی کو نجات حاصل ہو جاتی ہے

# عورت نیچ نہیں

۱۶۲

بھنڈ جمیئے ، بھنڈ نمیئے ، بھنڈ منگن وی آہ ॥
بھنڈ ہووے دوستی ، بھنڈ چلے راہ ॥
بھنڈ موآ بھنڈ بھالیے بھنڈ ہووے بندھان ॥
سو کیو مندا آکھیے جت جمے راجان ॥
بھنڈوہی بھنڈ اپجے بھنڈے باجھ نہ کوئے ॥
نانک بھنڈے باہرا ایکو سچا سوئے ॥
جت مکھ سدا سالاہیے بھاگا رتی چار ॥
نانک تے مکھ اوجلے تت سچے دربار ॥ ۲ ॥

وار آسا ، پوڑی ۱۹ ، اسلوک

# تیاگ اور جوگیوں سے گفتگو

۱۶۳

دنیا ساگر دتر کہیے کیوکر پائیے پارو ॥
چرپٹ بولے اودھو نانک دیہہ سچا بیچارو ॥
آپے آکھے آپے سمجھے ، تس کیا اتر دیجے ॥
ساچ کہو تم پارگرامی تجھ کیا جس دیجے ॥ ۴ ॥
جیسے جل میں کمل نرالم مرگائی نیسانے ॥
سرت سبد بھو ساگر تریے نانک نام بکھانے ॥
رہہی ایکانت ایکو من وسیا آسا ماہ نراسو ॥
اگم اگوچر دیکھ دکھائے نانک تاکا داسو ॥ ۵ ॥

رام کلی سدھ گوسٹی

۱۶۴

ہاٹی باٹی رہہی نرالے رُوکھ برکھ ادیانے ॥
قندمول اگرٔ کھائیے اودھو بولے گیانے ॥
تیرتھ نائیے سکھ پھل پائیے میل نہ لاگے کائی ॥
گورکھ پوت لوہاریپا بولے جوگ جگت بدھ سائی ॥ ۷ ॥

۱۶۲
ہم عورت کی کوکھ میں پڑتے ہیں، عورت سے ہی پیدا ہوتے ہیں، عورت ہی سے ہماری منگنی ہوتی ہے، عورت ہی سے ہماری شادی ہوتی ہے
عورت کے ذریعہ ہی سارے رشتے قائم ہوتے ہیں۔ وہی نسل آگے چلاتی ہے
جب ایک بیوی مر جائے تو دوسری ڈھونڈتے ہیں۔ عورت گرعفت مآب رہتی ہے
ہم اس عورت کو کیسے بُرا کہیں جس نے راجوں مہاراجوں کو جنم دیا
عورت سے ہی عورت جنم لیتی ہے۔ عورت کے بغیر کوئی پیدا نہیں ہوا۔
اس سے صرف ایک خدا ہی پیدا نہیں ہوا
اے نانک! مرد ہو یا عورت۔ جس کے لبوں پر اس کی حمد و ثنا ہے وہی خوش نصیب ہے
اور اس کے سچے دربار میں خندہ پیشانی سے عزت پاتا ہے

(۴۷۳)

۱۶۳
چرب زبان اودھوت (سنیاسی) یہ پوچھتا ہے کہ اے نانک سچ سچ بتاؤ
کہ اس دنیا کے سمندر سے پار اترنا مشکل ہے۔ اسے کیسے پار کیا جائے؟
نانک کہتے ہیں میں اسے کیا جواب دوں جو خود عالم ہے اور آپ ہی سوال کرتا ہے
سچ کہنا کیا تم اپنے آپ کو کنارے پر نہیں سمجھتے؟ تم سے کیا بحث کروں؟
جس طرح پانی میں کنول اور دریا میں مرغابی پانی سے بے نیاز ہوتی ہے
اسی طرح شبد میں محو ہو کر اس خدا کا نام لینے سے دنیا کا سمندر پار کیا جاتا ہے
جس کے دل میں واحد خدا کی یاد بسی ہوئی ہے وہی صحیح معنوں میں گوشہ نشین ہے۔ امید و بیم سے گھری ہوئی دنیا میں وہ امید و بیم سے بے نیاز رہتا ہے۔
جو گرو اس ناقابلِ حصول خدا کو جسے دیکھا نہیں جا سکتا ہے، دیکھ چکا ہے اور اسے دوسروں کو دکھا چکا ہے، نانک اس کا خادم ہے
(۹۳۸)

۱۶۴
جو بازاروں اور شاہراہوں سے ہٹ کر جنگلوں کے پیڑوں میں تنہا جا بسے ہیں
اور جو جڑی بوٹیاں کھا کر اپنا وقت گزارتے ہیں ایسے تیاگی یا اودھوت (سنیاسی) ہمیشہ علم و ادراک کی بات کرتے ہیں
تیرتھوں کا اشنان کرنے سے سکھ ملتا ہے اور دل پر میل کبھی نہیں آتا
جوگ کی یہ ریت گورکھ ناتھ کے چیلے "لوہاری پا" نے بتائی۔

بانیؑ بانی بنند نہ آوے پر گھر چھٹ نہ ڈلائیُ ॥
بن ناوے من ٹیک نہ ٹکے اِی نانک بھوکھ نہ جائیُ ॥
ہاٹ پٹن گھر گرو وکھایا سہجے سچ واپارو ॥
کھنڈت نندرا الپ اہارم نانک تت بیچارو ॥

رام کلی سدھ گوسٹی

۱۶۵

درسن بھیکھ کرو جوگندرا مُندرا جھولی کھنتھا ॥
باہر انتر ایک سریہو تھٹ درسن اِک پنتھا ॥
اِن بدھ من سمجھائی لے پرکھا باہڑ چوٹ نہ کھائی اے ॥
نانک بولے گرمکھ بوجھے جوگ جگت اِو پائی اے ॥ ۹ ॥
انتر سبد نرنتر مدرا ہومے ممتا دور کری ॥
کام کرودھ اہنکار نوازے گُر کے سبد سو سمجھ پری ॥
کھنتھا جھولی بھر پُر رہیا نانک تارے ایک ہری ॥
ساچا صاحب ساچی نائی پرکھے گُر کی بات کھری ॥ ۱۰ ॥
اودھو کھپر پنچ بھوتُ پی ؛ کا ٹیا کرڈاسن من جاگوٹی ॥
ست سنتوکھ سنجم ہے نال ؛ نانک گُرمکھ نام سمال ॥ ۱۱ ॥

رام کلی سدھ گوسٹی

۱۶۶

جوگ نہ کھنتھا جوگ نہ ڈنڈے جوگ نہ بھسم چڑائیے ॥
جوگ نہ مندی موند منڈائیے جوگ نہ سنگی وائیے ॥
ان جن ماہ نرنجن رہیے جوگ جگت او پائیے ॥ ۱ ॥
گلی جوگ نہ ہوئی ؛ ایک درسٹی کر سم سرجاتے جوگی کہیے سوئی ॥ ۱ ॥ رہاؤ
جوگ نہ باہر مڑھی مسانی ؛ جوگ نہ تاڑی لائیے ॥
جوگ نہ دیس دسنتر بھوئیے ؛ جوگ نہ تیرتھ نائیے ॥
ان جن ماہ نرنجن رہیے ؛ جوگ جگت او پائیے ॥ ۲ ॥
ست گُر بھیٹے تا سہسا تو ٹے ؛ دھاوت ورج رہائیے ॥
نجھر جھرے سہج دھن لاگے ؛ گھر ہی پرچا پائیے ॥
ان جن ماہ نرنجن رہیے ؛ جوگ جگت او پائیے ॥ ۳ ॥
نانک جیوتیا مر رہیے ؛ ایسا جوگ کمائیے ॥
واجے باجھو سنگی واجے ؛ تاؤ نربھو پد پائیے ॥
انجن ماہ نرنجن رہیے ؛ جوگ جگت او پائیے ॥ ۴ ॥ ۱ ॥ ۸ ॥

سوہی

نانک کہتے ہیں بازاروں اور شاہراہوں میں چوکنے ہو کر رہو۔ پرائی عورت پر نظر نہ کرو

خدا کے نام کے بغیر کسی بھی طرف رجوع نہ کرو۔ خدا کے نام کے بغیر ہوس اور آرزو نہیں مٹتی۔

گرو نے وہ بازار گھر اور شہر دکھا دیا ہے جہاں سوئے سوئے ہی سچ کا بیوپار ہوتا ہے

نانک انسان کی زندگی ایسی ہونی چاہیے کہ وہ تھوڑا کھائے، تھوڑا سوئے اور خدا کو یاد رکھے۔ اصل جوگ یہی ہے

(۹۳۸ - ۳۹)

۱۶۵

(جوگی) : کانوں میں بالے پہنو، بغل میں جھولی رکھو اور بدن پر گودڑی اوڑھو۔ اس طرح کا لباس پہن کر جوگیوں کے بارہ پنتھوں میں سے ایک "آئی پنتھ" میں شامل ہو جاؤ۔

چھ درشن شاستروں میں یہی ایک اعلیٰ راستہ ہے

اے انسان اپنے دل کو ایسی تعلیم دے پھر تو موت کی ضرب سے بچ جائے گا

(گرو جی کا جواب) نانک کہتے ہیں اور گرمکھ سمجھ لے گا کہ جوگ کا طریقہ یہ ہے کہ گرو کے شبد کو دل میں بسانے کے بالے پہنو

اس طرح غرور اور "میری میری" کا عیب دور ہو جائے گا

ایسا جوگی ہوس، غصہ اور انا سے محفوظ رہے گا۔ یہ شعور اسے گرو کے شبد کے ذریعہ حاصل ہوگا۔

مالک ہر جگہ موجود ہے۔ اس خیال کو اپنی جھولی اور گودڑی بناؤ پھر یکتا اور بے نظیر مالک تمہیں کنارے پر جا لگائے گا

خدا لافانی ہے۔ اس کی عظمت دوامی ہے۔ یہ بات گرو کی پرکھ سے کھری ثابت ہوگی

دنیا سے بے نیاز ہو جانا ہی کشکول ہے۔ پانچ اوصاف کی ٹوپی پہنو (بے نیازی، سب کو ایک نظر سے دیکھنا، برائی کو ختم کرنا، پاکیزگی اور صبر و تحمل) جسم کے ہرن کی کھال کا سنگھاسن بناؤ اور جو قابو میں کیا ہوا دل ہے اس سے ملبوس ہو جاؤ۔ رحم و کرم صدق و صفا ان کے ساتھ ہوں۔ ایسی صورت میں تو گرو کے ذریعہ دل میں مالک کو بسا سکے گا۔

(۶۳۹)

۱۶۶

جوگ نہ گدڑی پہننے میں ہے نہ ہاتھ میں عصا تھامنے میں ہے، نہ بھبھوت رملنے میں ہے، نہ کانوں میں بالے پہننے میں ہے

جوگ نہ سر منڈانے میں ہے نہ سنگھی بجانے میں ہے

دنیا میں مایا سے بے نیاز رہو، جوگ اس طرح حاصل ہوتا ہے

یہ راستہ کوری باتوں سے حاصل نہیں ہوتا۔ جو آدمی سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے اور سب کو اپنے برابر سمجھتا ہے جوگی اسی کو کہتے ہیں

مٹھوں یا قبرستانوں میں رہنے سے یا سمادھی لگانے سے جوگ کا راستہ نہیں ملتا

ملک در ملک بھٹکنے اور تیرتھ نہانے سے بھی جوگ کا راستہ نہیں ملتا

دنیا میں مایا سے بے نیاز رہو جوگ کا راستہ اسی طرح حاصل ہوتا ہے

ست گرو ملنے سے وہم و گمان دور ہو جاتے ہیں، بھٹکتا ہوا دل سکون حاصل کرتا ہے

جس طرح آبشار گرنے سے ایک گونج پیدا ہوتی ہے اسی طرح خدا کے نام میں انسان محو ہو جاتا ہے۔ باطن میں خدا کا وصال نصیب ہوتا ہے

دنیا میں مایا سے بے نیاز رہو جوگ کا راستہ اسی طرح ملتا ہے

نانک کہتے ہیں خودی کا خاتمہ کرنے سے جوگ اختیار کرو جب کوشش کے بغیر شبد کا ترنم آٹھوں پہر روح میں گونجتا ہے

اور خدا سے لو لگی رہے تو ایسا رتبہ حاصل ہوتا ہے جہاں کوئی خوف نہیں رہتا

(۷۳۰)

دنیا میں مایا سے بے نیاز رہو جوگ کا راستہ اسی طرح حاصل ہوتا ہے

## چھٹا باب

# اس زمانے کی اخوّت اور سیاسی حالات

قادی کوڑ بول مل کھائے ❊ برہمن ناوے جیا گھائے ॥
جوگی جگت نہ جانے اندھ ❊ تینے اجاڑے کا بندھ[1] ॥ ۲ ॥ ۵ ॥ ۱ ۱
دھناسری

[1] قاضی جھوٹ کہتا ہے اور رشوت لیتا ہے، برہمن انسان کا قتل کر کے نہاتا ہے۔ علم و ادراک سے بے بہرہ جوگی صحیح راستہ نہیں جانتا۔ یہ تینوں ہی (بھائی چارے کے علمبردار) پستی کے اسباب ہیں۔

۱۶۷

ستی پاپ کرست کماہ ؛ گر دیکھیا گھر دیون جاہ ॥
استری پر کھے کھٹیے بھاؤ ؛ بھاوے آوہ بھاوے جاؤ ॥
ساست وید نہ مانے کوئے ؛ آپو آپے پوجا ہوئے ॥
قاضی ہوکے بہے نیاے ؛ پھیرے تسبیح کرے خدائے ॥
وڈی لے کے حق گوائے ؛ جے کو پوچھے تا پڑھ سنائے ॥
ترک منتر کن ردے سماہ ؛ لوک مہاوے چاڑی کھاہ ॥
چوکا دے کے سچا ہوئے ؛ ایسا ہندو دیکھو کوئے ॥
جوگی گرہی جٹا بھبھوت ؛ آگے پاچھے رووے پوت ॥
جوگ نہ پایا جگت گوائی ؛ کت کارن سر چھائی پائی ॥
نانک کل کا اے پروان ؛ آپے آکھن آپے جان ॥

وار رام کلی ۱، اسلوک ۱، پوڑی ॥

۱۶۸

آد پرکھ کو اللہ کہیے سیکھاں آئی واری ॥
دیول دیوتیا کر لاگا ایسی کیرت چالی ॥ ۵ ॥
پوجا بانگ نواج مصلی نیر روپ نرواری ॥
گھر گھر میاں سبھناں جیاں بولی اور تمہاری ॥ ۶ ॥

بسنت ہنڈول اسٹ پدیا

۱۶۹

کل آئی کتے موہی کھاج ہوا مردار ॥
کوڑ بول بول بھونکنا چوکا دھرم ویچار ॥
جن جیوندیاں پت نہیں مویاں مندی سوئے ॥
لکھیا ہووے نانکا کرتا کرے سو ہوئے ॥ ۱ ॥
رناں ہوئیاں بودھیا پرس ہوئے صیاد ॥
سیل سنجم سچ بھنی کھانا کھاج اکھاج ॥
سرم گیا گھر آپنے پت اٹھ چلی نال ॥
نانک سچا ایک ہے اور نہ سچا بھال ॥ ۲ ॥

وار سارنگ پوڑی ۱۴، اسلوک

۱۷۰

ہرناں باجاں تے سک داراں اینا پڑھیا ناؤ ॥
پھاندھی لگی جات پھہائن اگے ناہیں تھاؤ ॥

۱۶۷

گناہوں سے دولت کما کر سخی سخاوت کرتے ہیں، اگرو چیلوں کے گھر میں جا کر ہدایات دیتے ہیں
عورت کی محبت اس کے شوہر کی کمائی سے ہے۔ وہ چاہے گھر آئے یا نہ آئے اس کی کوئی پروا نہیں
ویدوں اور شاستروں کا کہنا کوئی نہیں مانتا سب اپنے آپ کی پوجا کرتے ہیں
قاضی انصاف کرتے ہیں، تسبیح پھیرتے ہیں اور خدا کا نام لیتے ہیں
لیکن رشوت لے کر صداقت کا خون کر دیتے ہیں۔ کوئی بات پوچھو تو قاضی کتاب کھول کر تسلی کر دیتے ہیں
ہندوؤں کے کانوں اور دلوں میں وہی سمایا ہوا ہے جو مسلمان کہتے ہیں۔ غیبت اور چغلی سے لوگوں کو لوٹتے ہیں اور ان کی کمائی پر گزر بسر کرتے ہیں
پھر پاکیزہ بن کر اپنے آپ کی بڑائی کرتے ہیں۔ اے بھائی! ایسے بندوں کی طرف دیکھ۔
جوگی جٹائیں رکھ کر اور بھبھوت مل کر گرہستی بنے ہوئے ہیں اور ان کے ارد گرد بال بچے رو رہے ہیں
جوگ میں تو وہ کامیاب نہ ہوئے لیکن اپنی عاقبت بھی خراب کر لی۔ ان سے پوچھو سر میں خاک کیوں ڈالی تھی؟
اے نانک! کلجگ کی یہی نشانی ہے۔ یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں اس کا تجزیہ بھی خود ہی کرتے ہیں۔

(۵۹۱)

۱۶۸

آج کل شیخوں کی بن آئی ہے، خدا کو اللہ کہتے ہیں
دیوی اور دیوتاؤں کے مندروں پر ٹیکس لگا دیے گئے ہیں۔ یہ ایک نیا دستور چلا دیا گیا ہے
اب تو لوٹا، نماز اور مصلّٰی ہی ممتاز ہے۔ خدا کا رنگ نیلا ہو گیا ہے
اب ہر گھر میں ایک دوسرے کو میاں کہہ کر بلاتے ہیں۔ بولی ہی بدل گئی ہے

(۱۱۹۱)

۱۶۹

کتے کے منہ والا کلجگ آ گیا ہے۔ حرام (پرایا حق کھانا) اب جائز مانا جاتا ہے
جھوٹ بول کر ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے کتوں کی طرح بھونکتے ہیں
دھرم کا اصل تصور ختم ہو چکا ہے۔ جینے کا کچھ لطف نہیں رہا۔ مریں گے تو اپنے پیچھے گندے خیالات چھوڑ جائیں گے
قسمت میں جو لکھا ہے وہی بیت رہا ہے۔ مالک کا جو حکم ہے وہی ہو رہا ہے
عورتیں ناسمجھ ہیں۔ مرد ان کے شکاری بن گئے ہیں
نیک اطوار، اپنے آپ پر قابو رکھنا اور پاکیزگی۔ یہ اوصاف غائب ہو گئے ہیں
جو چیزیں کھانے کے قابل نہیں ہیں وہ کھائی جا رہی ہیں۔ دھرم اپنے گھر میں جا چھپا ہے۔ عزت اور آبرو بھی اس کے ساتھ ہی چل دی ہے
اے نانک! ایک خدا ہی سچا ہے۔ کسی اور کو کیوں ڈھونڈتا ہے۔

(۱۲۴۲ - ۴۳)

۱۷۰

ہرنوں، شاہینوں اور مقامی افسروں کو تربیت یافتہ کہا جاتا ہے
یہ سب جن کے محکوم ہوتے ہیں دوسروں کو پھنسا کر ان ہی کے محکوم بنا دیتے ہیں۔ لیکن موت کے بعد ان کی کوئی وقعت نہیں رہے گی۔

سو پڑھیا سو پنڈت بینا جنی کما نا ناؤ ॥
پہلو دے جڑ اندر جمے تا اوپر ہووے چھاؤ ॥
راجے سیہہ مقدم کتے ٭ جائے جگائن بیٹھے ستے ॥
چاکر نہدا پائن گھاؤ ٭ رت پت کتی ہو چٹ جاہ ॥
جتھے جیاں ہوسی سار ٭ نکیں وڈھیں لا اعتبار ॥

وار ملار پوڑی ۲۲، اسلوک

۱۷۱
مانس کھانے کرے نواج ٭ چھری وگائن تن گل تاگ ॥
تن گھر برہمن پورے ناد ٭ اناں بھی آوے اوہی ساد ॥
کوڑی راس کوڑا واپار ٭ کوڑ بول کرے آہار ॥
سرم دھرم کا ڈیرا دور ٭ نانک کوڑ رہیا بھر پور ॥
متھے ٹکا تیڑ دھوتی ککھائی ٭ ہتھ چھری جگت قصائی ॥
نیل بستر پہر ہووے پروان ٭ ملیچھ بھان لے پوجے پران ॥
ابھاکھیا کا کٹھا بکرا کھانا ٭ چوکے اوپر کسے نہ جانا ॥
دے کے چوکا کڈھی کار ٭ اوپر آئے بیٹھے کوڑیار ॥
مت بھٹے وے مت بھٹے ٭ ایہہ ان اساڈا پھٹے ॥
تن پھٹے پھیڑ کرین ٭ من جوٹھے چلی بھرین ॥
کہو نانک سچ دھیائیے ٭ سچ ہووے تا سچ پائیے ॥

وار آسا، پوڑی ۱۶، اسلوک

۱۷۲
کل کاتی راجے قصائی دھرم پنکھ کر اڈریا ॥
کوڑ اماوس، سچ چندرماں دیسے ناہی کہہ چڑھیا ॥
ہاؤ بھال وکنی ہوئی ٭ آدھیرے راہ نہ کوئی ॥
وچ ہومے کر دکھ روئی ٭ کہو نانک کن بدھ گت ہوئی ॥ ۱ ॥

وار ماجھ پوڑی ۱۶، اسلوک

۱۷۳
لب پاپ دوئی راجہ مہتہ کوڑ ہوا سکدار ॥
کام نیب صد پوچھیے بہہ بہہ کرے ویچار ॥
اندھی رعیت گیان وہونی بھاہ بھرے مردار ॥
گیانی نچے واجے واوہ روپ کرے سیگار ॥
اُچے کوکہی وعدہ گاوے ہی جودھا کا ویچار ॥
مورکھ پنڈت حکمت حجت سنجے کرے پیار ॥

وہی عالم ہے، وہی دور رس دانشور ہے جس نے خدا کے نام کی کمائی کی ہے
درخت کی جڑ جتنی پہلے گہرائی میں جمتی ہے اوپر سے وہ اتنی ہی گھنی چھاؤں کا باعث ہوتی ہے
مطلب یہ ہے کہ جس راجہ کی جڑ رعایا میں جتنی مضبوط ہو وہی رعایا کی بھلائی کر سکتا ہے
راجے شیر ہیں اور ان کے افسر کتے ہیں وہ امن و چین سے رہنے والے لوگوں کو اٹھا لاتے ہیں یہ نوکر اپنے تیز ناخنوں سے انھیں گھائل کر دیتے ہیں۔
کتے یعنی افسر لہو اور چربی چاٹ جاتے ہیں۔ جہاں انسانوں کا حساب مانگا جائے گا ان نکٹوں پر کوئی اعتبار نہیں کرے گا۔

(۱۲۸۸)

۱۷۱
آدم خور (ظلم و ستم کرنے والے) نماز ادا کرتے ہیں۔ جو لوگ ظلم و ستم کرتے ہیں انھوں نے جنیوؤ پہن رکھے ہیں
برہمن ان کے گھر جا کر پاٹھ کرتے ہیں۔ ان باتوں سے وہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ ان کا سرمایہ اور ان کا بیوپار بھی جھوٹا ہے
وہ جھوٹ کے ذریعہ روٹی کماتے ہیں
شرم و حیا تو کوچ کر چکی ہے اور اب جھوٹ ہی جھوٹ پھیلا ہوا ہے
ماتھے پر تلک ہے، کمر میں گیروے رنگ کی دھوتی باندھ رکھی ہے۔ ہاتھوں میں چھری ہے کہ لوگوں کا خون کر رہے ہیں
نیلی پوشاکیں پہن کر حاکموں کی نظروں میں شریف بننے کی کوشش کر رہے ہیں
وہ جنھیں خود ملیچھ کہتے ہیں۔ ان ہی سے دولت لے کر اپنے دھرم گرنتھوں کا پاٹھ کرتے ہیں
جس بکرے کے گلے پر چھری پھیرتے وقت بدیسی بولی میں منتر پڑھا گیا ہو اسی کا گوشت کھاتے ہیں اور اس پر بھی یہ کہتے ہیں کہ ہمارے چوکے کے نزدیک نہ آؤ۔
کہیں ہماری خوراک پلید نہ ہو جائے اور ہم غلیظ نہ ہو جائیں۔
گندے جسم سے غلیظ کام کرتے ہیں۔ من تو جھوٹا ہے لیکن کُلّا کرتے ہیں
کہہ نانک! پاکیزگی تو اسی صورت میں آتی ہے جب صداقت کو حاصل کر لیا جائے

(۴۷۱ - ۷۲)

۱۷۲
کلجگ ایک چھری ہے۔ راجے قصائی ہیں۔ دھرم پر لگا کر اڑ گیا
جھوٹ کی اماوس کے اندھیرے میں صداقت کا چاند چھپ گیا ہے۔ نہ جانے وہ کہاں ہے
اس تاریکی میں راہ دکھائی نہیں دیتی۔ ڈھونڈ ڈھونڈ کر میں پریشان ہو گیا ہوں
لوگ انا کے باعث رنجیدہ ہیں۔ اے نانک! ان کو نجات کیسے ملے گی؟

(۱۴۵)

۱۷۳
لالچ اور گناہ دونوں راجہ اور وزیر ہیں۔ جھوٹ ان کا مقامی افسر ہے
ہوس نائب ہے۔ اس سے صلاح مشورہ کیا جاتا ہے۔ یہ سب مل کر تجویز سوچتے ہیں
اپنے حقوق سے ناواقف رعایا اندھی ہے۔ وہ ان کی ہوس کی آگ میں رشوت ڈال کر اسے بھڑکاتی ہے
جو تعلیم یافتہ لوگ ہیں وہ سوانگ بھر کر اس زمانہ کے لوگوں کی قصیدہ خوانی کر رہے ہیں۔ حکام کے سُر میں سُر ملاتے ہیں
جاہل دانشور بحث و مباحثہ سے چالاکی کے ساتھ دولت جمع کر رہے ہیں
مذہب کے ماننے والے نیک کام تو کرتے ہیں مگر اس کے صلے میں شہرت اور نجات طلب کرتے ہیں۔

دھرمی دھرم کرے گاوا وہ منگے موکھ دوار ॥
جتی سدادے جگت نہ جانے چھڈ بہہ گھر بار ॥
سبھ کو پورا آپ ہووے گھٹ نہ کوئی آکھے ॥
پت پروانہ پچھے پائیے نانک تو لیا جاپے ॥ ۲ ॥

وار آسا، پوڑی ॥ ، اسلوک

## بابر کا حملہ

(گرو جی کی دور بینی)

۱۷۴

جیسی مے آوے خصم کی بانی تیسڑا کری گیان دے لالو ॥
پاپ کی جنج لے کابلوں دھائیا جوری منگے دان وے لالو ॥
سرم دھرم دوئی چھپ کھلوے کوڑ پھرے پردھان وے لالو ॥
قاضیا باہمنا کی گل تھکی اگد پڑھے سیطان وے لالو ॥
مسلمانیا پڑھے کتیباں کسٹ میہ کرے خدائی وے لالو ॥
جات سناتی ہور ہندوانیاں ایہہ بھی لیکھے لاے وے لالو ॥
خون کے سوہلے گاوی ایہہ ہی نانک رت کا کنگو پائے وے لالو ॥ ۱ ॥
صاحب کے گن نانک گاوے ماس پوری وچ آکھ مسولا ॥
جن اپائی رنگ روائی بیٹھا ویکھے وکھ اکیلا ॥
سچا سو صاحب سچ تپاوس سچڑا نیاؤ کریگ مسولا ॥
کایا کپڑ ٹک ٹک ہوسی ہندوستان سمال سی بولا ॥
آون اٹھترے جان ستانویں ہور وی اٹھسی مرد کا چیلا ॥
سچ کی بانی نانک آکھے سچ سنائی سی سچ کی بیلا ॥ ۲ ॥ ۳ ॥ ۵ ॥

تلنگ

## بابر کا حملہ

(افسوس)

۱۷۵

خراسان کھسانا کیا ہندوستان ڈرائیا ॥
آپے دوس نہ دے ای کرتا جم کر مغل چڑھائیا ॥
اے تی مار پئی کرلانے تیں کی درد نہ آئیا ॥
کرتا توں سبھنا کا سوئی ॥ جے سکتا سکتے کو مارے تا من روس نہ ہوئی ॥ ۱ ॥ رہاؤ
سکتا سیہہ مارے پے وگے خصمے سا پرسائی ॥
رتن بگاڑ وگوے کتیں موئیا سار نہ کائی ॥
آپے جوڑ وچھوڑے آپے دیکھ تیری وڈیائی ॥ ۲ ॥

جو لوگ اپنے آپ کو جتی ستی کہتے ہیں انھیں کچھ علم تو ہوتا نہیں مگر گھر بار چھوڑ کر بیٹھ جاتے ہیں
ہر کوئی اپنے آپ کو اکمل ترین سمجھتا ہے۔ وہ اپنی کوتاہی کی طرف نظر نہیں کرتا
لیکن جب ترازو کے ایک پلڑے میں خدا کے یقین کو تولا جائے گا تو اصلیت سامنے آجائے گی۔

(۴۶۸ - ۶۹)

۱۷۴
اے لالو! جو خدا کا ارشاد ہوتا ہے وہی میں دوسروں کو سنا دیتا ہوں
بابر گناہوں کی بارات لے کر کابل سے دھاوا بول رہا ہے اور ہندوستان کی دلہن کا ہاتھ جبراً پکڑے گا
شرم اور دھرم دونوں کہیں جا چھپیں گے جھوٹ سردار بن کر اینڈتا پھرے گا
قاضیوں اور برہمنوں کا اقتدار ختم ہو جائے گا۔ شیطان نکاح پڑھے گا
مسلمان عورتیں قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے مصیبت میں خدا کو پکاریں گی
وہی حالت ہندو اور نیچ ذات کی عورتوں کی ہوگی
سہاگ کے گیتوں کی جگہ قتل عام کا راگ چھڑے گا۔ خون کے کیسر کا چھڑکاؤ ہوگا
یہ شہر لاشوں کا شہر بن جائے گا۔ اتنی بات کہہ کر نانک اپنے مالک کے گن گاتا ہے
جس نے یہ تمام دنیا پیدا کی ہے اور اسے دھندوں میں لگا یا ہے۔ وہ الگ بیٹھا یہ سب کچھ دیکھ رہا ہے
وہ مالک غیر فانی ہے اس کا فیصلہ اٹل ہے۔ اس مسئلے کا حال بھی ٹھیک ہی ہوگا
جسموں کے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ ہندوستان میری یہ بات ہمیشہ یاد رکھے گا۔
مغل لوگ سمبت ۱۵۷۸ میں آئیں گے اور ۱۵۹۷ میں چلے جائیں گے۔ پھر ایک اور سورما[1] برسر اقتدار آئے گا
نانک اپنے سچے مالک کی آواز سنا رہا ہے۔ جب وقت آئے گا وہ سچ ہی سنائے گا

(۷۲۲ - ۲۳)

۱۷۵
خراسان کو بچا لیا گیا اور ہندوستان کو خطرہ پیدا ہو گیا
مالک اپنے اوپر کوئی الزام نہیں لیتا۔ اس نے مغل کو ملک الموت بنا کر بھیجا
لوگوں کو اتنی مار پڑی کہ وہ چیخ اٹھے۔ کیا تجھے ان پر ترس نہ آیا اے خدا!
تو سب کا رفیق ہے۔ اگر کوئی طاقت ور کسی طاقت ور کو مارے تو غصہ نہیں آتا
لیکن اگر کوئی طوان شیر، طاقتور شیر (گائیں) گئووں کے ریوڑ پر حملہ کر دے تو رکھوالے سے جواب طلب کیا جاتا ہے (شہنشاہ لودھی حکمران تھا)
اس نے گہر نادیس کو بگاڑ دیا اور خود بھی کتے کی موت مرا۔ موت کے بعد اسے کوئی یاد نہیں کرے گا۔
لیکن دیکھ تیری عظمت اس میں ہے کہ تو خود جوڑتا ہے اور خود ہی الگ کر دیتا ہے

---

[1] شیر شاہ سوری کی طرف اشارہ ہے

جے کو ناؤ دھرائے وڈا ساد کرے من بھانے ۔
خصمے ندری کیڑا آوے جے تے چُگے دانے ॥
مر مر جیوے تا کچھ پائے نانک نام وکھانے ॥ ۳ ॥ ۵ ॥ ۳۹ ॥

آسا

۱۷۶

جن سر سوہن پٹیاں مانگی پائے سندھور ۔
سے سرکاتی منین گل وچ آوے دھوڑ ॥
محلاں اندر ہوندیاں ہن بہن نہ ملن ہدور ॥
آدیس بابا آدیس ॥
آدپُرکھ تیرا انت نہ پایا کر کر دیکھے ویس ॥ ۱ ॥ رہاؤ
جدو سیا ویاہیا لاڑے سوہن پاس ॥
ہیڈولی چڑھ آئیاں دند کھنڈ کیتے راس ॥
اوپروں پانی واریے جھلے جھمکن پاس ॥ ۲ ॥
اک لکھ لہن بیٹھیاں لکھ لہن کھڑیاں ॥
گری چھوارے کھاندیاں مانن سیجڑیاں ॥
تن گل سلکا پائیا تٹن ، موت سری باں ॥ ۳ ॥
دھن جوبن دوئی ویری ہوئے جنی رکھے رنگ لائے ॥
دوتاں نوں فرمایا لے چلے پت گوائے ॥
جے تس بھاوے دے وڈیائی جے بھاوے دے سجائے ॥ ۴ ॥
اگو دے جے چیتیئے تاں کایت ملے سجائے ॥
سا شاہاں سرت گوائیا رنگ تماسے چائے ॥
بابر وانی پھر گئی کوار نہ روٹی کھائے ॥ ۵ ॥
اک ناں وخت کھوائی ایہہ ہی اک ناں پوجا جائے ॥
چوکے وِن ہندوانیاں کیو ٹکے کڈھ ہی نائے ॥
رام نہ کبھو چیتیو ہن کہن نا ملے خدائے ॥ ۶ ॥
اک گھر آوے آپنے اک مل مل پوچھے سکھ ॥
اک ناں ایہہ ہو لکھیا بہہ بہہ روے دکھ ॥
جو تس بھاوے سو تھیے نانک کیا منکھ ॥ ۷ ॥ ۱۱ ॥

آسا اسٹ پدیا

اگر کوئی اپنے آپ کو بڑا کہہ کر من مانی کرے
تو مالک کی نظر میں وہ ایک حقیر کیڑے کی طرح ہے جو دانے کُتر کُتر کر کھا رہا ہے
اے نانک! انسان کو تبھی کچھ حاصل ہوتا ہے جب وہ خدا کی یاد میں اپنی خودی ترک کر کے حیاتِ جاوداں حاصل کرتا ہے

( ٣٦٠ )

١٢٦

جن کی زلفیں سنوری ہوئی تھیں اور مانگ میں سیندور بھرا ہوا تھا
ان کے سر تلواروں سے کاٹ دیے گئے۔ مٹی اڑ اڑ کر ان کے قدموں سے ان کی گردن تک پہنچ گئی
محلوں میں رہنے والی رانیاں اب کھلے آسمان کے نیچے بیٹھ بھی نہیں سکتیں
اے خدا تجھے سلام! اے اولین انسان! تیری انتہا کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ تو کئی شکلوں میں دنیا کو سنبھالے ہوئے ہے
جب ان عورتوں کی شادی ہوئی تھی تو ان کے دولہے ان کے پاس بیٹھے خوب صورت معلوم ہو رہے تھے
یہ بڑی بڑی پالکیوں میں بیٹھ کر آئی تھیں جن پر ہاتھی دانت کا کام کیا گیا تھا۔
ان کی ساسوں نے ان پر پانی وار کر پیا تھا۔ ہاتھوں میں آرسی والے پنکھے دمک رہے تھے
اٹھتے بیٹھتے انھیں لاکھ لاکھ مبارک بادیں ملتی تھیں
گری چھوارے کھاتی اور شوہروں کے ساتھ سیج پر لطف اندوز ہوتی تھیں
ان کی گردنوں میں اب پھندے پڑے ہوئے ہیں۔ موتیوں کے ہار توڑ لیے گئے ہیں
دولت اور جوبن کی بدولت وہ عیش و عشرت کرتی تھیں۔ اب وہ دونوں ان کے دشمن ہیں
ایلچیوں کو حکم دیا گیا ہے اور وہ ایلچی انھیں بے عزتی کے ساتھ لے چلے ہیں
اگر پہلے وہ مالک کو یاد رکھتیں تو ان کو یہ سزا کیوں ملتی؟
بادشاہ عیش و عشرت اور رنگ رلیوں میں اپنے ہوش گم کر چکے ہیں
اب بابر کا نقارہ بج رہا ہے۔ اب شہزادوں کو روٹی بھی نصیب نہیں ہو رہی ہے
مسلمان عورتوں کے لیے نماز کا وقت گزرا جا رہا ہے اور ہندو عورتوں کا پوجا کا وقت گزرتا جا رہا ہے
وہ اشنان اور دھیان کے بعد چوکے میں تلک لگایا کرتی تھیں۔ اب وہ یہ کام کیسے کریں
کبھی مالک کو یاد نہیں کیا تھا۔ اب اس کا نام لینے کا وقت گیا
سب اپنے گھروں کو لوٹ کر ایک دوسری کا حال پوچھتی تھیں
اب چند عورتوں کی قسمت میں یہ لکھا ہے کہ وہ اپنے نصیب کو روئیں
وہی ہونا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے
اے نانک! انسان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہے

( ٤١٧ )

۱۷۷
کہا سو کھیل طبیلہ گھوڑے کہا بھیری سہنائی ॥
کہا سو تیرا بند گڈیرڑ کہا سو لعل کوائی ॥
کہا سو آرسیا منہ بنکے ایتھے دسے نائی ॥ ۱ ॥
ایہہ جگ تیرا تو گوسائی ॥ ایک گھڑی میں تھاپ اتھاپے جرونڈ دیوے بھائی ॥ ۱ ॥ رہاؤ
کہا سو گھر در منڈپ محلا کہا سو بنک سرائی ॥
کہا سو سیج سکھالی کا من جس دیکھہ نیند نہ پائی ॥
کہا سو پان تنبولی حرماں ہوئیا چھائی مائی ॥ ۲ ॥
اس جرکارن گھنی وگتی ان جر گھنی کھرائی ॥
پاپا باجھو ہووے ناہی موئیا ساتھ نہ جائی ॥
جس نوں آپ کھوائے کرتا کس پہلے چنگیائی ॥ ۳ ॥
کوٹی ہو پیر ورج رہاتے جا میر سنیا دھائیا ॥
تھان مقام جلے بن مندر مچھ مچھ کوار رلائیا ॥
کوئی مغل نہ ہووا اندھا کنے ناں پرچ لائیا ॥ ۴ ॥
مغل پٹھاناں بھئی رڈائی رن میں تیغ وگائی ॥
اونہی تپک تان چلائی اونہی ہست چڑھائی ॥
جن کی چیری درگہ پھاٹی تناں مرناں بھائی ॥ ۵ ॥
اک ہندوانی اور ترکانی بھٹیانی ٹھکرانی ॥
اک ناں پیرن سر کھر پاٹے اک ناں واس مسانی ॥
جن کے بنکے گھری نہ آئیا تن کیو رین وہانی ॥ ۶ ॥
آپے کرے کرائے کرتا کس نوں آکھہ سنائیے ॥
دکھ سکھہ تیرے بھانے ہووے کس تھے جائے روائیے ॥
حکمی حکم چلائے وگسے نانک لکھیا پائیے ॥ ۷ ॥ ۱۲ ॥

آسا اسٹ پدیا

## آدرش انسان

۱۷۸
ایسے جن ورلے جگ اندر پرکھ کھجانے پائیا ॥
جات ورن تے بھئے اتیتا ممتا لوبھ چکائیا ॥ ۷ ॥
نام رتے تیرتھ سے نرمل دکھ ہومے میل دکائیا ॥
نانک تن کے چرن پکھالے جناں گرمکھ ساچا بھائیا ॥ ۸ ॥ ۷ ॥

پربھاتی اسٹ پدیا

۱۷۷

وہ چھیلے، وہ گھوڑے اور گھوڑوں پر کھیل کھیلنے والے کہاں گئے۔ وہ نفیریاں اور وہ شہنائیاں کہاں گئیں
وہ پیٹیاں کہاں گئیں جن سے تلواریں باندھتے تھے۔ کہاں ہیں وہ سرخ چغے
وہ آئینے اور ان میں دیکھ کر بناؤ سنگار کرنے والے کہاں گئے اب وہ کہیں نظر نہیں آتے
اے خدا! یہ دنیا تیری ہے اور تو اس کا مالک ہے تو پل میں بناتا ہے اور پل میں فنا کر دیتا ہے۔ جب تو چاہے دولت بانٹ دیتا ہے
وہ گھر اور وہ در وہ باغیچوں میں بنے ہوئے منڈپ، محل اور خوب صورت سرائیں کہاں گئیں
کہاں گئی وہ مخملیں سیج پر لیٹی ہوئی عورت جسے دیکھ کر نیند اڑ جاتی تھی
وہ حرم، وہ تنواڑی اور پان نظروں سے اوجھل ہو گئے۔
اس دولت کے لیے دنیا بہت تباہ ہوئی اس نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا
یہ گناہ کیے بغیر جمع نہیں ہوتی۔ مرنے کے بعد ساتھ نہیں جاتی
جسے مالک بھول بھلیوں میں ڈال دیتا ہے اس سے اچھائیاں وہ پہلے چھین لیتا ہے
جب بابر کے حملے کی گونج سنائی دی تو کروڑوں پیروں نے اس کو روکنے کے لیے جادو کیا
درویشوں کے تکیے اور ہندوؤں کے پکے مندر خاک میں مل گئے
اور شہزادے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے گئے
کسی بھی پیر کا جادو کارگر ثابت نہ ہوا اور کوئی مغل اندھا نہ ہوا
مغلوں اور پٹھانوں میں لڑائی ہوئی اور دونوں جانب لوہے سے لوہا ٹکراتا رہا۔
انھوں نے بندوقیں تان کر چلائیں۔ پٹھانوں نے میدان میں ہاتھی جھونک دیے
جن کا پروانہ پہلے ہی پھٹ گیا ہو ان کو تو مرنا ہی ہے
ہندو اور مسلمان، بھٹی اور ٹھاکر عورتیں خستہ حال تھیں
چند عورتوں کے کپڑے سر سے پاؤں تک پھٹے ہوئے تھے اور چند عورتیں قبرستانوں میں جا چھپی تھیں
جن کے بانکے دولہے گھر واپس نہ آئے ان کی رات کیسے کٹی
مالک ہی سب کچھ کر رہا ہے اور کرا رہا ہے پھر شکایت کس سے کریں
کس کے آگے فریاد کریں۔ یہ دکھ سکھ تو تیری ہی رضا سے ہیں
وہ اپنے حکم سے دنیا چلاتا ہے اور مطمئن رہتا ہے
نانک کہتے ہیں کہ ہر کوئی اپنے اعمال کا ثمر حاصل کرتا ہے

(۴۱۷ - ۱۸)

۱۷۸

ایسے لوگ دنیا میں بہت کم ہیں جنھیں مالک نے پرکھ کر اپنے خزانے میں جگہ دی ہے
ایسے لوگ ذات پات اور رنگ و نسل کے امتیاز کو چھوڑ چکے ہیں۔ "میری، میری" کا جنجال اور لالچ ترک کر چکے ہیں
اس کے نام میں رنگ کر وہ خود مقدس تیرتھ بن گئے ہیں جس میں نہا کر غرور کا میل دھل جاتا ہے اور دکھ درد دور ہو جاتا ہے
نانک ان کے پاؤں دھوتا ہے جنھوں نے گرو کے ذریعے سچے خدا سے لو لگائی ہے

(۱۳۴۵)